تیغِ دودم

کہ کلام رسا و دین متین کی تیغ دودم سے [illegible]
[illegible] ان کی [illegible]

ہاتھ دوست کو تو اتری کی نبی کی کشتی
اور ذات عدو کے لئے طوفان کی [illegible]

بندہ و کرمہ

الحمد للہ والمنت کہ کتاب فیضمآب تصدیق تہذیب سنت و تخریب بدعت و
ضلالت برائے استفادہ اہل سنن و ہدایات کل بنی نوع آدم مسمی بہ

تیغ دودم

من تصنیف واقف رموز خفی و جلی عالم لوذعی حقیقت آگاہ
جناب مولوی محمد بادل خان صاحب متوطن جلالپور ضلع بلندشہر

مطبع منشی ہرپرشاد بلندشہر مین چھپی

سنہ ۱۹۰۳ء

اس کی جو کاٹ سے خوار و زبون [illegible]
[illegible] بدعت کا [illegible]

[illegible] سنت [illegible]
[illegible]

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No. 035346
★ MAILSI ★
TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY
891.471
28

ما خفیہ الصف المدرسی بلطف الخفی برحمتہ

سرکاٹ سنان آور دین کی تیغ دودم سے
ہو تیغ عدو شمشیر مسلمان سے ہی کا

ہاتھ دوست کو تو اترتی تیغ نبی کی گنجی
اور ذات عدو کے لئے طوفان کی بارا

بمنہ وکرمہ

الحمد للہ والمنت کہ کتاب فیضمآب بہ تصدیق تہذیب سنت و تخریب بدعت و
ضلالت برائے استفادہ اہل سنن و ہدایات کل بنی نوع آدم مسمی بہ

تیغ دودم

من تصنیف واقف رموز خفی و جلی عالم لوذعی حقیقت آگاہ
جناب مولوی محمد بادل خان صاحب متوطن جلالپور ضلع بلندشہر

مطبع منشی ہرپرشاد بلندشہر میں چھپی

سنہ ۱۹۰۳ء

اکی جو کہ تاریخ ہم خواہ زد نوشت
ہم زد وہ بدعت کا دل اور پشت

اسے اہل سنن آئینہ
ہے ہو منصوص اسنت
چھپ کر بدعت طالب عجب

کتاب خانہ سردار جھنڈیر
میلسی (پاکستان)

نمبر شمار : ....

کتاب نمبر : ....

خدایا مطلع انوار رحمت ساز جانم را
کلید مخزن انوار دل گردان زبانم را

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ۔ سب سے پہلے ہر خوانندہ ذوالاقتدار عالی تبار کی خدمت بابرکت مین عرض و التماس یہہ ہے کہ جہانتک ہوسکے بعد ملاحظہ فرمانے کے حق و باطل مین انصاف کو کام فرماوین اور اس بندہ سرافگندہ کو دعاے خیر سے یاد لاوین پر برائی سے ہاتھ اوٹھاوین فکر اسکا سخت دامنگیر ہر وقت ہے۔ بموجب شعر ۵ چشم نیکی ز کہ داریم در عہدے کہ درو ٭ گر کسے بد نکند غایت احسان باشد۔ شعر سعدی علیہ الرحمۃ ۵

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است	گل است سعدیا در چشم دشمنان خار است

ہر جناب بنظر انصاف حقیقت حال مین غور فرماتے رہین

قطعہ

جدا کرینگے ہم اسطرح حق و باطل کو	کہ جیسے دودھ سے مکھی نکال لیتے ہین
نکال لیتے ہین پھولون سے عطر کو جیسے	ہر ایک بات کا ہم جی نکال لیتے ہین

اشعار

سب سوالون کے جواب تصفیات نقلون رسمون اور شلون اوزجواب	لکھتے ہین اور جو ہے اونکی کائنات پوست کندہ ہے جواب ہر ایک بات

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

نسخہ ہذا مین بحث بے کین ہے رونما ہر وجہ دین آئین ہے	غرض اس سے ہر طرح تلقین ہے بند بدعت شش جہت ضالین ہے

اشعار سعدی علیہ الرحمتہ

چار طبع مخالف وسرکش چون یکے زین چہار شد غالب	چند روزے بوند باہم خوش جان شیرین بر آید از قالب

سو گوش ہوش سے سننا چاہئے ۵ | بزم انجم مین ہر اک مہ پارہ گرم لاف تھا
صبحکو خورشید جو نکلا تو مطلع صاف تھا

قال اللہ تعالے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ فرمایا اللہ تعالے نے سورہ آل عمران مین کہ مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر آپسمین اور پھوٹ نڈالو یاد کرو احسان اللہ اپنے کا اپنے اوپر کہ جب تم تھے آپسمین دشمن پھر الفت دی تمھارے دلون مین اب ہوگئے اوسکے فضل سے بھائی فایدہ یعنی اللہ کا بڑا احسان ہے اور فضل ہے کہ تمکو ایک نبی کے تابع کیا اور ایک کتاب دی کہ سب اوسپر چلو اور آپسمین پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی اپنی طرف سے ایک مذہب نکالے اور دوسرا اوسکے مقابلہ مین اپنی عقل کی تیزی جتلانے کے لئے دوسرا طریقہ وروبہ پھیلاوے اب جو نئی نئی باتین نکلین تو

پھوٹ پڑی اور ایک نہ رہا سو تم سب ملکر قران کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو
اور پھوٹ ڈالکر سنت جماعت کے گروہ سے ٹوٹ نہ ہو اس سے ثابت ہو گیا
کہ گمراہی کی ٹھیک جڑ یہی ہے کہ دین مین قران و حدیث کو چھوڑ کر نئی نئی باتین
نکالے اور نئی نئی باتون کی ایجاد سے دین بگڑتا ہے۔ قران چھوٹنا ہے دین کے
کامون مین بھول پڑتی ہے **قال** اللہ تعالے۔ ولاتکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من
بعد ما جاءھم البینات اولئک لھم عذاب عظیم۔ فرمایا اللہ تعالے نے کہ مت ہو
انکی طرح کہ ہو گئے علیحدہ علیحدہ اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ انکو پہونچ
چکے حکم صاف اور انکے واسطے بڑا عذاب ہے یعنی اگلی امتون کو حکم تھا کہ
پھوٹ مت ڈالو پھر وہ آپسمین اختلاف کرکے فرقے فرقے ہو گئے جیسے یہود
و نصارے اگرچہ انکو عذاب ہوتا ہے سو تم انکی طرح مت ہو اور آپسمین پھوٹ
نہ ڈالو تمکو صاف حکم آچکے ہین قران اور حدیث کہ نئی نئی دین مین باتین و
رسمین نہ نکالو اور نئے نئے عقیدون سے آپسمین فساد نہ ڈالو حکم یہی ہے
سب ملکر قران اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے عقیدے بموجب
مسلمان رہو۔ اور یہود و نصارے کی طرح کئی کئی فرقے نہو جاؤ اور تفرقہ
نہ ڈالو۔ حدیث شریف عن جابر قال قال رسول اللہ صلعم اما بعد فان
خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل
بدعۃ ضلالۃ ۔ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی
کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اچھی سب باتون مین بات قران مجید ہے اور سب راہون مین راہ محمد کی ہی۔
اور بُرے کامون مین کام وہ ہے جو نیا ہے اور ہر نئی چیز گمراہی ہے یعنی سبب
گمراہی کا ہے سمجھو کہ اللہ تعالے آدمی پر مان باپ سے زیادہ مہربان ہے کہ

اُسنے اگلے سب دین منسوخ کرکے لوگون کی ہدایت کے واسطے کتاب قران مجید بھیجا اور اوسمین وہ باتین کہ جو دنیا و آخرت مین آدمی کے کام کی تھین سب لکھدین اور صاف صاف بیان کردین سو وہ سب نئی باتون سے بہتر ہین اور اچھی ہین اُسپر سب عمل کرو اور اللہ تعالے نے حضرت کو پیغمبر بناکر بھیجا اُنھون نے قرآن کا مطلب صاف بیان کردیا اور خود عمل کرکے دکھا دیا سو کوئی بات باقی نرہی کہ جسکی نئی ایجاد کرنے کی دین مین ضرورت پڑے باوجود اسکے جو دین مین نئی بات نکلی وہ سب بُرائیون سے زیادہ بُری اور بد ہے دین مین نئی بات نکالنے والا گویا اپنی ایک جُدی شرع قایم کرتا ہے یا قرآن و حدیث کے پورا ہونے مین نقصان جانتے ہے گویا یہہ دعوی ہے کہ یہہ بات خدا تعالے نے قران مین نہ لکھی نہ حضرت کو معلوم ہوئی جو بتا جاتے سو ہمنے نکالی سو جو بات ایسی ہو جسمین ایسی بُری بات نکلے کہ گویا خدا اور رسول کو بھی نہ سوجھی وہ صریح گمراہی ہے اس لیے بدعت کا کام یعنی ہر نئی بات سب بد کامون سے بُری اور بد ہے اُسمین ثواب سمجھنا نہایت ہی بد ہے کیونکہ اس سبب سے بدعتی کو توبہ نصیب نہین ہوتی کہ وہ بدعت کو نیک کام سمجھکر کرتا ہے تو اُسکو توبہ کرنا تو کیا کبھی اسکا خیال بھی نہین گذرتا اس ہی لئے حضرت نے فرمایا کہ کل بدعۃ ضلالۃ یعنی ہر بدعت گمراہی ہی اشعار

ہے بیمار تو لیک بچنے کے قابل	جو اپنی خطا کو خطا جانتا ہے
وہ ایسے بیمار کا کیا ٹھکانا	کہ جو درد ہی کو دوا جانتا ہے
بُرا مانتا ہے جو سمجھاے کوئی	بُرائی کو اپنی بھلا جانتا ہے

حدیث شریف خرج شیخان عن بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ ای ذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا وھو خلقک مشکوۃ

کے باب الکبایر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم مین لکھا ہے ذکر کیا ہے کہ ابن
مسعود نے ذکر کیا ایک نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا گناہ
بڑا ہے اللہ کے گناہون مین فرمایا کہ پکارے کسیکو اللہ کی طرح کا ٹھیرا کر
اور حالانکہ خدا ہی نے تجکو پیدا کیا ہے یعنی جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہین ہر جگہہ
حاضر و ناظر ہے اور سب کام اوسکے اختیار مین ہے سو ہر مشکل کے وقت اوسکو
یہہ ہی سمجھکر پکارتے ہین سو کسی اور کو ایسا سمجھکر پکارنا نہ چاہیے یہہ سب سے بڑا
گناہ ہے اول تو یہہ بات خود غلط ہے کہ کسیکو کچھ حاجت بر لانے کی طاقت
ہو یا ہر جگہہ حاضر و ناظر ہونے کی قدرت ہو۔ دوسرے یہہ کہ جب ہمارا خالق و مالک
اللہ ہے تو ہمکو اور کسی دوسرے سے کیا کام کیونکہ وہ حکم کرتا ہے ولا تدع مع اللہ
الٰہ آخر لا برہان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون اور بدعات کرنے
مین تو اللہ کے موافق کرنا چھوٹ گیا پھر وہ نئی رسمون کے جاری ہونے سے
اونکی محبت دل مین بیٹھ گئی اور چھوٹنا انکا مشکل پڑ گیا تو قران مین جو اون رسمون کے
برعکس حکم پایا اوس سے دل مین انکار آیا اور اب اس انکار کا مزا چکھو اور
لا برہان لہ کا یہہ مطلب ہے کہ نہ تو حکم خدا کا ہے اور نہ اجازت اون بزرگون کی
ہے کہ ہمسے اس ڈھب طلب کرنا اور ہمکو یاد کرنا کہ ہم تمہارے کسی امر مین یاری
اور مددگاری کرینگے سو اس سے صریح پکا الزام آتا ہے کہ اس امر کی کچھ دلیل نہین
اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتین اور بدعتین نکالے وہ اللہ
کے نزدیک قران کا منکر ٹھیر جاتا ہے اور نہ نبی کی امت مین رہتا ہے اور دن
قیامت کے گمراہ اوٹھیگا اور اوسپر عذاب ہوگا جب اوس سے کہا جاویگا کہ
یہہ مزہ اون بدعتون کا چکھ جو کیا کرتا تھا اور سوختہ اور ساختہ اور پخت اور خام
مین تمیز نرکھتا تھا۔ فرمایا اللہ تعالے نے ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست

منہم فی شیئ انما امرہم الی اللہ ثم ینبئہم بما کانو یفعلون - فرمایا اللہ تعالے نے
سورہ انعام مین کہ جنھون نے نکالی راہین اپنے دین مین اور ہو گئے فرقے
سو اُن سے تجکو کام نہین اُنکا کام ہے حوالہ اللہ کے پھر وہی جتاویگا اُنکو
جیسا وہ کرتے تھے یعنی جن لوگون نے نئی نئی راہین نکالین اور ہو گئے متفرق
اور جدے جدے پھر سمجھانے سے مانتے نہین اور ایک راہ اللہ کی بتائی
ہوئی پر رسول کے کہنے کے موافق نہین چلتے اے پیغمبر تجھے اُن سے
کچھ کام نہین وہ تجھسے الگ ہین وہ اللہ کے حوالہ ہین کہ اللہ اُنکو عذاب کریگا
جب وہ جانینگے کہ ہماری بدعات کے کام ایسے بڑے تھے اور بد تھے
اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ خلاف حکم خدا اور رسول اور نئی نئی راہین نکالتے
ہین اور سمجھانے سے سمجھتے نہین اور منع کرنے سے باز نہین آتے اللہ تعالے
اُن پر سے اپنی ہدایت اور مہربانی اوٹھا لیتا ہے اور نبی کی امت سے نکال
دیتا ہے سو وہ گمراہی مین پڑے رہتے ہین کہ قیامت کے دن اونپر عذاب
ہوگا سو اب دنیا مین اللہ کی طرف سے ہدایت کے واسطے قران آچکا
اور رسول سمجھا چکے اور بتا چکے پھر اگر اب کوئی نہ مانے اور نہ جانے تو اللہ خود
آکر تو بتانے سے رہا مگر قیامت کو عذاب کریگا پھر فرمایا سورہ روم مین من الذین
فرقوا دینہم کانو شیعا کل حزب بما لدیہم یعنی مت ہو اونھون مین جنھون نے پھوٹ
ڈالی اپنے دین مین اور ہو گئے گروہ اور فرقے جو اپنے پاس ہے اوسپر خوش
ہو رہے ہے یعنی جو کام دین مین اور شریعت مین نہین اوسکو ہر کوئی بد جانتا ہے
اور کام برا اپنا اپنی طرف سے یا اور کسی سے سیکھا تو اوسکی برائی صریح قران و
حدیث سے نہین پاتا سو اوس کام کو نیک جانتا ہے اور اوسپر خوش ہوتا
ہے اور بہت شخص جو نئی نئی باتین نکالتے ہین اور خوش ہو کر اوسکو پسند کرتے ہین

اور ہر فرقہ کی نئی نئی جُدی جُدی بدعتین علیحدہ علیحدہ ہوتی ہین اور ہر کسیکی طرح وضع جُدی اور گروہ الگ ہوتے ہین تو دین مین ایکا کہان رہتا ہے اور پھوٹ پڑجاتی ہے سو آدمی کو چاہئے کہ مذہب و طریقے و روّیہ کو قرآن و حدیث سے مقابلہ کرے جو اُنکے موافق ہو اُسے اختیار کرے اور جو مخالف ہو اُسے چھوڑے سو بنا گمراہی کی یہی ہے کہ اوس اپنے طریقے پر اڑ رہے بہت خلق اِسی سبب گمراہ ہوگئی اور گمراہی مین پڑ رہی ہے اللہ تعالے توفیق عنایت کرے ۔ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہوا ہے عن حُذیفتہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَقبل اللّٰہُ لِصَاحِبِ بدعۃٍ صوماً ولا صلٰوۃً ولا صدقۃً ولا حَجاً وَلا عُمرۃً وَلا جہاداً ولا فرضاً ولا عدلاً یخرج مِنَ الاِسلام کما تخرج الشعرۃُ من العجین یعنی یہہ روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کرتا اللہ قبول بدعتی کا روزہ نہ نماز نہ حج و نہ زکوۃ نہ صدقہ نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل نکل جاتاہے وہ اسلام سے ایسا جیسا نکل جاتا ہے بال گندھے آٹے سے کہ کچھ اُسمین لگا نہین رہتا ہے صاف نکل آتا ہے بے لگاو ۔ انتہی ۔ اور بدعتی تمام ہے کہ بدعت کو آپ احداث کیا ہو یا آپ تو احداث نہین کیا بلکہ اور نے کیا ہے اور یہہ پسند کرتا ہے دونون کو بدعتی کہین گے برابر ہے بُرائی دونون کی اِسکے سوا بدعت کی توہین و تذلیل مین اور کیا دلیل ہو ۔ اعوذ باللہ عن اکونَ من الجاہلین ۔ بچاوے اللہ پاس بیٹھنے اور صورت دیکھنے سے ایسے جاہلون کی شعر خاطر تری فرقت مین ہو مسرور زیادہ ✣ آنکھین نہ تجھے دیکھین تو ہو نور زیادہ ✣ اب ذرا اِسکو بھی گوش ہوش سے سننا چاہئے کہ اللہ تعالے تسپر کیا افسوس کرتا ہے آیت شریف وَلَو اَنزَلنَا ہٰذا القرانَ علےٰ جبلٍ لَرَایتَہٗ خاشعاً متصدعاً من خشیتہ اللہ و تلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون ۔

اسے بہت فکر سے سوچو سمجھو کہ اللہ جلشانہ وجل جلالہ اپنے کلام پاک
واجب التعظیم یعنی قران العظیم مین حماقت وجہالت آدمی کی اس درجہ
سختی ودرشتی سکے بیان فرماتا ہے کہ حقیقت مین اگر بچشم غور وانصاف
دیکھا جاوے تو زہرہ آب ہو جاوے یعنی اگر ہم اس قرآن کو اوتارتے
پہاڑ پر تو وہ پہاڑ اللہ کی ہیبت اور خوف سے ٹکڑے ہو جاتا اور یہہ مثل اُن
آدمیون کی ہے کہ قرآن کو پڑھتے اور سنتے ہین اور اُنکے دل ایسے سخت وبیخوف
ہین کہ پہاڑ کی تو یہہ نوبت ہوتی اور اُنکے دلون پر کچھ اثر بھی نہین کرتا کمال
درجہ کے نڈر ہین کہ پتھر سے بھی بڑھ گئے اور پتھر بھی پہاڑ والجبال اوتادؔ
وہ پہاڑ اسقدر جرم سخت وگران بار ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے اور آدمی
اسقدر بے حقیقت ہو کر کہ خلق الانسان من نُطفۃٍ امشاجٍ نبتلیہٖ جنکی یہہ
حقیقت ہے کہ دیکھکر گھن بھی آتی ہے سر سے اوتار جاتے ہین اور اپنے
خیال ووسواس شیطانی پر مطمین وبیفکر ہو رہے ہین اسکی نالایقی اور جہالت
اس درجہ ذلالت وحقارت سے فرمائی کہ اسکی بے حیائی کی حد نرہی اور یہہ
بات کل بدعۃٍ ضلالت مین ہے کہ اسی کے اوپر مدار شرک وکفر ہے اشعار

بعروج احمد مصطفے انجمن چمن ہمہ غنچہ ہا یہہ کہے تھے کرکے لبونکو وابلغ العلی بکمالہ
بفلک ملک بزمین بشر ہوا پیدا جو جو خشک وتر ترا دیکھ حسن کہین بھی پر کشف الدجی بجمالہ
کچھ عجب تو نیک خصال ہے کہ بیان مین آنہ مثال ہے جو بری زوہم وخیال ہے حسنت جمیع خصالہ
جو بخوف حشر ہو باد لِ غم تو رکھو یہہ وِردِ زبان بہم بخدا نہ پہونچیگا کچھ الم صلو علیہ وآلہ

ہے خدا کا وہ بس حبیب احمد	مرضِ عصیان کا ہے طبیب احمد
ایسا پیدا ہوا نہووے گا	جیسا پیدا ہوا عجیب احمد

ایسا پہونچا نہ کوئی پہونچے گا — وصل تک جو گیا قریب احمد
جب وہ معراج کو چلا آگے — ہوے روح الامین نقیب احمد
با دلِ غم دعا ہے محشر مین — ہو شفاعت تری نصیب احمد

سعدی علیہ الرحمتہ

رہِ راست رو تا بمنزل رسی — تو بر رہ نہ زین قبیل واپسی
تو چل راہ سیدھی جو منزل پہ جا — سمجھ غیر راہ پہلے اولٹا پھرا
جو گاوے کہ عصّار چشمش بہ بست — دوان تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست
جو کین بیل کی آنکھین تیلی نے بند — تھی شب بھر کی گردش وہی گام چند
کسے گر بتابد ز محراب روے — بکفرش گواہی دہند اہل کوے
جو مولا کا بندہ کرے کچھ خلاف — گواہ کفر کے اوسکے ہون ہم مصاف
تو ہم پشت بر قبلۂ در نماز — گرت در خدا نیست روے نیاز
یون ہی پشت قبلہ ہے تیری نماز — نہین جانبِ حق جو روے نیاز
درختے کہ بیخش بود برقرار — بپرورد کہ روزے دہد میوہ بار
ہو جڑ جسکی مضبوط وہ پیڑ پال — کہ اک روز ہو اوسکے پھل سے نہال
گرت بیخ اخلاص در بوم نیست — ازین تر کسے چون تو محروم نیست
تری جڑ جو نیت کی خالص نہین — نہو پھل سے محروم تجھسا کہین
ہر آن کو افگند تخم بر روے سنگ — جوے وقت دخلش نیارد بچنگ
اگر تخم پتھر پہ بووے کوئی — تو اک جو نہ ہاتھ آئے اوسکو کبھی
منہ آبروے ریا را محل — کہ این آب در زیر دارد وحل
دیا کی نہو آبرو خاص وعام — ہے اس پانی کے نیچے کیچڑ مدام
جو در خفیہ بد باشم و خاکسار — چہ سود آب ناموس بر روے کار

عیان خاکساری نہان ہے شرار
ندانی کہ بابای کوہی چہ گفت
یہہ بابای کوہی نے اچھا کہا
برو جان بابا در اخلاص پیچ
کہ جا جان بابا بہ خالص بکوش
کسا نیکہ فعلت پسندیدہ اند
جنھین فعل آئے ہین تیرے پسند
جو دیکھے ترا باطنی دل سیاہ
چہ قدر آورد بندۂ حوردیس
نہو قدر بندہ جو ہو حورسان
نشاید بدستان شدن در بہشت
نہ جا کرسے باغ جنت مین تو
ریا ہو تجھے بھی جو بادل پسند
خدارا ندانست و طاعت نکرد
خدا کو نہ جانا و طاعت نہ کی
قناعت تونگر کند مرد را
قناعت تونگر کرے مرد کو
سکونے بدست آور اے بے ثبات
تو لا ہاتھ مین صبر اے بیقرار
میپرور تن ار مرد راے و ہشی
جو ہشیار ہے کر نہ تن پروری

مفید ہو نہ ناموس در کار و بار
بمردے کہ ناموس را شب نخفت
جو شب بھر نہ سویا دکھاوا کیا
کہ نتوانی از خلق بربست ہیچ
نہو فایدہ خلق سے کر یہہ ہوش
ہنوز از تو نقش برون دیدہ اند
ترے نقش ظاہر کے دیکھے ہین چند
نہ ہرگز کرے تیرے منھ پر نگاہ
کہ زیر قبا دارد اندام پیس
کہ نیچے قبا کے برس ہو نہان
کہ بازت رود چادر از روے زشت
جو پردہ اوٹھے تو ہو بے آبرو
تو پہونچیگا ایسا ہی اکدن گزند
کہ بر بخت و روزی قناعت نکرد
نصیبون پہ اپنے قناعت نہ کی
خبر کن حریص جہان گرد را
بتادے حریص جہان گرد کو
کہ بر سنگ گردان نروید نبات
جمے سنگ گردان پہ کب لالہ زار
کہ او را چو مے پروری میکشی
کہ جون جون اسے پالے مارے ہے جی

خردمند مردم ہنر پرورند — کہ تن پروران از ہنر لاغرند

جو دانا بڑھاتے ہنر کو وہ ہین — تن آرا گھٹاتے ہنر کو وہ ہین

کسے سیرتِ آدمی گوش کرد — کہ اول سگِ نفس خاموش کرد

جو خصلت مین انسان کی کوشش کرے — تو پہلے سگِ نفس کو روک دے

خور و خواب تنہا طریقِ ددست — برین بودن آئین نابخردست

یہہ کھانا و سونا ہے حیوان کا کام — اسی پر ہین بے عقل رہتے مدام

خنک نیک بختے کہ در گوشۂ — بدست آرد از معرفت توشۂ

ہے نیکون کو خوش خوشۂ معرفت — رکھین ہاتھ مین توشۂ معرفت

بر آنانکہ شد سرّ حق آشکار — نکردند باطل برو اختیار

جنھون پر کہ ہین بھید حق کے کھلے — قبولا نہ باطل وہ حق پر چلے

ولیکن چو ظلمت نداند ز نور — چہ دیدار دیوش چہ دیدار حور

مگر ہان اندھیرے مین کیا ہو شعور — کہ ہے دیو یا ہے پری چہرہ حور

تو خود را از ان در چہ انداختی — کہ چہ را ز رہ باز نشناختی

گرایا کنوے مین یون ہی آپ کو — نہ نیکی کو جانا و نہ پاپ کو

بر اوجِ فلک چون پرد جرّہ باز — کہ بر شہپرش بستہ سنگ آز

فلک پر اوڑے کیا بھلا خاک باز — پرون پر بندھا جسکے ہو سنگِ آز

بہ کم کردن از عادتِ خویش خورد — توان خویشتن را ملک خوے کرد

کری جسنے عادت کہ کم کھانے کی — یہہ ہے خو فرشتون مین مل جانے کی

کجا سیر وحشی رسد در فلک — نشاید پرید از ثریٰ تا فلک

نہو سیر وحشی فرشتون کی جا — زمین سے کبھی اوڑ فلک پر نجا

نخست آدمی سیرتِ پیشہ کن — پس آنگہ ملک خوے اندیشہ کن

تو پہلے تو انسان کا پیشہ کر
تو بر کرۂ توسنِ بر کمر
سوار ہے پھیرے تو ناکند ریہ
کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت
جو باگ اسکی کچھ تو نے ڈھیلی کری
باندازہ خور زاد اگر آدمی
تو کھا اسقدر جو ہے اندازہ پیٹ
درون جاے ذکر است و قوتِ نفس
درونا جگہہ ذکر ہے قوتِ جان
کجا ذکر گنجد در انبارِ آز
جہان حرص ہو ذکر کا ہو نہ نادن
ندارند تن پروران آگہی
نہ تن پروروں کو خبر بھی یہہ ہے
دو چشم و شکم پُر نگردد بہیچ
نہ پُر ہوں کسی شئے سے آنکھیں و پیٹ
چو دوزخ کہ سیرش کنند از وقید
دفع بھوک دوزخ کا جوں ہو نہ تاؤ
بخواہ و مدار از کسے خواجہ باک
سدا مانگنے مین رہو خواجہ گرم

فرشتوں کی پھر خو کا اندیشہ کر
مگر تا نہ پیچد ز حکمِ تو سر
تو رہ دیکھتا تو نہ پھیرے یہہ سر
تنِ خویشتن گشت و خونِ تو ریخت
تو توڑے گا گردن یہہ اپنی تری
چنین پُر شکم آدمی یا خُمی
نہ مٹکا بنائے جو ہر شئے سمیٹ
تو پنداری از بہرِ نان است و بس
تو سمجھا اِسے ظرف بھرنے کا نان
بسختی نفس میکند پا دراز
کہ سختی نفس سے ہے پھیلائے پاؤں
کہ پُر معدہ باشد ز حکمت تہی
کہ معدہ بھرا خالی حکمت سے ہے
تہی بہتر این رودۂ پیچ پیچ
جو رکھا اسمین دولین جہان کو سمیٹ
دگر بانگ دارد کہ ہل من مزید
بھرے جسقدر جان کہے جاے لاؤ
کہ مقطوع روزی بود شرمناک
وہ روزی کو کھودے کرے گا جو شرم

تو ہے آدمی زاد اے نامور
تو بس گاو خر کے سے مت کام کر

قطعہ

رہے جیتے جی دل مین میلِ محمدؐ — بقبر ہووے نورِ سہیلِ محمدؐ
ہر آغاز کا ہووے انجام بہتر — کرم کر الٰہی طفیلِ محمدؐ

اب قلم کچھ گوہر بیان حدوث وقدم کو رشتۂ نظم مین منسلک کرتاہے

پہلے بسم اللہ رحمن الرحیم
لم یزل حیؐ توانا وقدیم

ایسے ہی حق ہے تری قدرت کی شان — ہوا ارادہ سے ترے ہر شے عیان
ہیژدہ عالم دیے کُن سے بنا — شان وقدرت کی تری کیا انتہا
ایسا ہی حق کا نبی فخرِ زبان — حکم ہو جسکا قیامت تک روان
جسکے تھے اصحاب یون با غرو شان — شرک و بدعت کو مٹایا تا توان
انسے تھی دینِ نبی رونق سبھی — جیسے ہے فرضون کو از سنتؐ نبی
آپ فرماتے نبی ہین کالنجومؐ — گردمہ کے تھا ستارون کا ہجوم
یون ستارون مین کیا اونکو بیان — شب مین سمتین ہون مسافر پر عیان
بعد میرے اُنکی سب راہین چلین — بھولے بھٹکے راہِ حق سے جا ملین
آل تو تھی ذات سے حضرت کی ذات — اس سے آگے کیا کرے انکی صفات
طرز مذہب جو کرے اُنسے جدا — ہو وہ بس مردود ناری ڈوب جا
جسقدر کوئی پڑھے کلمہ درود — رحمت اوسپہ بس ہو اور فضل ودود
چیز بس ایسی بڑی ہے یہ درود — جسکو پڑھتے ہین ملک اور خود ودود

درودِ ملک بر روانِ تو باد
بر اصحاب وبر پیروانِ تو باد

کل مومن اخوۃ یہہ اب سنو ‏ کچھ بیان ہے مخلصا یہہ اب سنو
ہے بیان ایسا بفضل عز و جل ‏ ہو نہ کچھ جسمین برائی اور خلل
جو ممیز الخبث ہے طیبات مین ‏ بدعتین ملنا ہے مسنونات مین
کچھ نہ بدعت کی ملے سنت مین چیز ‏ چاہیے اسمین سدا رکھنا تمیز
اس سے غافل جو کوئی ہو جائیگا ‏ اپنا کھوگا کیا کسیکا جائیگا

قطعه

شرک و بدعت دو یہہ بھائی ہین بہم ‏ انمین کیا چھوٹا بڑا کیا بیش و کم
انکے بہر قتل از آیت حدیث ‏ یہہ بنائی حق سے ہے تیغ دو دم
بدعتی سب اس سے سر مارا کرین ‏ سب ہنر بازی یہان ہارا کرین
شرک و بدعت راہ لین سوے عدم ‏ چیر کر سر اس سے دو پارا کرین

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

ایسی اب بدعت مین دیتا ہون خبر ‏ ہو شب تاریک بدعت مین قمر
سنتا بس ایسے لگا کر گوش دل ‏ حق و باطل جان لو از ہوش دل
جھوٹ سچ ہو جاے ظاہر اسطرح ‏ رات سے دن آئے باہر جسطرح
ہے جو اسمین افترا اور اختراع ‏ جڑ سے ہی ہو جاے اسکا انقطاع
شکر کرنا اسطرح سے اسکے ہیچ ‏ سوچنا بس سب پس و پیش اونچ نیچ
آدمی کو شرف ہے حیوان سے ‏ بس چراغ عقل کے فیضان سے
ورنہ عنصر آب و آتش خاک و باد ‏ آدمی سے ہین کہین انمین زیاد
شکل انسان کی عجب تدبیر ہے ‏ ہے بنائی راست مثل تیر ہے
ڈرتا ہے دل جس سے سب انعام کا ‏ شیر ہاتھی اور کا تو نام کیا

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

جنگلون دریاؤن مین زیرِ زمین	خوف انسان مین ہین رہتے ہر کہین
جز حدیث آیات آگاہ کچھ نہ یان	ہو نہ کچھ قصہ کہانی کا بیان
ہو خطا کچھ بشریت کے جو سبب	تو صلاح یا فلاح کی ہے طلب
ہر کس اسکی دیکھے سمجھے روئداد	یاد با دل خیر سے ہو اسکی شاد

اشعار

بلبل اندر خزان بشاخ کہن	قصۂ نو بہار ہے گو یہ
گل گیا ہے بو کانٹون سے سب باغ بھر گیا	ہے وہ کہان بہار وہ موسم کدھر گیا
گنج بر باد رفت مار بماند	گل بتاراج رفت خار بماند
بیا طرفہ ترکن تماشاے باغ	کہ بر جاے بلبل نشست است زاغ
اب سنو بدعت کا تم اصل الاصول	ہے حدیث آیات سے اسکو بھول
یہہ حدیثین ہین قوی خیر الانام	جانتے ہین سب پڑھے انکو تمام
جو چلے سنت پہ میری ہی یہہ ٹھیک	ہین مرے اصحاب بھی اسمین شریک
بعد اسکے اک زمانہ اور ہو	یہہ اماموں کی طرف ہے جان لو
بہتری کے جو زمانے تین تھے	سو نبی خود تین کو فرما چکے
اپنا اور اصحاب اپنے کا تو حال	کر دیا ہے ایک بس بے قیل و قال
اور زمانہ تیسرا بھی خیر سے	ہے اونھین مثا کتب کی سیر سے
کیونکہ تھے یہہ بھی مجاہد حق تمام	خالی از نفسانیت تھے اونکے کام
حق و باطل کو جدا دہ کر گئے	تا قیامت نسخے اپنے دھر گئے
لکھ گئے اور سبکی ترکیبین سبھی	گفتگو باقی نہ اب جنمین رہی
ہے زمانہ خیر بس یہانتک اخیر	خود گئے فرما بشیر و ہم نذیر
اس سوا باقی رہا وسواس ہے	یہہ ہی تو وسواس الخناس ہے

له حدیث شریف خیر القرون قرنی الخ

له حدیث شریف علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المہدیین

کر کے بدعت یہہ جو کہتے ہین غبی
لوگ ہین گستاخ از ذکر نبی

نیک و بد نام آتے تشبیہاً ہین جو
لفظون مین جھگڑا نہین کچھہ اسکے ہو

کیونکہ آتی ہین مثالین ہر کہین
آیتون مین اور حدیثون مین یونہین

یہہ تو ہے مشہور خاص و عام سے
بگڑے وہ اُس سے بنے جس نام سے

سمجھو یہہ جسطرح آتی ہین مثال
ایکسا ہر جا مثالون کا ہے حال

جو غصب کی جا کوئی مسجد بنا
حق نہ ثابت ہو بنانے والے کا

کیا کہوگے جو بنے اس حال مین
اب تو مسجد ہی کہوگے قال مین

نام لوگے یا کہ مسجد سے کچھہ اور
خوب سوچو دل مین اپنے کرکے غور

دو جواب اسکا بہ حجت اور دلیل
چھوڑ کے ادہر اُدھر کی قال و قیل

که برهان قوی باید و معنوی
نه رگهای گردن به حجت قوی

ابتو وہ مسجد ہی ڈھائی جاتی ہی
ڈھانے والے پر خطا کچھہ آتی ہے

کچھہ بھی ہو مسجد کے کہنے مین گناہ
ہر طرح سے مرتکب ہو روسیاہ

حضرت عثمان نے اپنے عہد مین
جو غلط قرآن تھے منگوائے اونھین

اُن سے پھر ہوتا رہا حمام گرم
کچھہ نہ کی تھی نام سے قرآن کے شرم

تھے یون ہی قرآن کئے نابود وہ
فطر مین اب ہین نئی موجود جو

ہے کہان وہ اصل جسکا نام ہی
نام سے اکثر یونہین بدنام ہی

تھی کہان مسجد وہ تھے قران کہان
نام کی آفت ہے دامِ جاہلان

نام سے کوئی نہو اچھا برا
رفع شک کو عام کے یہہ لکھدیا

ایسے نامون مین نہ ڈر ہی اور نہ شر
اہل شہر نے جو رکھا لو بے خطر

پھر سنو حضرت نے فرمایا ہے یون
اُسکو بھی تمسے بھلا کہہ کیون بدون

بدعتی کی ہر رگ و پے مین پھڑک ۔ اوٹھتی ہے دیوانے سگ کی سی ہڑک
اور ہے باقی نہ کوئی جوڑ بند ۔ بیٹھ جا جسمین نہ تاثیر گزند
کیا بڑی بدتر نشانون مین شمال ۔ سخت فرمائی نبی نے یا ملال
اسکو ہی کچھ سُنکے شرماتے رہین ۔ نام بد بدعت سے گھبراتے رہین
سارے مرضون سے جو یہہ بدتر ہی مرض ۔ سُنکے یہہ دل کانپتا رہتا ہی غرض
چھوڑ دین ڈر سنکے بدعت بدعتی ۔ جو نہ چھوڑے اب بھی ہے ازلی شقی
اور حقیقت حال بھی بس ہے یہی ۔ ترک بدعت کرنے مین ہر بدعتی
دیکھ لے اکبار جو بدعت کا باب ۔ کرنا تو کیا پھر نہ دیکھے بھی بخواب
اس سے مجبوری نظر آتی ہے یار ۔ رُکتا ہے کہنے سے جی بھی باربار
پھر چلا آتا قدیمی ہے رواج ۔ مرتے دم تک ہین کیا کرتے علاج
اس بھروسے پر شروع اسکو کیا ۔ پکا دل لاتقنطوا نے کر دیا
اور چلا یتقا ہی ہے ہر جوڑ و رگ ۔ تو وہی ہے گوش اور دندان سگ

ناامیدی ہے سرسر امید ۔ ہے عجب شان کبریائی کی

حدیث شریف ترمذی عبد اللہ بن عمر سے لیاتین زمان علی امتی کما اتی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل تا آخر

مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ ضرور آویگا ایک ایسا وقت میری امت پر جیسا آیا بنی اسرائیل پر جیسے ایک جوتی برابر ایک جوتی کے یہانتک کہ اگر ہوا انمین کوئی ایسا کہ اُسنے بُرا کام کیا اپنی مان سے علانیہ تو البتہ ہوگا میری امت مین بھی ایسا شخص کہ کریگا اُسکو

اور بنی اسرائیل پھوٹ کر ہو گئے بہتّر فرقے اور پھوٹ کر ہو جائیگی میری امت تہتّر فرقے کہ سب وہ دوزخی ہونگے سوا ایک فرقے کے اصحابون نے عرض کیا کہ کون ہے وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ جو اس طریقہ پر ہین جسپر مین ہون اور میرے یار اور یون ہوگا کہ نکلینگے میری امت سے ایسے گروہ کہ جاری ہونگی اونمین بدعتین جیسی جاری ہوتی ہین کلب والے یعنی کُتّے کے کاٹے ہوے کو نہین باقی رہتی اُسکی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر بیٹھ جاتی ہے اُسمین۔

اب کہو ہو فرقہا فی النار مین — یا کہ ہو اک سیدا برار مین
نام سے بدعت کے ہو کس مین یقین — ہو نے مین فرقے کلام ہرگز نہین

آیت شریف اِن الانسان خُلِقَ ہلوعًا اذا مسّہ الشّرُّ جزوعًا و اذا مسّہ الخیر منوعًا۔

گرسنہ بھوکا بود پیٹو ہلوع
تشنگی ہے پیاس اور ہے بھوک جوع

یہہ صفت اک جانور کی ہی ہلوع — یان تلک جاتی نہین ہی اُسکی جوع
لیتا ہے چر سات جنگل کی وہ گھاس — سات دریا سے نہ جا اُسکی پیاس
سات دریا سات صحرا روز وہ — ہو نہ کھا پی کر شکم اندوز وہ
رہتا ہے شب بھر اِسی پھر فکر مین — قلب جاری پیٹ کے ہی ذکر مین
بدعتی بھی بس نہین کرتے یونہین — جاے ہو مولود جور وے زمین
حضرت انسان کی صفتون کا بیان — ہے بیان یون جو ہے قرآن سے عیان
خیر سے روکے امر شر کا کرے — بند در طاعت و نفقہ زر کرے
یان تلک شیطان کا پھیلا جال ہو — سارے ملکون مین عمل دجّال ہو

بدعتی ہی تو یہہ بڑھتے جائینگے
اب سنو لپنے نبی سے یون خدا
ہمنے تیرا دین کامل کر دیا
اور نہین یہہ ہزل ٹھٹھے بازیان
اور یو ہہین سب نعمتین کر دین تمام
اور عمل حضرت کا اسپر دیکھکر
ہوگئے ہم راضی تیرے دین سے
ہوگئے[۱۲] راضی خوشی یکسر تمام
پورا کر دے آپ مالک جسکو نول
تو رہا اب دین مین پھر کیا اصول
جانب امت یہی فرمان ہے
ہمنے یہہ تم پاس بھیجا ہے رسول
تمپہ پڑھتا ہے ہماری آیتین
حکمتین ساری سکھاتا ہے تمھین
تم گدھے[۱۳] پڑھکے مت بنجائیو
ہو نجانا پڑھکے بس مثل یہود
اور گدھے کہہ کے فرماتا ہے یون
کیونکہ وہ تو خود ہے علام الغیوب
یان نہین ہے ذکر بالکل عام کا
ہے ڈرایا یان پڑھون ہی کو تمام
دیکھو ہو حق بات سے جسکو گریز

بدعتی ہی آفتین سب لائینگے
ہے یہہ فرماتا محمد مصطفےٰ
پورا کر کے اسمین سب کچھ بھر دیا
جسکا جی چاہے لگے کرنے وہان
اب جو جانے کچھ رہی ہی عقل خام
اپنے خوش ہونے کی بھی دیدی خبر
یعنی دین اسلام کے آئین سے
ہوگئی مہر نبوت اختتام
اب کوئی کیا کچھ سکے ہے اسمین بول
سب حدیث آیات ٹھیری ہین فضول
جان لو گے جو پڑھا قرآن ہے
دی کتاب آئین و حکمت اور عقول
تاکہ ہون دل کو تمھارے راحتین
عقل کی باتین بتاتا ہے تمھین
یہہ پڑھون کے حق مین ہی اے بھائیو
توڑ دی باندھی ہوئی حق کی حدود
مثل ہمنے کیا کہی انکی زبون
ہوگا یون بعد نبی جانے تھا خوب
ہے بیان خاصون اور افسرون کے دام کا
ہین دیے بس چھوڑ بالکل لوگ عام
ہو رہی نار سقر ہے اسکو تیز

[۱۲] الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
[۱۳] یتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ
[۱۴] مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا بئس مثل القوم

الم یکن تو سورہ ہے قرآن کی — عالمون کا ذکر ہے بس اے اخی
کس لیے سب دین و دنیا کا نظام — ہے پڑھون پر کر نہین سکتے ہین عام
کوئی ہو جانا نہ باتون مین خفا — کیونکہ یہہ باتین ہین نفسون پر جفا
کہتے ہین ناحق تو حق ہووے خفا — حق جو کہتے ہین تو خلقت پر جفا
ترک شیرینی و حلوا قند ہے — سب لباس و نقد اسمین بند ہے

قطعہ

زبان منھ سے نکلتی ہی جو کچھ تکرار کرتے ہین — جگر کے ٹکڑے ہوتے ہین جو اظہار کرتے ہین
نئی باتین نکالین ہین فساد انگیز ہیت سے — جو کچھ پوچھو نہ منکر ہین نہ کچھ اقرار کرتے ہین
کہتے ہین غصہ مین یہہ جو فخر ریا — کرتے ہین بے ادبیان علم سے کیا
حق کے کہنے کو کہو بے ادبیان — ہوتی ہین قرآن سے روتابیان
کہتا ہے اللہ جھگڑا او تر سے — دل ہین انکے بغض و کینون سے بھرے
جان لو کہتے ہین جھگڑا او اُسے — جو مقابل حق کے جھگڑے غیر سے
سو عداوت اوسکو حق کے ساتھ ہی — حق کو ٹکراتا ہے جھوٹی بات سے
دین و ایمان کیون نجا اوسکا بگڑ — سنت و بدعت مین ہو جسکو جھگڑ
الادب رکھنا ہے سبکی حد نگاہ — بے ادب وہ جو نجانے اسکی راہ
مولوی کیا جسکو ہو بدعت سے کد — پیروہ کیا جسکے ہون آثار بد
ہے یونہین سبکی حقیقت ایکسان — جون کرے نابود مسجد او قران

شعر

ادب تاجیست از لطفِ الٰہی — بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

شعر

اگر یک سرِ موے برتر پرم — فروغِ تجلّی بسوزد پرم

کیا نہین والعصر پر پہونچی ہے نظر — جو تواصو حق ہے اور ہے صبر
حق کی باتون کا نہ کہنا ہے غضب — اب کہو ہے کون بنتا بے ادب
بے ادب برعکس قرآن وحدیث — بے ادب کیا بلکہ ٹھیرے ہی خبیث
درگذر حق مین نہین دیکھا ہے یا — انا الانسان لفی خسر کہا
چڑ کسیکی اور کسی مین ہوا دا — کیا عداوت ہو بھلا اس سے سوا
حاضر و ناظر مدد یا علم غیب — جز خدا بے ادبی ہے اور بس ہی عیب
جو کرے اوصاف حق مین اشتراک — بس ہے ظالم ہو عذاب دردناک
کافر و مشرک یہی تو بس ہین بیش — ہے خدا ناراض ان سے ہی ہمیش
دل مین اپنے جو خیال ایسا رکھے — تو وہ بیشک کافر و مشرک مین ہے
بات یہہ جبجا یہ سب موجود ہو — وان کہو مقبول یا مردود ہو
گرگ جانو یا کہ ہین شیر و پلنگ — اژدہا یا بحر ناحق کے نہنگ

قطعہ

ترحم بر پلنگ تیز دندان — ستمگاری بود بر گوسفندان
نکوئی با بدان کردن چنان است — کہ بد کردن بجائے نیک مردان

اب مین ان باتون کی دیتا ہون خبر — جو حدیثون مین آئین سر بسر
مختصر کہتا ہون پر ہر بات کو — سارے مضمون حدیث آیات کو
عاقلون کو دیگ سے دانا ہی بس — دیگ بھی بس کم ہے جو ناکس ہے کس
تھوڑا تھوڑا اور ندیگ کا بھی حال — یون ہی کچھ دین جون نمک آٹے مین ڈال
بس مثالون اور نظیرون کے لئے — دفع شر مفسد شریرون کے لئے
بہرہ ور ہو عقل سے جو ہوشمند — جانے دریا کو اسے کوزہ مین بند

ہے عجایب یہہ مسیحا دم کتاب ‏ مُردے دل مین ڈالدے جو دم شتاب
مُردے جی اوٹھتے تھے قمِ عیسیٰ سے جون ‏ دل نکل جا ظلمتِ بدعت سے یون
مخبرِ صادق نے فرمایا یو نہین ‏ اہلِ بدعت کوئی بھی ہمسے نہین
بلکہ جو بدعت کرے مردود ہے ‏ وہ ہمارے دین سے افزود ہے
ہے یہی ارشاد ربِ ذو المنن ‏ کیونکہ بدعت دین کی ہے بیخ کن
دین کی کھو دیتی ہے سب خوبیان ‏ کامون کی آسانیان اسلوبیان
ایکسان بدعت بُری ہے کم سوا ‏ تھوڑے ہی سے مرض سے ہو غم سوا

شعر

آفتابے بدین صفائی را ‏ پارۂ ابر ناپدید کند

شعر

علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد ‏ مرض جو کہنہ ہوا پھر دوا پذیر نہین

نسخے کا اب اسمین لکھنا فرض ہے ‏ دین کا بدعت یہہ مہلک مرض ہے
بہر اکثر آیا ہے فرمان یون ‏ دیکھلو قرآن: لا تیفکرون
درمیان علت ہو یہہ جس نام کے ‏ فایدہ کیا کرنے سے اوس کام کے
آئے ہم اس بات پر اب ای عزیز ‏ سوچنا اسمین بہت کرکے تمیز
حق و باطل ہو جدا جا اس مثال ‏ عطر جون پھولون سی لیتے ہین نکال
مشتہر جو محفلِ مولود ہے ‏ اور کتابون دین سے افزود ہے
ہو چکا اوپر ہے جو سارا بیان ‏ پایا جاتا کچھ نہین اسکا نشان
نفس مین مولود کے پوچھو ہو کیا ‏ ہو چکا اکبار وہ تو ماجرا
کیا وہ اب مولود ہوگا ہر زمان ‏ جب کوئی چاہے لگے ہونے وہان

ہے خیالی ہوٹنے مولد مین سکوت ہے نہ یہہ تو وہ بھی تار عنکبوت
ہین کہو سامان کس مہمان کے ہے سکھاتا کون بجز شیطان کے
ہین نہ اُنسے تو جو والی دین ہین جن سوا ضالین اور طاغین ہین
شہر مکہ مین ہی مولود آپ کی مان کی اُنکی اور اُنکے باپ کی
وہ تو تھا اک کام اب اُسکا ہی سانگ یا وہی ہے مرغ کی سی ایک ٹانگ
دوسرے کو کھا گیا کرکے فریب ایک ہی کو اور رہا دیتا وہ زیب
چاند و سورج ہین تو ہان یہہ بات ہے اور ستارہ جو کہ اُنکے ساتھ ہے
نکلین ہین ہر شام ہر صبحکو گم یہہ سوال اچھا ہے بس لے گوش دم
پیدا ہونیکی جگہہ مولود ہے اک جگہہ سے دوسری افزود ہے
ہین نہ کچھ اسمین تو بینا چشم و گوش جو سنو دیکھو حقیقت کرکے ہوش
کھانے کا مولد کہو تو ٹھیک ہے جسکے پیدا ہونے کی تحریک ہے
یا کنہیا کا سا کرتے ہو جنم ایسے ٹھیرے کیا ہنود ونسے بھی کم
وہ تو عزت یون بزرگون کی کرین ہم نبی کی ہو کے امت چپ رہین
اسمین تو اُنکو ہرا کر چھوڑینگے جیسے ہو نیچا دکھا کر چھوڑینگے
پوترے دُھلنا وہان مشہور ہے یہان نہین معلوم کیا دستور ہے
اور تو رسمین برابر ہین سبھی بلکہ زیادہ ہے ولیمہ کی خوشی
ملتا ہے طعم ولیمہ پیٹ بھر اُسکے ہر خوانندگان کو تر بتر
ہین منافعی جو ہمارے اہل دین تو وہ تو پنڈت جی ندیکھین کہین
جو نہین نقال بھی کرتے ہین نقل سب جہان مین دیکھو جو کچھ بھی ہی عقل
دیکھو تو ادنکے تئین کچھ طمع دے کرتے بھی ہین یا نہین ہو جمع وے
تمکو اتنا بھی خیال آتا نہین نقل ہین اونسے کمال آتا نہین

بدعتون سے جو غرض ہین کام دین — غرض سب دنیا کی ہے بدنام دین

رباعی

الونون را سلونون نام کردہ — عجب ہندو خیال خام کردہ
سویان با شکر آمیز کردہ — نمک بیچارہ را بدنام کردہ

یون تو ہے ہر روز عید اور شب برات — چاہیے جتنی بڑھالو واہیات
یہہ تو فرماؤ بھلا کر دل مین غور — دین کا کسکے قیامت تک ہے دور
ہے جہان مین کسکی یہہ سنت عیان — اور بھلا اترا ہے یہہ کس پر قران
یہہ حدیثین کسکی فرمائی ہین اب — دین مین ہے اور کوئی مرتکب
سانگ یا بازیگری دکھلاؤ ہو — یا قلندر بنکے مانگو کھاؤ ہو
تین باتون کے سوا اسمین کہین — ہمسے اندھون کو نظر آتا نہین

قلندران طریقت بہ نیم جو نہ خرند
قبائے اطلس آنکس کہ از ہنر عاریست

یہہ تمھارے نفس کا کرتوت ہے — سر چڑھا وہ ہی تمھارے بھوت ہے
دشمن[له] ازلی بشر شیطان ہے — دشمنی کی گھات مین ہر آن ہے
اسکی بھی آئی حدیثون مین خبر — ہین حدیثین جو کہ از حد معتبر
یہہ دکھاوے گا بنا کر نیک کام — جو برے بد دین مین ہون لاکلام
خوب سیکھی اسنے ہے بازیگری — کر دکھاتا ہے یہہ کھوٹی کو کھری
یہ[له] میری راہ ہے اسپر چلو — پیروی اسکی سدا کرتے رہو
یون اوٹھا کر اپنی انگلی کو کہا — کھینچتا ہون خط مین یہہ دیکھو ذرا
ہے یہہ اک میری شریعت کی سڑک — اسپہ تم جانا چلے سب بیدھڑک
شرکت اسمین کچھ بھی شیطانی نہین — اور غرض بھی کوئی نفسانی نہین

له حدیث شریف ان الشیطان للانسان عدو مبین
له ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه

جو چلیگا اسپہ جنت پائیگا ۔ اس سے جو اوترگیا دوزخ جائیگا
میری سنت کا ہے بس اچھا طریق ۔ اورسوا اسکے ہین سب جھوٹے فریق
رسمون نقلون کا نہین کچھ کام وان ۔ ہو جہان میری حدیث اور ہو قرآن

بہ تقوی ورع کوش وصدق وصفا
ولیکن میفزاے از مصطفی ا

اب ہے کچھہ محفل کی خوبی کا بیان ۔ اسکو بھی دلسے سنو اے مومنان
ہوتے ہین جس جا جمع متبر کان ۔ خوش گلو چھنٹ چھنٹ کے آتے ہین وہان
جسقدر ابلیس کا تلبیس ہے ۔ سب وہان تلبیس اور تجنیس ہے
جس جگہہ سامان کھانا خوب ہو ۔ گانا بھی اور نفس کے مرغوب ہو
طبلہ وسارنگی وچنگ ورباب ۔ رنڈیون مین بھی توہے اسکا ثواب
خوش گلو جسوقت لڑکے گاتے ہین ۔ رنڈیان بھڑوے وہان شرماتے ہین
اور بزرگ آجاتے ہین سب جوش مین ۔ بعضے تو رہتے نہین ہین ہوش مین
لڑکون کی توہے مثال اس جا وہی ۔ مینڈکون کی جان جا اونکی خوشی
ہو بھی وہان جاتے ہین تعظیماً کھڑے ۔ ایسے اونکی عقل پر پتھر پڑے
کیونکہ وان روح مبارک آتی ہے ۔ سارے سامانون کی لذت پاتی ہے

ہر کرا بر سماط بنشستی
واجب آمد بہ تعظیمش برخاست

کھانا کھایا جسکے دسترخوان پر ۔ ہو کھڑا جا اوسکی عزت مان کر
سچ کہا ہے کھاے منہہ شرماے آنکھ ۔ دیکھنے کی ہے بلا مین ہاے آنکھ
اب یہہ ہندو ہین نصاری یا کہ اور ۔ کرتے ہین جو اونکے فرقون کیسے طور
کیونکہ ظاہر یہہ تو ہے اے نیکبخت ۔ ہے کتابون مین کہان یہہ بندوبست

ہے فضولی اُنکی ساری بیگمان
ذات پاک ایسی کہ وہ گھر گھر پھرے
چاہیے یکجا بنے خانہ نبی
اور یہہ ہووے روح فایز آپکی
کیونکہ سُننے پڑھنے والے تو وہان
روح عالیجاہ ہووے بے سکون
کرتے ہین ایسے گروہ ثانی جو کام
روح فایز ہو جہان حضرت حسین
یون تو بہر فخر آدم چاہیے
جسکی حق قرآن بتائے آبرو
حق یہہ فرمائے نبی کی آبرو
مالی بدنی یہہ عبادت کس مین ہے
دیکھو یہہ بھی ہے حدیث مصطفیٰ
ایسے ہی بدعت بُرائی دین مین
دیکھو کیسی ہین حدیثین ہولناک
ہے پرستش اور پوجا کا بھی طور
منتون اور حاجتون کی بھی ہی تنگ
اور سوا حق کے ہے منت کذب و لا وفا
جا بجا قرآن مین آیا ہے یون
ہو نجا دین داخل کثرت کہین
دیکھو گمراہی کا بدعت نام ہے

وہ کہان ذات مقدس یہہ کہان
کجبر دی تو آنکی کوئی کیا کہے
اُسکے اندر تخت شاہانہ نبی
تو نہو کچھ وان یہ صورت پاپ کی
آکے بیٹھین ہر جگہہ با عز و شان
یہہ نظر آتا نہایت ہے زبون
تخت روضہ لین بنا بارٛہ امام
ساز و سامان سب تکلف ہو یہ چین
فخر آدم کیا دو عالم چاہیے
صاف ہے وتوقر و وتعزروہ
وقر و عزت ہم کرین یون گو کہو
معرفت کشف و کرامت کس مین ہے
سبزہ کو پانی زمین سے جون اوگا
ہے بڑھاتی قلب ہا ضالین مین
ایسے بھی آتا نہ کچھ ہے دل مین باک
خوب دیکھو دل مین اپنے کرکے غور
سوچو اپنے دل مین کیا ہوتا ہے ساتگ
آیتون مین اور حدیثون مین ہی صاف
بے سمجھ مین بہت فرمایا ہے یون
انکا بھی ہے حال اب بالکل یونہین
سارے ضالین کا یہی اک کام ہے

اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم

سنتی ہوکر بنو مت بدعتی
میری سُنّت کو پکڑنا مستقیم
طمع دنیا دی ہین سب اُکی کمند
جانتے ہو تم جنھین ہین نیک کام
خیر ہے انمین کہان یہہ تو ہی شر
اُنسے تو پوچھو ذرا اس کام کا
کوچہ کوچہ عبادت ہے وہی

جابجا فرما گئے ہین یون نبی
بہت دھوکے دیگا شیطان رجیم
وہ بچیگا اس سے جو ہو ہوشمند
کچھ بھی تو انمین نہین نیکی کا نام
تعزیہ کی سی ہے عزت گھر بگھر
ہے نتیجہ کیا اور ہے انجام کیا
ڈھول تاشون کی سعادت ہے وہی

ہر کسے ناصح برلے دیگران
ناصح خود یافتم کم درجہان

آپ اپنے عیب سے واقف کوئی ہوتا نہین
جیسے بو آتی نہین اپنے دہن کی ناک مین

کردیا ہے تامرون الناس گم
کفر تم اُسکو بتاؤ واہ جی
ہین نبی فرماتے بدعت کے تئین
اب نبی کی بات حق یا اونکی ہی
حق نبی کا قول فعل ہے یا نہین
طمع اور ضد سے ہو دوزخ کا نباہ
ظلم و ناحق کرے سب خوش ہی خلق
آل سے اپنی نبی نے یون کہا
اونکی ہو پیشین گوئی سے جو کام
چھوٹ کر بھاگے جو حیوان کرنہ دیر

ہوا سی مضمون مین آیت کے تم
سوجھتی اپنی نہین ہے راہ جی
جو کرے بدعت وہ ہم مین سے نہین
غلغلہ روزی فراخ اب جنکی ہے
من تشبہ دیکھو میل ہے یا نہین
دفع گرسنگی جہنم کی ہے راہ
حق جو کہتے ہین تو ہے خنجر بحلق
کی محبت جسنے خوش مجکو کیا
ہو بتاتے اوسکے کرنے کو حرام
گھیر کر آگا اوسے لاٹھی سے پھیر

جبرئیل ہو جسکا گہوارہ جھلا — مصطفی بن گھوڑا کاندھے پر چڑھا
جس گلے پر دیتے ہون بوسہ نبی — یہہ لعین اوس حلق پر پھیرین چھری
ہو گئے تھے جس سے پُرخون سنان بھی — رحم تو کیا تھا نہ پاس ننگ بھی
خون بہلائے بھو کون پیاسون کے تمام — تھا نہ بچون تک ملا آب و طعام
پانی دریا سے پئین گتے سور — ہون نہ اک قطرہ سے اونکے حلق تر
پیاسون کو تھا خون آب خونچکان — پانی تیغ تیز اور خنجر کی دھار
چھوٹے بچے تشنہ لب تا شیرخوار — ظالمون کو اسپہ بھی آئی نہ عار
تیرون سے چھد مر گئے زار و نزار — کر رکھا تھا دشت مین گویا شکار
قتل کے بھی بعد اوس حضرت کی نعش — چکلوا گھوڑون سے کردی پاش پاش
دفن ہین تن سے جدا سر سر سے تن — واہ صد افسوس یہہ رنج و محن
کر رکھا تھا اسطرح ظلم و جفا — تھین نسا بھی ننگے سر اور ننگے پا
لکھتے سے اب جسکے آتی ہے حیا — کم ہے بادل غم جو ہو آہ و بکا
امت نبوی کو پھر آیا جو عشق — کوچے کوچے سر پھرا شہر دمشق

زین العباد ناقہ بدست و ہمی گریست
در رہ رسید باران دو دست خانہ ام

قطعہ

ظلم بدعتیون کا مین کیا کیا کہون — کہکے بس واحسرتا چپ ہو رہون
طعن و تشنیع دشمنان ہر سال کی — تازہ ذلت دوستون کے حال کی
از جزع و فزع اے برادر من — دو زیان است گوش کن از من
اولاً دوستان شوند ملول — ثانیاً شادمان شود دشمن
وائے ویلا غم مین ہے بھی بس منع — صبر مین دونون حدیث آیت جمع
یہہ سیکا کچھ کئے لیتے تھے چھین — مانع بدعت سے یہی ہین بغض و کین

مانگتے بھی تھے چلے جانے کو راہ　　تھا نہ رستہ بھی کہین جانے کو آہ

تھی کری بدعت نہ اُسنے بھی قبول　　جو طمع مین پیٹ کے اب ہے فضول

ہے یہہ بس ساری خرابی طرز و طور　　آپ مین اور اونمین دیکھو کرکے غور

اُنمین بھی سب اتباع بدعت ہی ہے　　سب خلاف ارشاد آنحضرت ہی ہے

دین سے بدعت مین نکلے اسطرح　　صاف نکلے جون گندھے آٹے سی بال

کچھ لگاؤ بھی لگا رہتا نہین　　دین و ایمان تو ہے کیا ہو بو کہین

یون صفائی مین ہوا اُسکا حال جا　　سانپ جیسے کینچلی کو ڈال جا

بدعتی کا کچھ قبول ہوتا نہین　　کیا کہون ہے سب فضول ہوتا نہین

لڑکون کے پیچھے نہین ہوتی نماز　　ہے اذان تک انکے بھی کہنے سی باز

شوق وہ رکھتے ہین بس اس کام سے　　جیتے ہین گانے کے سنکر نام سے

سو سنع ایسا ہے دیکھو غور سے　　ہو نہ قرائت اور اذان اس طور سے

دام شیطان ہست دنیا دانہ لذتہای نفس
مرغ دل را حرص دانہ زود در دام افگند

غرض خواہش جبکہ نفسانی ہوئی　　اب عبادت بس یہہ شیطانی ہوئی

روح کی قوت تو ذکر پاک ہے　　قند و حلوا جسم کی خوراک ہے

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند
او خویشتن گم است کرا رہبری کند

بدمعاشون کو نہ کیا روزی ملے　　چھوڑنے کب شور بخت نفس دے

اور عرب کا حال اب پوچھو ہو کیا　　جیسے ہین ہے سب کتابون مین لکھا

بعد اصحابون کے فرصت مل گئی　　جب رہا کوئی نہ اُنمین سے قوی

اب وہ دبتے ہین کسی سے بھی بھلا　　وہ ہی کرتے ہین جو چاہین برملا

ہوگیا بعد نبی سے حال یون　　استخوان بے مغز رہجاتی ہے جون
اور یون ہی خیر القرون کی بھی ہے بات　　پوست خالی جیسے ہوے مغزیات
ہے العار آب اشد کفر و نفاق　　جنتی بھی سب نہین بالاتفاق
سب ہین وان بھی دوزخی اور جنتی　　ہر طرح کے بدعتی اور سنتی
ایسے ایسے سخت گذرے ہین وہان　　کر نہین سکتی زبان جنکا بیان
اور جو چاہو زیادہ دیکھا نیک و بد　　دیکھلو تبت یدا تا من مسد
آہنی دوش ایسے ہی مومن بجوش　　رحلت الشتاے والصیف کوش
سردی گرمی سب اونھین تھی ایکسان　　جنکی شاہد دونون باتون کا قرآن
ایک کو تو یہہ سر دست ہے لکھا　　دوسرون کا ذکر آگے آئیگا
جو کرین دندان مبارک تک شہید　　اور ہی ملکون کے تھے یہہ سب سعید
مین عرب مین ہون نہین مجھہ مین عرب　　جو نہوتے سخت فرماتے یہہ کب
بعد مین بھی پھر دیا تھا خوب چین　　کیسے کیسے کر گئے حضرت حسین
جو نہوتا رکھنا منظور خدا　　کھو چکے تھے دین کا سب سلسلہ
کر چکے تھے گم نبی کا خاندان　　پر نہ جو چاہے خدا کیا ہو زیان
آگ ٹھنڈی کردی ابراہیم پر　　پالے موسی دشمن فرعون کے گھر

حسن ز بصرہ بلال از حبش سہیل از شام
ز خاک مکہ ابو جہل اینچہ بو العجبی ست

اب تو کچھ حد ہے نہ کچھ تعذیر ہے　　اک زبانی رہگئی تقریر ہے
کعبہ کی بدعت اور ہفت اقلیم کی　　ایک سی سب عالمون نے ہے لکھی
وان بھی جو بدعت ہے بدعت ہے ضرور　　ہونے بدعت مین نہین ہرگز قصور
ہندون مین تو جدے مین ہر کہین　　ملکون مین اور قومون مین آئین دین

اتنے دن سَو تک فلانی قوم مین
اتنے دن پا تک فلانی قوم مین

یا حدیث اب اسمین ایسی ایک ہو
کعبہ کی بدعت جہان سے نیک ہو

ہو کوئی آیت لکھی اس حال کی
جسمین ہو تفصیل اس اجمال کی

لاؤ کر یہہ ہی کہین سے انتخاب
ہونگل جاتے سبھی کو چاپ چاپ

کوئی تو لاؤ کسی ڈھب کا ثبوت
یا جواب اسکا لکھا ہے بس سکوت

فکر دنیا اسمین شامل حال ہے
مولوی جی روٹیون کا جال ہے

مولوی دیکھو تمھین کہتی ہے خلق
دور یہ تن سے کرو دھوکے کی دق

زیان میکند مرد تفسیر دان
کہ علم و ادب میفروشد بنان

گرنے عالم سے جہان گر جائیگا
ڈھونڈا مومن بھی نہین پھر پائیگا

مبادا دل آن فرومایہ شاد
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

منہ دل برین دہر ناپائدار
ز سعدی ہمین اک سخن یاد دار

بہتری اسمین جو ہوتی اے جناب
سب سے پہلے آپکے کرتے صحاب

بعد اُنکے کرتے پھر سارے امام
کر گئے جو جزو کل دینی تمام

بعد مین پھر اُنکے چھ سو سال تک
کچھ کسیکو بھی نہ آیا خیال تک

اب تمھین سوچو کہ چھ سو سال بعد
آئی نیکی ہاتھ یہہ مایہ فساد

اور ہوا پیدا یہہ اک فرقہ نیا
نام پایا فرقۂ مولودیا

اب کہین سے لائیگا اسکے اصل
ہونہ واہی پر حکایات اور نقل

مفسدہ پڑتا ہے اس سے دین مین
ہے خرابی اس سے اس آئین مین

جھوٹی سچی چار بس باتین بنا
بس لیا بے علم کے دل کو لبھا

رفتہ رفتہ ہو گیا آخر گروہ
مولوی جی ہو گئے صاحب شکوہ

آئین کھانے کے لئے اچھی غذا
اور پہننے کو لباس با صفا

اب تو لاوے بدعتین گر سو کوئی
تو بھی سنت مین ملا لیوین ابھی

بھوکے کو رہتی نہین اسکی شمار
دین و ایمان کیا ہے کیلے ننگ و عار

شعر

مرغ دانا پھنس گیا دانہ کی خاطر جال مین
جسطرح عاشق ہین عشق خال سے جنجال مین

شعر

گرسنہ بر بلا دلیر بود
زانکہ از عمر خویش سیر بود

فتوی یہہ دیتے ہین اب اک مولوی
ہے مٹھائی بانٹ بھاجی ہمسری

واہ رے فتوی اور اچھے مولوی
اک عقیقہ رہگیا باقی ابھی

دیوین بدعت مین یہہ سنت بھی ملا
کھچڑی ہو پرہیزگارون کی دوا

ہم غذا و ہم دوا دونون سے ہے
پھر نہ جاتا ہو کسی کے بھی سے گئے

روز مین فرصت عقیقہ کی کہان
ہے یہہ گنجایش دقیقہ کی کہان

ہے بنائی واہ جی اچھی یہہ آڑ
ہے یہان تنکے کی اوجھل مین پہاڑ

آفرین بس کہئے ایسے فکر مین
دیکھو ڈالا ہے کہان لا ذکر مین

یہہ کسی فرقے کو بھی سوجھی نہین
مات اسنے دیدیا سب کے تئین

سال ششماہی کہین ہے ماہ بماہ
یہہ کرین سو وار دن مین واہ واہ

ہوگئے پنڈت وہ پڑھے سب خجل
یو تھی تپر سے رہگئے بس در بغل

چون بدیر آید درست آید ہی کام
خوب ہو جاتا ہے اسکا انتظام

بس رہے چھ سو برس اس فکر مین
فکر ہی کرتے رہے اس ذکر مین

بعد چھ سو سال کے کر خوب جانچ
پورا امن بس ہوگیا کر تین پانچ

دوہا

تین پانچ نو تیرہ اور ساڑھے سات اڑھائی
اسی مین ہمکو راکھیو تمکو رام دہائی

انگلون سے حق مین کچھ حاصل نہو — انگلین دوڑا کے بس جاہل نہو
انگلین مشرک سیہ کارون مین ہین — انگلین اول سے کفارون مین ہین
انگلون پر ہین کہین احکام دین — انگلون والے تو ٹھیرین مین ہین
دیکھو فرماتا ہے رب العالمین — جبکہ کچھ جھگڑا پڑے تم مین کہین
پھیر دو اسکو جانب حق اور رسول — ہے کھلا یہہ حکم دو جانب انہ بھول
جھگڑے مین ان دو کو ہی حق جانیو — انکے آگے مت کسیکی مانیو
ہوتا ہے کیا اسمین ان دو سے ثبوت — یا بتاتا ہے تیسرا جن دیو بھوت
جھگڑے مین مختار ہین یہہ دو بہم — سبکی تجویزون کا ہے یہان سر قلم
حکم ہو جسمین وہی ہے ٹھیک بات — ورنہ ہے آمنت باللہ و اہیات
ہے بڑا بس سب سے خاطی بدعتی — کیونکہ یہہ باتین نکالے ہے نئی
دین مین جنکی نہین ہے کچھ بھی اصل — یہہ کرے ہے فکر سے وہ اپنی نقل
خلق کو کرتا ہے بدعت مین تباہ — دیتا ہے دین لپنے ایجادی کو راہ
کرتا ہے دعوای نبوت کا گویا — اسکو بس دعوی نبوت ہو چکا
ہو چکا ہے خیر سے پر اختتام — یعنی ختم الانبیا جانے ہین عام
ورنہ کہدیتا یہہ بالکل بدعتی — اب نبوت حق سے ہے مجکو ملی
جسپہ بھی کرتا ہے دعوای برملا — سو نئی باتین نکالے ہے بنا
کیا کرے پر پیٹ سے لاچار ہی — پیٹ مین بھڑکے جو جوع نار ہے
یہہ بھی سمجھے ہین کہ حضرت تھے یتیم — کون ہوتا بھاجی بخرے کا قسیم
اب ہوے لایق یہہ ایسے ارجمند — کردیے دنیا مین سب سے لاکھ چند

ہوسکا گھر والون سے بھی جو نہ کام — وہ کیا اِن تابع سنت نے نظام
یہہ تو گھر والون کو بھی سوجھا نہ یون — سب گئے محروم تا خیر القرون
یون نہین ہے بات بس یہہ کام کی — تا بگڑ جاوے نہ عادت عام کی

نیکیان جبتک ہین یارو جب تلک عادت ہے نیک
نیک عادت جب چھٹی سب نیکیان چھٹ جائینگی

ایک زن کی تھی گدائی مین گذر — بادشہ کی پڑ گئی اوسپر نظر
تھا ستارہ اوسکا اُسدم اوج پر — آرہا تھا بحر عزت موج پر
محل مین اپنے اوسے داخل کیا — حکم مشاطہ عروسی کو دیا
اطلس و دیبا کر اِسکی زیب بر — ایسا ہی زیور جڑے لعل و گوہر
کھلانے کو کھانا بھی ہوا ایسا ہی خاص — ہو غرض جو بات ہو با اختصاص
عیش مین یون جاگنے سونے لگی — لیک لاغر روز وہ ہونے لگی
پوچھا اوس سے شاہ نے اِسکا سبب — بولی یون رکھ پردہ عادت کو تب
کھانا جو آتا ہے مجکو اے شہا — اوسکو مین کھایا کرون سب سے جدا
لب۔ اِسکے پھر نہون لاغر کبھی — تندرستی پھر رہے مجکو سبھی
کھانا رکھ اندر مکان جایا کرین — جب پکارون مین تو پھر آیا کرین
ہوگیا بس حکم خدامون کو وان — وہ کرو جو یہہ کہے جان جہان
کھانا تب آیا تو وہ بولی یہہ جب — طاقون مین دالان کے رکھدو یہہ سب
رکھکے پردے چھوڑ دو دالان کے — جائیوے جب مین کھاون آنکے
چند دن گذرے جو اس عنوان پر — بیٹھکر اوسنے نہ کھایا خوان پر
ہوگئی پہلے سے زیادہ تندرست — خوبی و ناز و ادا چالاک چست
سب ہی متعجب ہوے اِس فکر مین — بولا آخر بادشاہ اِس ذکر مین

اسمین کیا حکمت ہے چھپکر بھید لو	دیکھا جو تو تھی وہی عادت و خو
مانگتی پھرتی تھی ہر اک طاق سے	مانگے بھوکا جون کوئی املاق سے
اک نوالہ دو خدا کے واسطے	ہو بھلا اس بیبوا کے واسطے
ایک لقمہ نے تھی برتن سے اوٹھا	کھا اوسے آگے یہی کہتی تھی جا
دیجو اک ٹکڑا خدا کے نام کا	ہووے دنیا عاقبت کے کام کا
بس یونہین جاتی تھی ہر اک طاق پاس	مانگتی کھاتی پھرے تھی بے ہراس
سُن یہہ شہ کو آگیا غصہ کمال	دی بس اوس بد خو بد عادت کو نکال
اسلئے عادت بگڑنا ہے بُرا	خوے بد ہر کس کا پڑنا ہے بُرا
پاکے عزت بھی وہی خو بو رہی	دربدر اور گھر بہ گھر کو کو رہی
چاہیے ہر حال مین بس دیکھ بھال	تا نہو اوس زن گدا پیشہ کا حال
پنڈتون کی طرح سے کر دل مین غور	ہے نکالا دیکھو تو کس ڈھب کا طور
آپ سے سب آپ آجاوین وہین	کوئی بھی باہر نہ جاوین سہی کہین
چاہیے ایسا ہی پیر فکر رسا	کھا کماے جس سے بے رنج و عنا
یہہ بھی آیا ہے حدیث اندر اجی	جو کہ پڑھ پڑھکر کماوے کچھ کوئی
اوسکی روزی گانے والے سے ہی بد	اسمین ہے کچھ رنڈی بھڑوون کی نہ حد

قطعہ

ہر کوئی جو ہے ذلیل اوقات پر	ہے بھروسا گم خدا کی ذات پر
نخورد شیر نیم خوردہ سگ	گر بمیرد بہ سختی اندر غار
گر بیاید نظر ایکے مردار	گرگسان گرد او ہزار ہزار

قطعہ

کجا عقل باشرع فتوی دہد	کہ مرد خرد دین بدنیا دہد
اک بڑی بھاری یہہ دقت آگئی	کرنے والون کو ہے لذت آگئی
ہے بھلا اسمین تو ہر نوع کیفیت	مٹی کے کھانے مین کیا ہے ماہیت
ہو بھی جا کھلنے مین جیسے زرد رنگ	جان سے بھی جاتے ہین آخر ہو تنگ

ہے بڑا ایک یہہ بھی کیفیت کا جال
نیک و بد دونوں کا اُٹھ جاوے خیال

کیفیت کا ہاں بڑا ساماں ہے
دل کا سب جاتا نکل ارمان ہے

پینے والوں کو یوں ہی دیکھو شراب
کیفیت اک یہہ بھی ہے خانہ خراب

لوٹتا ہے خاک میں اک تو پڑا
دوسرا چوکھی ہی مانگے ہے کھڑا

کیفیت ہے اور یہہ آدمزاد ہی
یہہ مزے پڑ جانے کی اسناد ہے

بدعتوں کے جو نشے میں چور ہے
ایسا ہی ہوشیار اور مخمور ہے

مفت بھی اے مومنو مت لو اُنھیں
منع کرتے ہوں نبی برحق جسے

اوسکے لینے سے بہت پچتاؤگے
کچھ نہ رونے کے سوا پھر پاؤگے

طمع اونکے کُل نتایج کی ہے یے
تیری اپنی کھالوں تو کیا اور دے

یہہ مثال اوسکی نہایت برق ہی
دیدہ نادیدہ کا تو بھی فرق ہے

حال تو امثال گذرا ہو کہیں
ہو رہا ہے یہہ تو اب عین الیقین

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

رہتے تھے یکجا کہیں دو مرد و زن
تھا بہت کچھ مرد پر رنج و محن

لکھتے ہیں اوس مرد و عورت کا حال
خوش بیانی سے جو گذرا اونکا قال

تھی نہ اوس شوہر پہ زن کو اتقا
ایک دن اوس مرد نے زن سے کہا

چھوڑ دے تو آنا جانا غیر جا
تجھسے میں کہتا ہوں یہہ بہر خدا

سنکے بولی مرد سے ہشیار زن
تجھسے میں کہدوں جو مانے اک سخن

جانا کیا میں نام بھی لونگی نہیں
کر دیا میرا کہا جو پھر کہیں

مرد بولا کر دوں میں تیرا کہا
شرط پر یہہ ہے کہیں تو پھر نہ جا

ہوگیا آپس میں یہہ پیمان چست
قول اور اقرار اور ایمان چست

بولی زن اب کہنا تو میرا یہہ کر
لے گدائی کر تو اب چالیس دن
قصہ کوتہ وہ قبولا مرد نے
مانگتا کھاتا پھرا سادہ جوان
جب گگئے چالیس دن اسمین گذر
آج سے ہم تم نجاوین بس کہین
سنکے گھبرائے ٹھیرنے کا کلام
دم بخود ہو بہت گھبرائے میان
بولے یون دو آج سے رہنے یہان
مثل یہہ عادت مرے پڑنے کی ہی

شرط ہین چالیس دن اسمین مقر
آج سے گنتی رہون مین اوسکے دن
مرد کیا نامردون کی بھی گرنے
یہہ نہ سمجھا بھید کیا ہے اسمین یان
بولی زن بس آج ٹھیرو اپنے گھر
اب رہو بادل خوشی گھر مین مگین
ہاتھ سے پھر چھپٹ گئی آخر لام
بن پڑا کچھہ اس سوا اونسنے وان
ہم کہین جان تم بھی ہو آؤ کہین
دل پہ نقش کا لحجر گڑنیکی ہے

خوے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

ہے صحیح یہہ حشر کے دن از خبر
ہونگے وہ از شکل و صورت معیّن
پھر نظر وہ آپکو آوین نہین
دیکھا تھا اب مومنون کا اک گروہ
لاؤ اونکو پاس میرے بیخطر
یون ملک بولین کہ تھے وہ بدعتی
جب نبی یہہ اُن سے دھوکا پائینگے
ایڑیون کے بل یہیں چلتے تھے سدا
یون کہین غصہ سے یہان آنے ندو

اک گروہ حضرت کو آویگا نظر
آپ بھی مومن ہی جانینگے وہان
آپ پوچھینگے فرشتون کے تئین
لاؤ اُنکو پاس میرے تا شکوہ
مین پلاؤن جام کوثر اُنکو بھر
آڑ کردی ہمنے اُنسے آپ کی
پر غضب اُسوقت ہو فرمائینگے
ایک کردی سنت و بدعت ملا
بدعتی کی شکل مین دیکھون نجو

اب نتیجہ لو لو اسکا کیا ہوا ‌ ‌ ‌ دیکھین منھ تک بھی نہ جنکا مصطفیٰ

ٹھیرے اب امت مین اچھے واہ جی ‌ ‌ ‌ ماری ہے شیطان نے اونکی راہ جی

غور کر دیکھو تو اسکے جزئیات ‌ ‌ ‌ پہونچی کفر و شرک تک ہی واردات

اب سنو اک اور ہے کھانا حرام ‌ ‌ ‌ فخر ہو مطلوب جسمین اور نام

جو فلانے نے کیا ہے اسقدر ‌ ‌ ‌ مین کرونگا اوس سے بڑھکر اپنے گھر

باری باری ہر کسیکے گھر مین ہو ‌ ‌ ‌ ہو نہ جسکے وہ شمار احقر مین ہو

دیکھو اسمین یہہ بھی پایا جاتا ہے ‌ ‌ ‌ کرے کوشش کچھ بڑھایا جائے تا

ہے صحیح یہہ بھی حدیث مصطفیٰ ‌ ‌ ‌ کھانے کو بس ایسی دعوت مین نہ جا

چاہیے یون ہی کہ ہو ذکر رسول ‌ ‌ ‌ کافرون اور مشرکون کے سے فضول

یہہ عبادت دیکھا بھالی کام ہے ‌ ‌ ‌ دفتر دین مین نہ جسکا نام ہے

بدوزد طمع دیدہ ہوشمند
برآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

طمع گر اوسکو نہ کردے باولا ‌ ‌ ‌ ہوئے کب فراق سے خون جگر

عشق مین عاشق کو دلبر کے سوا ‌ ‌ ‌ کچھ نظر آتا نہین اچھا برا

ہوتا ہے جسوقت شہوت کا عبور ‌ ‌ ‌ مادۂ خر کو سمجھتا ہے وہ حور

کیسے کیسے دیکھو ہوتے ہین انعام ‌ ‌ ‌ بڑھ گئے تو والون سے بھی آنکے کام

اچھے درجہ کا مگر یہہ ہے حرام ‌ ‌ ‌ پہونچتی جسکو نہین ہے عقل عام

اور عجب طرفہ لطیفہ کی ہے بات ‌ ‌ ‌ پوچھو مذہب تو کہین سنت جمعت

اور کہین حنفی حنیفہ کو امام ‌ ‌ ‌ کام وہ ہو چارون مذہب مین نہ نام

ہو چکا سنت جماعت کا بیان ‌ ‌ ‌ سنت نبوی و سب اصحابیان

ہین مجاہد امتی وہ سب کے سب ‌ ‌ ‌ بات اونکی پہونچے ہے تا حکم رب

یا یہہ اُن دونون سے کرتے ہین ہنسی
سارے کامون دین و دنیا کا نظام
پیش گوئی سے نہ چھوڑا تا قیام
علم تھا سب اول آخر کا اُنھین
اب کہو وہ بدعتین ہین کونسی
ہو نبی بھولے اور ہو تم پر حصر
کچھ اشارہ بھی تو ہو اُس بات پر
سبکو ہے ایجاد نفسانی پسند
گھر مین ہو یا گانون مین یا شہر مین
ایک کی ہو ہے حکومت کی پناہ
ایک جب اُن تب جگہہ سے جا مرے
تھے نبی تو راہبر دونون جہان
مر گئے اصحاب اور آل پاک
ہر کسیکے گھر مین گنگا آ گئی
گیدڑ کے آ گئی ہے گھر مین گوہ
دیکھو تو تفسیر بھائی ہل آتاک
رو سیہ ہونگے بہت روز قیام
تھے بہت معقول جُبّہ اور قمیص
ڈرنے والون کیسی صورت کو بنا
اور نشان پیشانی پہ سجدون کا ہو
پانی پینے کو گرم ایسا ملے

کام سب بدعت کے کر کے بدعتی
ہے کوئی جسکا نبی بھولے ہون نام
اور جو گذرا حضرت آدم تک تمام
ہو جو پیچھے اور جو گذرین اُمتین
نام لکھدو جو ہین اور ہون جونسی
رہ گئی اُسمین کمی ہو از خبر
جو یہہ تہمت ہے حدیث آیات پر
اور نصیحت ڈنک بچھو سے دوچند
بلکہ سارے ملک مین اور دہر مین
ایک سی ہر جا بنی رہتی ہے راہ
ہوتے ہین بس مفسدے اُس جا پر
جب نہون وہ تو رہے کیسے امان
اب کسیکو کیا کسی سے ہووے باک
اب کرے جی چاہے جو جسکا وہی
اب نہ جینے کی رکھے یہہ دلمین موہ
کیسے اب معنی ہین اُسکے ہولناک
جو بناوٹ کے کیا کرتے تھے رسم
ذکر حق مین رات دن از بس حرص
اور کیا کرتے تھے عمل بار بار یا
آگ دوزخ مین دہکتی بیٹھین وو
تانبا ہو پگھلا بھلا کس سے جھلے

ہو کثیف ایسی غذا بھی بے نفع / ہو نہ تن پرور نہ بھوک ہووے رفع
ہو گلے پھنسنی و کڑوی وہ غذا / ایسی بے لطفی سے فرما ہے خدا

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

بازار مصر مین چل یوسف کا سامنا کر / کھوٹے کھرے کا پردہ اوٹھ جائیگا پل مین
سبکی خدمت مین عرض اک اور ہی / بات بھی یہہ لایق بس غور ہے
جو کسی مذہب مین کچھ قانون ہے / اوسکے اوپر ہر کوئی مسکون ہے
اور عدالت مین بھی دیکھا ہر کہین / دعوی ڈگری بے سند کرتے نہین
مانگتے ہین کاغذی سب سے ثبوت / کوئی مفلس ہو و یا راجہ کا پوت
ہون ہین پٹواری طلب لے کاغذات / تا حقیقت حال کی ہاتھ آئے بات
پھر جو کاغذ مین نکلتا ہے وہان / تو نہ مانے گر کہے سارا جہان
جانتے ہین کاغذی تحریر اصل / ہین سمجھتے واہی سب قصے و نقل
اوسپہ کرتے ہین تمسک حاکمان / قصہ گو یون کو جھڑک دیتے ہین وان
گر کوئی زیادہ بکا وان ایک دو / کہتے ہین یان سے نکال اب اسکو دو
چاہیے لینی کتابون سے سند / کاغذی تحریر سے سب نیک و بد
ہو مسلمان سچ ہی کہنا حق بحق / ہے پڑھا ان طور و طرزون کا سبق

دروغ اے برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

دوہا ہندی

سانچ برابر تپ نہین اور جھوٹ برابر پاپ
جسکے ہردے سانچ ہے اوسکے ہردے آپ

آیا تو ہوگا کسی ہی باب مین | پا لیا ہے دیکھ یون ہی خواب مین
باب فصلین وقت اور مقدار نام | دین و دنیا کے غرض جو جو ہین کام
لکھنے والے لکھ گئے سب دین مین | چھوڑا کچھ باقی نہ اس آئین مین
اس سوا بدعت ہے کفر و شرک عام | اور یہی بڑھتا رہیگا تا قیام
بس یہی سب لکھتے لکھتے مر گئے | پوری عمرین بس اسی مین کر گئے
کل مسلمان دین ہفت اقلیم مین | ایک ہین علم شرع تعلیم مین
دیکھنا اب اک نماز ہی کو ذرا | کچھ کمی بیشی مین کیا ہو مفسدا
پھر نئے سر سے وہ دوہرائی ہی جا | کچھ بگڑ جاوے لکھا جو قاعدہ
عقل سے پوچھو تو وہ کہتی ہے یون | ہے کمی مین تو بجا بیشی مین کیون
آکے یا مل چار رکوع مین جو کوئی | اور بڑھے رکعت دوبارہ پھر وہی
عقل سے سوچے ذرا جھکنے کے ساتھ | آیا کیا رکعت ہے ہوگا اسمین ہاتھ
دوسری پڑھ لون کہ ہو کامل ثواب | کیا کہو گے اُسکو دو اسکا جواب
ناقص و کامل ثواب و ہم عذاب | کیا کرو گے اب کہو اُسکا خطاب
جاننا کامل خطا ہے یا نہین | یا کہ کامل کا ہی ہووے گا یقین
قصر کی بھی اب رہی باقی نماز | فایدہ کیا جو رہین پوری سے باز
سارے کامون کا برابر دکھ بھرین | فرض ہی کے واسطے دو کم کرین
پوری پڑھ کر لین نہ کیون اسکا ثواب | اب کہو اسمین ثواب ہو یا عذاب
کیا تیمم سے کہو ہو ہے بھلا | پانی اک قطرہ بھی ہے اُسمین بلا
خاک کو ہی جان لین جو پاک ہے | سنگ مرمر خاک سے بھی پاک ہے
لیوین کچھ پتھر کے اوپر خاک ڈال | لیوین یون اس وہم کو دل ہی نکال
خاک جو موضع وضو مین سو دھو | غسل مین سب جسم خاک آلود ہو

اب کروگے کیا بھلا اسمین کہو
ہین سوا لکھنے کے سب فاسد نہال
دیکھو بسم اللہ اللہ اکبر
سارے نامون سے بوقت ذبح نام
اور مسلمان دیکھو ہین قصاب بھی
ہے مسلمان ذابح اور اللہ کا نام
دیکھو تو شک کی خرابی دین مین
ہوتا ہے اک بات ہی مین سب خراب
اسکو ہی تو کہتے ہین بدعت پلید
کرنا بدعت جانکر کار ثواب
ہین شریعت کی حدین باندھین تمام
تا قیامت سنتی اور سیر چلین
دیکھو یہہ بھی ہے جو سوتے سے اوٹھ
ہاتھ پہونچا ہو کہان جانے خدا
اب تمھاری بھی سمجھ مین آتا ہے
ہاتھ بس جا جس سے لگ نا پاک ہو
اسکا نا معلوم کیا کیجے علاج
اصطلاحات اور ضمیر آتے ہین خوب
کہتے ہین اک اور انکل سے بنا
اور بھی اسمین ملاؤ ایک بات
نیک سب ملکر بنے بس ایک ہے

پانی کی جا خاک مین لوٹا کرو
نیک و بد دونون پہ اسکے خاک ڈال
سارے نامون سے خدا کے ہے مقر
اور لے دیکھو تو کیا ہوتا ہے کام
کر جو لے کوئی ذبح اب آپ بھی
کیون نہین کھاتے ہے کیا اسمین حرام
بے مقرر ہو نہ کچھ آئین مین
اپنی جانب سے یون ہی بس ہے ثواب
وہ پلید ہے بلکہ جو جانے سعید
ہے نہایت بدیہی اور ناصواب
وان نہین کرتے ہین فکر و فہم کام
اور یہہ کُلُّ بدعۃٍ فی النار ہین
دھووے پہلے ہاتھ جب برتن چھووے
بے خبر یہہ جبکہ سونے مین ہوا
ہاتھ بولو کس جگہہ وہ جاتا ہے
رہ گئی کیسے جگہہ پھر پاک وو
پڑ گیا دشوار یہہ سوء المزاج
ایسے معنی کہنے سے تو جاے ڈوب
کام کرنا جو کہ ثابت ہو چکا
تو برا اسمین نہین ہے نیک بات
تم سے تو بھائی سلام علیک ہے

عورتین سب ہین تمہاری کھیتیان
آگے پیچھے کا نہین کچھ ذکر یان
جسطرف سے کھاؤ ہو مختار آپ
ہین کہان مطلب یہہ آیات حدیث
بنگیا بس ایک گروہ ہو کر جمع
ہے حدیثون مین بگڑنا غسفر یب
ہین زمانے تین پر اس سے بری
یہہ جو آئی ہے حدیثون مین خبر
ایک بھی باقی رہے مومن نہین
اسکی صورت بسکہ ہووےگی یونہین
کچھ زمین سے کافر اُٹھنے نہین
پھر چلے ایسی ہوا قرب قیام
ذرہ بھی ایک جسمین ہو ایمان کا
کافرون پر بس قیامت ہوویگی
دیکھو اب ہے تین مین یا بعد مین
دیکھو بدعت کی خرابی دین مین
ہشیر دہ عالم کرو تو دل مین غور
ہو زمین پر یا کہ ہو زیر زمین
کیا ندیگا اک تمھین کو رزق وہ
جو کرے کوئی ارادہ نیک و بد

اور یون ہی بس تم بھی ہو کھیتی زنان
کھاؤ کھیتی اپنی جون چاہو میان
پیش و پس مین اس سند سے ہے نہ پاپ
ان مرادون سے نہو دین ہم خبیث
کر لیا جو کام چاہا از طمع
تم سند لائے ہو جنکی اے حبیب
بعد ہی خیر القرون ہو ابتری
رفتہ رفتہ شر ہو غالب اسقدر
کفر ہی رہجاے بر روے زمین
روز افزون ہووے بدعت ہر کہین
گھٹتے جائینگے سدا مومن یونہین
ایک مومن کا رہے باقی نہ نام
اسکو بھی چھوڑے نہ زندہ وہ ہوا
انکی یہہ قسمت کی شامت ہوویگی
جسکی صادق ہے حدیث ہمنادین
کچھ رہے باقی نہ اس آئین مین
اپنی اپنی ہے غذا اور سبکا طور
رزق پہونچا دیتا ہے سبکا وہین
کچھ بھروسا دل مین کرکے سوچو تو
دین و دنیا سے وہ دیدے ہی صمد

قطعہ

ل نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم
حدیث صحیح مسلم ... لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض الله الله
وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها ... وفی السماء رزقکم وما توعدون

تجھے فکر فاسد ہے اپنی غذا کا
کفایت کرے ہے بھروسا خدا کا
دہن رزق پہونچے ہے جا اژدہا کا
بس اللہ ہی والی ہے بے دست و پا کا
ایسے پھر کیون پست ہمت ہوتے ہو
گرتے ہو ادنی پہ اعلی ہوتے ہو
وہ تو ہے رزاق رب العالمین
کچھ خزانے مین نہین جسکے کمین
چھوڑنا بدعت کا ہے پر کام سخت
اسکو چھوڑیگا بڑا ہی نیک بخت
کعبہ مین بدعت ہو یا نزدیک و دور
ہونے بدعت مین نہین ہرگز قصور
بلکہ بدعت ساری باتون سے ہی سخت
ڈال دیتی ہے تفرقہ ایک لخت
ہین تفرقے یا نہین اب پڑ رہے
اپنی اپنی دیکھو جانب اڑ رہے
اور تفرقہ سب برائی سے ہے بد
اسمین ہے آیت حدیثون کی سند
جس سے بدعت چھوڑی جائے چھوڑ دو
منھ کو ایسی بدبلا سے موڑ لو
پاس بھی آنے نہ دین ورنہ نبی
سخت نفرت آپکو بدعت سے تھی
نام سے بدعت کے گھبراتے تھے آپ
روح بھی اب کھاتی ہوگی پیچ و تاب
ہوگیا لِ دین کا اس مین برا
زیادتی ڈرتے تھے جس سے مصطفی
پھر ڈرے جس سے جماعت اور امام
سال چھ سو تک رہے ڈرتے تمام
اور جو اسمین فرق ہو تو دو بتا
توبہ کرلین ہم بھی اس سے برملا
لب کشائی بھی کرین اسمین نہ پھر
ہو رہے ہو ورنہ اک بدعت کے سر
کرتے ہین بدعت کو قرآن سے ثبوت
سر چڑھے ہے جن کوئی یا دیو بھوت
آیتون کو اور حدیثون کو غبی
پھیرتے ہین اپنے مطلب پر سبھی

اشعار

علم چندانکہ بیشتر خوانی
چون عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند
چارپایہ برو کتابی چند

لت لاگی چھوٹے نہین چونچ جلیہہ جان جاے
کیا میٹھا ہے آگ کا جسے چکورے کھاے

سو یہہ فرمایا بڑے ظالم یہہ ہین | سر چڑھا شیطان محشر مین اٹھین
یہہ حدیث ہیگی لکھی مشکوۃ مین | اُسکی بھی تھوڑی سی لکھدون بات مین
ہے جو یہہ دنیا بڑی شیرین ہی چیز | سبزہ زار اسکا نہایت ہی عزیز
اسمین حق نے راہ کی سبکی جُدی | مومن و کافر و مُشرک بدعتی
تا وہ دیکھے کیسے کرتے ہو عمل | آج جو بوؤ گے کاٹو گے وہ کل
دنیا ادنیٰ تھوڑے کم کو کہتے ہین | اور کمینہ پن بھی اس سے لیتے ہین
ہو خبردار اس سے دنیا سے ڈرو | عورتون سے بھی بہت ڈرتے رہو
عورتین بھی بس ہین دشمن جان کی | النساء حبل ہے شیطان کی

شعر

اہل دنیا کافران مطلق اند | روز و شب در زق زق و در بق بق اند

شعر

از مکافات عمل غافل مشو | گندم از گندم بروید جو ز جو
اسکی لذتہاے فانی ہین عجوب | طالبون کو اپنے دکھلاتی ہی خوب
اک دفعہ اپنا دکھا کر سبز باغ | طالبون کے دل مین پھر دیتی ہی داغ
دین و ایمان لے ہے بنکے دلفریب | اسطرح جسے آپکو دیتی ہے زیب
یہہ حدیث ہے ان ہی کیفیت کے بیچ | پڑ رہے ہین اُسکی جو لذت کے بیچ
اب بھی مانو بدعتی فی النار ہے | گاؤ نا فرمان چھری تیار ہے
وان نہو گا یہہ بھی جو اوڑھا عذاب | ہو جہان یا لیتنی کنت تراب
ہے سمجھنے کو تو کچھ یہہ بھی نہ کم | ورنہ بدتر ہین حدیث آیۃ زسم

سہ الدنیا حلوۃ خضرۃ
لہ من احب دنیاہ اضر بآخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ

آیتہ شریف ولا یزید الظالمین الا خسارا ولا یزید الظالمین الا تبارا

وحش کا سا حال ہے سب جاہل کا | کچھ نہیں پڑھتا بد کہنے کے سوا
لکھتے ہیں سعدی گلستان میں جو نقل | ہے یہاں سو اب بعینہ وہ اصل
جھگڑا اک عالم سے کوئی غیر دین | چپ ہوے وہ جان اُسکو بد یقین
تھا کوئی شاگرد پاس اُنکے کھڑا | بولا جانوں تھا تمھیں عالم بڑا
بس دیا تمنے نہ کچھ اوسکو جواب | اُسکو قایل کرتے از روے کتاب
بولے وہ دیتا میں کیا اوسکو جواب | اور دکھاتا کونسی اوسکو کتاب
دین میں جو کچھ ہمارے ثقہ ہے | وہ تو قرآن وحدیث وفقہ ہے
وہ پذیرا ہی نہیں کرتا اوسے | اب تو ہی بتلا کہ بتلاؤں کسے
کیا بتاتا اور اُسے اِسکے سوا | وہ اسے جانے نہ مانے ہے ذرا
کیا بڑا چھوٹا اب ہمیں دے جواب | ہو حدیث آیتہ سے جس جا روے کتاب

مورکھ کا منھ بنبی ہے نکلیں بچن بھونگ
اسکی دارو چپ ہے روگ نہ بیاپے انگ

اب سنو اے بھائیو حالِ نبی | باپ ماں سے بھی محبت زیادہ تھی
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر ساعت زمان | آپکو رہتا تھا امت کا ہی دھیان
مرتے دم تک وہ نہ بھولے واہ واہ | امت ہی امت رہے کرتے وہ آہ
اُنکی سنت چھوڑ کر بدعت کرو | منھ نہ دکھلاؤ کہیں بس جا مرو
سنلو جو کرتا کسی پر ہووے پیار | ہے خلاف اُسکا بڑا ہی سخت کار
تابع مرضی رہے اُسکا سدا | فرق اک مو بھی نہو اُسکا کہا
ہے یہہ بس اندھیر وہ کرتا ہے پیار | اور کرے ہے اُسکے کاموں سے یہہ عار
وہ تو سب خیر وصلاح اُسکی کرے | اور وہ اُسکے دشمنوں سے جا ملے

دشمنون کے کام سب آوین پسند ‌‌ ‌‌ دل کو اوسکے پہونچے گا کیسا گزند
غور سے یہہ بات سوچو تو سبھی ‌‌ ‌‌ بدعتون سے خوش ہوے ہونگے نبی
اے عزیزو اور مرے سب بھائیو ‌‌ ‌‌ اب نہ اوسکی حد سے باہر جائیو
ہین جو کچھ باندھے ہوے اوسکے حدود ‌‌ ‌‌ اک قدم اون سے نہ رکھنا تم فزود
حد سے اوسکی جو ہوا باہر کہین ‌‌ ‌‌ خیر اوسکی بس کہین ظاہر نہین

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اطلاق ہرگز کا جسپر واہ ہو ‌‌ ‌‌ پہونچنے ہی کا نہین وہ راہ کو
ہے دلون پر جو جما بدعت کا زنگ ‌‌ ‌‌ وان سپیدی کا کہان سنت کے ڈھنگ
ہو سیاہی دل سے جو بدعت کی دور ‌‌ ‌‌ جب سپیدی کا ہو سنت کے ظہور
ہے مناسب حال سعدی کا قطع ‌‌ ‌‌ ہے قطع کیا بلکہ بالکل منقطع

قطعہ

آہنے را کہ موریانہ بخورد ‌‌ ‌‌ نتوان برد ازو بصیقل زنگ
با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ‌‌ ‌‌ نرود میخ آہنی در سنگ
دو خرابی اور یہہ دقت پڑ گئین ‌‌ ‌‌ دل پہ جون نقش نگین ہین گڑ گئین
ایک تو الحق مرا ہے لکھا ‌‌ ‌‌ اور حدیث بھی لذیذ ہے کہا
کڑوی ہوتی ہے نصیحت بیگمان ‌‌ ‌‌ اور مزا ہو ہے نئی مین ہر زبان
ہم نہین کر سکتے کیا اس کام کو ‌‌ ‌‌ کیا بچھا سکتے نہین اس دام کو
جبکہ کر سکتے ہون ہم اس سے سوا ‌‌ ‌‌ اب نصیحت کے سوا کیا ہے بھلا

نصیحت کہ خالی بود از غرض
چو داروے تلخ است دفع مرض

بس خلاف آتا ہے سنت کا نظر
دور بدعت کا کرو زنگ سیاہ
پہلے سنتے تھے کبھی اسکی خبر
پالکی بھانڈون کی ابتو ہو گئی
ہو کسی ڈہب کی خوشی بیہودہ ہی
وصف تپ لرزہ کا سارا آگیا
گانون مین ہو گا بچا کوئی بشر
اب تو نوبت سب کے اوپر آگئی
جو نہ شامل ہو تو بولین باولا
سگ نگس کا انکا سارا حال ہے
فی الحقیقت ٹھیک بھیڑی چال ہی
جو نکل جا ایک کسی رستہ کو بھیڑ
اب کہو ہین آدمی یا جانور
کھاتے ہین ان بھی غذا ہین سونگھکر
آنکھون سے بھی کچھ نہین ہے سوجھتا
ایک دو لونڈے بھی ساتھ ہین ذکر مین

پایا جاتا ہے نہ جز بدعت اثر
تا ملے وہ نور کی سنت کی راہ
اب تو ہے کوچہ بکوچہ گھر بہ گھر
سنتین ہوتی ہین جزو کل مین سبھی
پیدا ہونا نام تو موجود ہے
گرمی ہو برسات جاڑا آگیا
شہرون مین ہون سنتی دو چار نر
سیاہی یہہ سبکے دلون پر چھا گئی
ناک والا نکٹون مین نکّو ہوا
لوٹو پوٹو جون کا تون فی الحال ہی
سو وہی اب انکا بس احوال ہے
لو لگا ساری وہین بھیڑون کا ڈھیر
ہے وہی بل ہم اضل جنکی خبر
نیک و بد سب پیٹ مین بھر لین بشر
مانگتے کھاتے پھرین ہین جا بجا
ذکر کے کیسے پھرین ہین فکر مین

باش ثابت در طریقہ بردباری ہمچو کوہ
ہر کہ تمکین بیش دارد بیشتر دارد شکوہ

کیا ہوا مولود کا اچھا بناؤ
کھاوین سننے والے بھی شیرینیان
ہے یہہ فرمان خدا قرآن مین

مرثیہ زالون کی صورت مانگ کھاؤ
دیوتا راضی ہو تا گھر کے کھیر کھان
کیا نہین قرآن کو پڑھتے یہہ مین

ان الذین اجرموا کانوا من الذین آمنوا یضحکون
ولقد ذرأنا لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون

چاہیے ڈرنا پڑھون کو پڑھ قرآن — پہونچے شر و خیر ذرہ ذرہ سان
شیرنی مین کیا بُرا ابتلاتے ہین — جسکو اب ہم بانٹ کر سب کھاتے ہین

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند
او خویشتن گم است کرا رہبری کند

آگ تو بھُس مین لگاتی ہے یہی — آفتین ساری اوٹھاتی ہے یہی
اب اِسی کو چھوڑ دیجے آپ جی — ہمنے جانا پھر جو کچھ ہو پاپ جی
ہے اِسی سے ساری باتون کا بناو — یہہ نہو تو جائے کھُل پھر سبکا بھاو
ہر کسیکو اسکا ہی بس عشق ہے — یہہ نہو تو سارا جلسہ فسق ہے
ہے یہی محفل کی ساری سازگار — یہہ نہو تو پھر لگین سب کرنے عار
خوبی سب محفل کی اِسکے ہاتھ ہی — یہہ لطیفہ کی عجب اک بات ہے
یہہ ہی لچی بس بڑی بدکار ہے — سارے بدکارون کی یہہ سردار ہے
اسکو محفل مین کبھی آنے ندو — شکل کو تم اسکی دکھلانے ندو
یہہ حقیقت مین ہے لونڈے گھیرنی — بلکہ سب پیر و جوان کو پھیرنی
آنا جانا اسکا بس کردو جو بند — تو بوعظ و پند ہو ذکر بلند
پر بہت سا دل کو یہہ بہکائیگی — ہر طرح سے اپنے رستہ لائیگی
کوئی الفت کی نکرنا اس سے بات — پاس بھی آوے تو دیجو مار لات
سب یون ہی تو اسکا بندوبست ہے — یہہ نہو تو سارا جلسہ پست ہے

خداوند نعمت بحق مشتغل
پراگندہ روزی پراگندہ دل

فرق کچھ تحریر مین ہے شیر و شیر — شیر کھاوے آدمی آدم کو شیر
بند کردو دوسرے دینا انعام — تا قیامت پھر جو سنلو اُسکا نام

لہ آیت شریف افلا یتدبرون القرآن
حدیث شریف لیس منا من لم یتغن بالقرآن
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پھر نہین دکھلانگے صورت مولوی
جو ٹھگارو گے کبھی گھر مین سے جا
ہین کہین اسوقت وہ باہر گئے
کیونکہ لطف اور کیفیت اب کیا ہے وان
تھی دوکانداری طمع کی وہ تو گل
اب اندھیری رات مین وان ان کی کو جان
لڑکے تو ہرگز نہ وان کا رُخ کرین
گھیر لے جا ہے طمع ہی وان اُنھین
ہوتا ہے جس جا جمع کچھ لہو و لعب
دیکھو کر کچھ تو یہہ دو چیزون بغیر
ہم بھی جانین شکل اس مستحب
کیا کتابین دین کی سب جل گئین
یا تمھین سب دھوکے اونکو پی گئے
ایک کا بھی ہو نہین دیتے جواب
گر اماموں سے ہوئی ہو بھول چوک
ہون گئے کچھ یہہ بھی لکھنا بھول جو
اس سے پہلے ہو گئے جو لوگ ہین
ناری ہون مردود ہون جھڑکے وہ جان
بدعتِ حسنہ فقط اک آڑ ہے
سو عقیدہ ایسا یہہ موہوم ہے
حسنہ بھی جو ہے تو ہے فعلِ صحاب

نام بھی لینگے نہ کیا مولود تھی
تو خدا چاہے یہی آواز آ
چپ لگا جاوینگے گویا مر گئے
جو لگاوین مولوی جا کر دوکان
وہ شمع ہی ہو گئی اُسجا پہ گُل
جا کے اب وان کیا دھرا ہے للے کون
بھوتنون کی سی سکونت سے ڈرین
نام سے نفرت نصیحت کے جنھین
پہونچے لو وان اونکو کثرت سے ثواب
دیکھو گے پھر آپ جو ہو دیگی سیر
سنت و واجب و فرض ان سب مین اب
یا کوئی طوفان آیا گل گئین
جن سے روشن ہو تمھارے جی گئے
ہے لکھا جسمین فلانی ہے کتاب
کوئی اور اب لکھتا ہو اہل سلوک
تو کتابون مین صحاح ستّے ہو
یا نہ اب جاتے ہین اس سنجوگ مین
کونسے زمرے مین ہے اونکا نشان
یہہ عقیدہ کا اک اونکے جھاڑ ہے
پڑ رہی ملکون مین جسکی دھوم ہے
پھر اوسے بدعت مین کیون بولا جناب

جو حدیثون سے ملے سنت ہین ہے ۔۔۔ اوسکو کہنا کیا غرض بدعت ہین ہے
کیا شیعون سے پائی کچھ تعلیم ہے ۔۔۔ برکت صحبت سے جو تکریم ہے

گاو ماتا جو بیل کے بچے ۔۔۔ آپ کہتے ہین خود بجود اچھے
ہم کہین تو ابھی برا مانین ۔۔۔ مت کے کچے ہین بات کے سچے

یہہ تو بھائی کام ہے سارا غلط ۔۔۔ خود غلط املا غلط انشا غلط
اسمین اب کچھ بھلی ہے جزو ہم وگمان ۔۔۔ ہے اصول دین کا کچھ بھی نشان
ہین وے کھانے کملے نیکے اصول ۔۔۔ احمقون اور نادانون مین اور جہول
ہے نہ کچھ آیت حدیث اب کارگر ۔۔۔ ڈال غلق کی ہے تسبیح پر اثر
یہہ جو فرمایا کہ سورج کی ضیا ۔۔۔ ایک سان ہر وقت ہو ہر ایک جا
پھر نبی سورج سے تو بڑھکر ہی ہین ۔۔۔ ہو گئے پتھر یون ہی پڑھکر ہی ہین
کیون تھا وہ نور نبوت کا چراغ ۔۔۔ لیکے یہہ مشعل کرو روشن دماغ
ہو اندھیرا شرک وبدعت کفر دور ۔۔۔ حق کی ہو توحید کا عالم مین نور
چاند سورج ہین بنے جس واسطے ۔۔۔ راتدن پھرتے ہین وہ اسو اسطے
ہر کسے را بہر کارے ساختند ۔۔۔ میل او اندر دلش انداختند
ہے جدا ہی فایدہ ہر چیز کا ۔۔۔ پر سمجھنے کو ہو کچھ عقل رسا
عقل کا بالکل جہان گل ہو چراغ ۔۔۔ جانے کیا سیاہی سپیدی کا وہ داغ
جس لئے آئے نبی سب کر گئے ۔۔۔ بدعتون سے کر منع پا سر گئے
راتدن کا اسمین تو بس فرق ہے ۔۔۔ مثل یہہ تو بعد غرب وشرق ہے
حق تعالے نے یہہ پہلے ہی بیان ۔۔۔ کر دیا تحمل و تشرک ایکسان
قاضی نے تھے جون ہر آئے بہت سے ۔۔۔ پر نہ وہ ہارے کہے وہ ہی گئے
سامعین زر خرچین دوزخ مول لین ۔۔۔ یہہ نہین اچھے برے کو کھول لین

آئے جنگل سے گولے بلدیے
شئے کوئی اندھا بھی جو لیتا ہے مول

ٹک ذرا دیکھا تماشا چل دیے
لے ہے کچھ اچھی بری وہ بھی ٹٹول

ضرب المثل حال ضال

دیکھو تو جو کچھ کہ کرتے ہین بھگت
عاقبت کی دونون کی بگڑے جوگت

آگ دیتے ہین لگا دینا بتا
جو جلا کر کرے ہر شئے کو فنا

قاعدے بھی اونمین دیتے ہین سکھا
ہو خدا کی اون پہ لعنت دایما

آدمی تک جلکے مرجاتے ہین وان
ہے نہ فکر اسکا بھی یارب الامان

جو کسی سے کچھ رہے گھر مین نہ نام
ڈھب لگے تو جائے جل بستی تمام

ہوئے یون یون اور ہو وقت نصف شب
یا دوپہری ہو جو مرجان جلکے سب

دیتے ہین پڑھنا بتا بھی کچھ پڑھنت
پوتھیون سے جانتے ہین جو گرنت

کیا دھری اولاد ہے وان آگت تر مین
جو لگائے ایسے اونکو لاگ ہین

دیکھو ہے یہہ کام سب سے ہی زبون
طمع دامنگیر ہے دونون کو یون

دیکھو تو اب کچھ بھی ہے خوف خدا
طمع کی خاطر یون ہی ہے سب روا

ہو کہان تک طمع کا قصہ رقم
ہمسے کیسے اونمین اک عضوہ ہے کم

کام دنیا یا نہین ہین جانتے
کیا نہین اچھا برا پہچانتے

ہین یون ہی غارتگر صبر و شکیب
کچھ بھی جانے ہین فراز و ہم نشیب

ہے یہہ کار خیر کل بدعت کا حال
جون سگ زرد ہم برادر ہے شغال

بدعتی طامع ہو یا جاہل ضرور
ہو چراغ عقل کا گل اوسکے نور

نفس کی خواہش مین ہین یہہ کام نیک
کوئی بھی ڈرتا ہے اب دونون سے ایک

ہے یون ہی اسکی طمع بھی اور ثواب
عاقبت ہو جسمین دونون کی خراب

آ گئے یا ہم مین ملکوتی صفات
ہو گئے شر نفس سے ہین پاک ذات

وقت فرحت اور خوشی مولود ہو
الٹی یہہ کیا بات غم آلود ہو

بات یہہ کس جا خدا جانے لگے
روتے روتے ضعف غش آنے لگے

اک طرح تو ہان نہین بے سود بھی
روئے ین بچہ ندے مان دودھ بھی

گر نہ نالد کودکے حلوا فروش
تا نیاید آب رحمت در بجوش

گریہ زاری جو نہ انہین بھی کرے
ایسے کھانے کب کوئی کھانیکو دیے

یہہ تو اکثر ہر کہین دیکھی ہے بات
ہو کوئی نقصان یا فکر وفات

ہر کسیکا وان تو بھر آتا ہے دل
دو بلا انکو گئین مجنون کی مل

فرح مین انکو ہی روتے دیکھا ہی
غم مین سامان خوشی بھی ہوتیا ہے

نام سے مولود کے رکھ لین وفات
تو بھی پھر مشکل پڑے گی یہہ ہی بات

ڈر غذائے خوش وخوش پوش ونقود
بے وجود ہے وان بھی افزود نمود

پڑ گئی بیچارون کی جھگڑے مین جان
ہے نہ بس نام بریت یان نہ وان

بھوکا بھی تو اب مرا جاتا نہین
لاؤ او بیٹھے ہی کرین کچھ کام دین

کام نیکی سے تو کچھ چلتا نہین
بھوکا مر جانا نہین آیا کہین

منت آئی ہے صحیح ہر حال مین
پھانسو اب ذکر نبی کے جال مین

توان بحلق فرو بردن استخوان درشت
ولے شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف

بھیج مائی کھکے سب لیتے ہین مانگ
باپ کی جورو کہے تو کیا ہو سانگ

ہاتھ کیا بدعت مین آوے نیاب بات
باقی بھی حسنات کی ہوا اب بات

ہو حدیث آیت سوا جسکا کلام
مارو پتھر سے گئے کہہ یون امام

سب حظوظِ نفس لذتہا لیے　　ہوگئے بس پاک گنگا نہا لئے
رسمین خوش آتی ہین سب کفارکی　　بہت ریجھونگی تو پتھر مارونگی
فتوے آتے ہین جو مکی مدینین　　ایک خالی لکھنے بدعت سے نہین
یہہ زمانہ کی عجب تاثیر ہے　　فتوے مکہ والون کا تحریر ہے
سنیون کو بدعتی تعزیر دین　　منع کرنے سے جو بدعت کے کرین
کرم سرگین خوار کے آگے نہین　　لذتِ حلوا و قند و انگبین
کوئی رشکوے کو جو چھوٹون کے گئے　　تو بزرگ اونکے تھے گری پر کھڑے
یہہ تماشا بھی نہ دیکھا تھا کہین　　چور ڈانڈے کوتوالون کے تئین
لگاکے نیاریا زر کی دوکان بیٹھا ہے　　جو ہنڈی والا ہے وہ خاک چھان بیٹھا ہے
بہت کے یہہ بھی دلون مین گمان بیٹھا ہے　　زمین پھرتی ہے اور آسمان بیٹھا ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی اک تماشا ہی
جدھر کو دیکھو اودھر اک نیا تماشا ہی

سب جہان مین ہوگی بدعت ایک رنگ　　ہے حدیثون مین جہان سب ایک ڈھنگ
ذکر ہے جس جا فزون بدعت کا ہے　　اور بیان کم ہونیکے سنت کا ہے
بلکہ سنت پر چلے جو از کتاب　　سو شہیدون کا ملے اسکو ثواب
اسلئے ہو سنیون پر وقت تنگ　　دینگے ایذا بدعتی کر کرکے جنگ
ہووے کثرت بدرویہ بدچلن　　رات دن کا یہہ بھی ہو رنج و محن
جاوے گی دنیا سے اوٹھ شرم و حیا　　ہو نہ کچھ پاسِ ادب مان باپ کا
صاف ہے کل بدعتی دوزخ کو جان　　یان نہین اچھے برے کا کچھ بیان
لفظ ہو حسنہ سیہ جو در خبر　　تو کرو پیش اسکو بیخوف و خطر
ساری اسکو مان لے اُمّت نبی　　پھر نہ کوئی کہہ سکے کچھ بھی کبھی

ہے صحابہ کی تو نسبت یہ کلام | اونکا ہے حق نہ مقرر ہے جو کام
ایسی تو اب مت کرو باتین فضول | بس نہ کوئی بھی کرے جنکو قبول
یہہ نہ دعوی تو اماموں نے کیا | خیر سے درجہ ہے جنکا تیسرا
انھین وقتون سے امان مانگتے تھے گرگ | چاہئے ڈرتے رہین اس سے بزرگ
ڈرتے آئے سُن خبر جسکی درند | ہین وہی ایجاد نفسانی پسند
محفلون والون کا درجہ بھی کہین | کونسے درجون مین جنت کے رہین
یا تمھین کو ہو گیا اک خبط ہے | کیا نہین حضرت سے اونکو ربط ہے
چھوڑے ہین کیا سنت و واجب و فرض | ہان تمھارا اسا نہین لیکن ہے مرض

پیمبر کسے را شفاعت گرست
کہ بر جادۂ شرع پیغمبرست

حق سے کیون گھبراتے ہین جانے خدا | حق کی باتون مین نہین آتا مزا
کچھ نہ کچھ تو اسمین دو نا حق بتا | ہمکو بھی کچھ صبر ہو بہر خدا
جلسے ہین یہہ سب نبی کا ساختہ | محفلین اصحابون کا پرداختہ
شیرنی حلوے مٹھائی خوش طعام | ڈھیر لگوا دیتے تھے بس تا امام
تمنے کھلوائین اونھین شیرینیان | کیونکہ روح تو آہی جاتی تھی وہان
تمکو ڈھونڈھینگے نبی وان دور دور | ہونگے متلاشی صحابہ بھی ضرور
دیکھوگے جیسی یہہ وان کام آویگی | جو اوٹھائی بھی نہ تمسے جاویگی
شیرنی کے دانہ دانہ پر مُہر | وان لگی ہوگی جو پکڑی تھی نذر
دانۂ گندم ہر اُسکا دانہ ہو | بہشت آدم کی طرح چھپتا نا ہو
اسمین اُسمین فرق پر ہوگا بڑا | یہہ خطا لا یغفر و ان یشر کا
شرک سے خالی نہین اسکا بھی حال | ہین چڑھادیے منتین بے قیل و قال

اب تو جسکا جو کوئی اٹکے ہے کام — روح آجاتی ہے کرنے انتظام
جوت تبی کرکے جا بیٹھو کہین — ہندوؤن کے دیوتا آ جا وہین
پیش آوے اور نہ اسکے بول ہو — اور جمع متبرکون کا غول ہو
انکے اُنکے حال کی صورت سے ایک — یہہ بھی اچھا جانتے ہین اور وہ بھی نیک
اب جو یہہ مانا چڑھاوا آتا ہے — ہر کوئی خوش ہوکے اسکو کھاتا ہے
پاٹ پوجا سب یہہ بھوجن کھان ہے — بھوک سے آنند ہر عنوان ہے
گندگی تک آدمی کھا از طمع — ناج گوبر سے نکالین کر جمع
اب کہو کیا کھائینگے اسکے سوا — گندگی سے بس کچھ باقی رہا
اور بزرگون کا کیا بتلاتے ہین — ملتے ہرگز نہین اور کھلاتے ہین
اور نہین بس مانتے ہرگز کہا — عقلی اور نقلی مثالین دین بتا
اب نہین اسکو ہی بس جو کھائین یہہ — تو نہ کھانے کو ملے مرجائین یہہ

اشعار

پیرمردی لطیف در بغداد — دخترک را بکفش دوزی داد
مردک سنگدل چنان بگزید — لب دخترکہ خون ازو بچکید
بامدادان پدر چنان دیدش — پیش داماد رفت و پرسیدش
کای فرومایہ اینچہ دندانست — چند خائی لبش نہ انبان است
بمزاحت نگفتم این گفتار — ہزل بگذار و حظ ازو بردار

یہہ جو باموسوم ہے رسم و رواج — چار مذہب سے ہے یہہ کسکا خراج
احمد حنبل اور خلیفہ شافعی — مالکی چوتھے سے ہے کسکی سعی
قید اسکی تو یہی ایجان ہے — پانون باہر جا نہ اس میدان سے

قید خانہ کو ہی یا توڑین ہین آپ
پڑتا ہے ساری عملداری مین فرق
اب جو کہیے عقل سے یہہ بات سوچ
عورتون سے یعنی صحبت جو کرین
کیا ضرورت غسل کی اب پڑ گئی
اک ذرا عضوہ ہوا ناپاک تھا
اور نہ نہاوین کر کے بس بول و براز
ایک مخرج ہے منی پیشاب کا
اور وضو مین گر کوئی کہنے لگے
پاک منھ کو سر سے دھو گردن تلک
تو نظر آتا نہین اسمین برا
اب جو کوئی روک دے اس سے انھیں
ساری خلقت مین مچاوین شور و غل
یہہ سمجھنے کے نہین اسمین کبھی
قید ہین وہ ہو لکھا جو کام ہے
کسکو کہتے ہین حرام اسکو بھی جان
کوئی روکی جا نجاست کے سبب
بیش و کم اسمین کرے جو بات ہے
آپ کے مولود کا یون ہے ظہور
چمکا پیشانی پہ آکے انکے یون
زن وہان اک کاہنہ تھی ذی شعور

[illegible]

قیدیون کو سارے ہی چھوڑین ہین آپ
ہے بگڑتا ملک سارا غرب و شرق
تو کہو گے یا نہین حرکات پوچ
دھو لین دونون عضوے جو ناپاک ہین
گندگی کیا سب بدن پر چڑھ گئی
دھووین سارا جسم ہے یہہ بات کیا
جو کہین ناپاک ہین اس سے دراز
اس سے نہاو اس سے نہ نہا یہہ بات کیا
ہاتھ دھونا مونڈھون تک بس خوب ہے
تو صفائی خوب ہو لاریب و شک
کچھ صفائی کے سبب سے برملا
تو وضو کرنے نہین دیتے کہین
متفق ہو جان ابھی بس اسمین کل
ہم مقید ہین شریعت کے سبھی
اور حرام اسکے سوا کا نام ہے
روک دینا ہے کسی شے کا یہہ مان
کوئی روکی جا شرافت کے سبب
تو وہ سو بد ذاتون کا بدذات ہے
پشت عبد اللہ مین آیا وہ نور
صبح صادق کا ستارہ چمکے جون
دیکھ پیشانی پہ سمجھی انکے نور

صاف وہ نورِ نبوت پا گئی
نور یہہ اُن سے کسی ڈھب سے وہ لے
لے چلین تشریف گھر میرے ذرا
کاہنہ سے بولے گھر تو اپنے چل
گھر گئے بس اپنے عبداللہ جبھی
منتظر بیٹھی تھی جو وان کاہنہ
ہو کے اپنے گھر گئے اوس زن کے گھر
نور وہ باقی نہ پیشانی پہ تھا
کاہنہ بولی کہ تم اب جاؤ جی
تھا ہوا قبل ولادت ایسا عمل
ہونے سے پہلے گئے مر باپ بھی
پالنے والی حلیمہ دائی تھی
از یتیمی سب عرب کی دائیان
یہہ نہ جانا کوئی ہے دُرِّ یتیم
تھے ہوئے ختنہ بُریدہ ناف تھے
تھین چرائین کچھ دنون پھر بکریان
دودھ دیتی بکریان تھین اسقدر
پھر کیا جبریل نے شق الصدر
وقت پہونچا جب نبوت کا قریب
خواب مین تھی چشمِ دل بیدار تھا
نکلی اک زنجیرِ پشتِ پاک سے

طمع بس دل پر یہہ اُسکے چھا گئی
بولی کچھ تمسے مجھے اک کام ہے
تمسے کچھ کہنا مجھے ہے مدعا
مین ترے پیچھے ہون آ تا بے خلل
جسکی قسمت تھی مِلا نورِ نبی
دل مین تھی اوس نور کی بس چاہنا
سامنے ہوتے ہی اوسنے کی نظر
بولے مین آیا تو کہہ کہتی ہے کیا
غرض جو میری تھی وہ جاتی رہی
سرنگون بُت خود بخود ہوتے تھے کُل
بس ہوئے پیدا یتیم ہی آپ بھی
جسنے گھر بیٹھے یہہ دولت پائی تھی
باعثِ کم فیض تھین چھوڑ آئیان
فخرِ دو عالم ہے کوثر کا قسیم
غِل و غشِ تشنگی سے پاک و صاف تھے
اور یہہ برکت بکریون مین تھی عیان
بس بھرا رہتا حلیمہ کا تھا گھر
نورِ رحمت کا بھرا پھر سر بسر
آپ نے دیکھا تھا اک خوابِ عجیب
دیکھتے کیا ہین یہ تقدیرِ خدا
کہکشان باہر ہوجون افلاک سے

آب وتاب ایسی تھی اُس زنجیر مین / جسکا وصف آتا نہین تحریر مین
نور سے گویا سراسر تھی بنی / ہو خجل جسکے مقابل چاندنی
جس سے روشن ہو رہا تھا غرب وشرق / کل نظر آتے جہان کے تھا نہ فرق
دو ہین کس اُس نور کے سایہ تلے / خوبصورت شکل کے اچھے بھلے
روشنی نورِ نبوت کی وہ تھی / آسمان سے تھی زمین تک چھا رہی
شخص دو والا نسب حسن وحسین / سلسلہ جاری نبی کے نورِ عین
جسکا ابتک شہرۂ آفاق نور / ہو رہا ہے قاف سے تا قاف نور
وصف اُنکے کیا کرے کوئی رقم / ہو گئی روز ازل عاجز قلم
جسکے پیرو سنتی پاوین بہشت / بدعتی ضالین جان دوزخ کو زشت
سب لکھے جان آپکے اوصاف جو / تو کفایت عمر سب اونکو نہو
جد امجد مطلب اور ہاشم مناف / یاد رکھنا فرض جو لکھتے ہین صاف
چار پیڑھی تک تو ہے یہہ فرض عام / جانے ہین اور حضرت آدم تک تمام
دیکھو اب اسکی بنا طرزون کا حال / جسکا مجہول النسب کا سا ہے حال
یا کہ ہے تحریر نقالون کی جون / ولدنا معلوم اک کوڑی نہ دون
حکم جسمین ہو کھلا وہ اصل ہے / ورنہ بدتاویل قصہ نقل ہے
بولو کیوجہ ذکر عالی ہین شتاب / ویسے ہی دو طور وطرزون مین جواب
بولو طرزین کسکی یہہ ایجاد ہین / بیدھڑک کہدو کہ کون استاد ہین
اب بتاؤ اسکا کچھ حسب ونسب / کون ان اطوار کا ہے مرتکب
نے کہ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر / ذکر عالی کو ہی لاؤ ہیر پھیر
ذکر عالی تو یہہ دو عالم مین ہے / طرز دیکھو کس کتاب اعظم مین ہے
ذکر خوان کے واسطے کیا نقد ہو / جسمین تلچین حال حاصل وجد ہو

اسکے لکھنے پڑھنے مین کیا چاہیے — قند حلوا شیرنی بتلائیے

یون رہون بیٹھا ہوا مین پر کھلا
کاشکے ہوتا قفس کا در کھلا

جتنے ہین مذکورہ بالا نیک پے — مرتکب ان سب سے کوئی ایک ہے
ایک سے ہی دو بتا یہہ طرز و طور — تو سند کافی ہے ورنہ ہو ستور
بیل بھی مانے ہے مالک کا کہا — پر وہ کیا مانے کہ جو ہو رہ بلا
جیسے بہکائے کوئی بس بہک جان — آگ کا سا بنکے شعلہ دہک جان
جو کوئی بتلائے اُنکو راہ نیک — تو بدی کرنے لگین ہو واہ ایک
اور نہ سمجھین راہِ توحیدِ خدا — اتباع سنت محمد مصطفےٰ
اور نہین یہہ جانتے ہین حال کی — ہے نہ گنجایش شرع مین بال کی
اب کوئی کہدے پڑھا یا مولوی — لکھدون مین فتوے جو جی چاہے وہی
بن کتابون اور حدیثون کے سند — تو لیا جاگا نہ ہرگز تا ابد
ہین وہی اوپر بجا ہد اُمتی — سُنّی پیرو اُنکے باقی بدعتی
پوچھین اتنا بھی نہ ہین یہہ بدعتی — اپنے پیرانِ مغان سے اُمتی
تمسے اُنکو ضد ہے یا حضرت سے ہے — مانع تو انمین نہ یک سنت سے ہے
یا نہین کچھ اسمین آتا اُن سے کام — جو نہین پیتے یہہ اس عشرت کا جام
اِک طرف یا آگیا حصہ مین ہے — سچ کہو کیا بات اس قصہ مین ہے
پوچھنے مین اتنا ہی کھل جاے سب — ہے غضب یہہ بھی نہین ملتے ہین لب
اسمین ہی کھل جاے بس سارا فریب — جھوٹ کو باتون سے جو دیتا ہو زیب
چاہئے تحقیق مین کچھ دیکھ بھال — دین ہے کرتے رہین کچھ تو سوال
چونکہ اب نفسانیت سے بڑھ گئی — رہگیا ثابت قدم ہے اب کوئی

اے بسا ابلیس آدم روے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

اور یہہ ہے نفسانیت بھی دو طرح
سو کرے دیتا ہون اُسکی بھی شرح

ایک تو ضد جانبِ شیطان سے
دوسرے طمع نفع نقصان سے

سو اِسے بس دیدیا ہے اختیار
سب نفع نقصان کا شیطان کو یار

کہدیا جو چاہے تو شیطان کر
کیا ہی دھوکھا نفع نقصان کر

لیک جو بندے مرے ہین اے لعین
وہ ترے دھوکے مین آنیکے نہین

اب تمھین بھی دھیان ہو اسکا فرد
گرندے مردو دیہہ مردو دبود

پکڑو اُسکو جو کہے تمسے رسول
اِس سوا حکمِ خدا کا ہے عدول

ڈاڑھون دانتون سے جو فرمادے نبی
ہاتھون سے کبھی وہ نہین چھوٹے کبھی

ہم تو ہین مامور بس امر و نہی
بے سند کامل نہ کیجو کچھ کبھی

دخل اپنی رلے کو مت دیجیو
جو کہا حضرت کا کہنا کیجیو

دخل اپنی رلے کو جسنے دیا
وہ نکل حضرت کی امت سے گیا

ہو کھلا مضمون آیات وحدیث
جان لینا ماسوا اسکے خبیث

آگیا بھائی زمانہ اب وہی
جسکی حضرت نے خبر پہلے سے دی

جون قران پڑہاے طایر پر لکھا
ایسے ہوجاوینگے عالم برلا

اور وہ کھاتا ہے ہمیشہ گندگی
دیکھلو فرمان حضرت ہے یہی

اُس زمانہ کے وہ سب تھے اولین
اِن سے تھے بس بہتر اور افضل کہین

ہوگیا اون تک ہے جو دار و مدار
بے سند اُن تک کے پہونچے سب ہے خوار

ہے ذلیل اور خوار اور بیکار بس
کرنے والا اونکا ناہنجار بس

پرلے درجہ کا ہے بد وہ بدعتی
ہے حدیثون کی سند سے دوزخی

حلوا کھانے کے لئے منھ چاہیے
خوب رکھتا ہو کتابون سے خبر
جو سوال اوس سے کوئی آ کر کرے
یہہ نہین کرنے لگے ٹین مین ہین
پھڑ پھڑانے غل مچانے کے سوا
شتر مرغ کی طرح اسکو کیا ہے ڈر
لاکھ مین بھی وہ نہ گھبراوے کبھی
جوہرِ ذاتی خداداد اُسکے ہین
دین مین جو ہے حدیث آیات سے
دین مین اِن دونون باتونکے سوا
جون وہی حالِ عدالت اہل کار
بعضے ہین مشہور ایسے مولوی
کام جو دیکھو تو از حد بدترین
دیکھو تو اُنکے ذرا اب کام حق
پاس بھی اُنکے نہ لیجاوے خدا
حق ہمارا کہتے ہین دیو لیے
وہ تو ہے اہلِ غرض اور مستمند
حق مین ناحق دیکھو تو کرتے ہین کیا
حق تو دیکھو اِنکا ہے تنخواہ واہ
پھنس گیا ہے انکے آ کر دام مین
اب نہین دیتا جو ناحق اونکا حق

یون میان مٹھو کوئی بنجائیے
از حدیث آیات از حد معتبر
تو بتا اُسکو بموجب شرع دے
جو کہ ٹڑے آنکر بلّی کہین
بن پڑے کچھ بھی نہ ہرگز مطلقا
جسکو قوت ہے حدیث آیات پر
مار ڈالے جان سے بھی جو کوئی
سب جہان مین بلکہ سب اُس سے ڈرین
ورنہ سب واہی تباہی بات ہے
کام آویگا نہ کچھ روزِ جزا
دیکھتے جو ہین بڑے ذی اعتبار
اور مقطع شکل و صورت مین سبھی
ایسا ظالم اور بھی ہوگا کہین
ظلم و رشوت کا رکھا ہے نام حق
منھ کبھی اونکا نہ دکھلاوے خدا
پاس سے ورنہ ہمارے جائیے
یہہ کرین ہین حق مین اُسکا کام بند
نام حق ہے ظلم ناحق کا رکھا
جو ملے سرکار سے ہے ماہ بماہ
کیسے ہو عقدہ کشائی کام مین
تو کہین کرتا ہے کیون یہہ زق بق

اس سے حق ناحق اُنھین دیتے مجھے
کالا منھ ہو کام اپنا کیجیے

لاکھ اونکو اب جو سمجھاوے کوئی
تو نہ اس حق کو کہین ناحق کبھی

اس حق ناحق کی سبکو تانگ ہے
دیکھو حق ناحق کا کیسا سانگ ہے

ہین گئے پکڑے بھی اسمین بعض بعض
ہے نہ حق گوئی سے جب بھی اعتراض

پائی ہے بہتون نے سزا رشوت مین ہے
کہنا ہی حق پڑ گیا عادت مین ہے

پھر کہو اب کیا ہوا اسکا مآل
کچھ بھی سوچے جو کوئی ہے حسب حال

حق ہی جاوینگے کہے سارے فریق
بحر استحقاق مین ہین جو غریق

چھاتی پہ گر پہاڑ ہو وہ بھی تو ٹل سکے
مشکل ہے دل کی بیٹھی ہوئی پر نکل سکے

دین مین اب پڑ گیا بالکل خلل
ہو گیا آخر زمانہ رد بدل

بس عجایب اسمین ہین کچھ داو پیچ
فکر دنیا اسکے آگے سب ہین ہیچ

ہم تو ہین بس تابعِ سنت نبی
اور یون ہی اصحابون کے اُنکے سبھی

جسکا ملکر ہو گیا سنت ہے نام
اور یہہ ہی سنت جماعت ہین تمام

ہے کہو سنت جماعت اور کیا
ہو کوئی کچھ اور دو وہ بھی بتا

اس سوا ہے کیا جماعت آپکی
جسکے اندر ہو نہ صورت پاپ کی

یان ہو یا کعبہ مدینہ مین ہو یا
محفلین جسپر ہین با ناز و ادا

اوس جماعت کا ہمین بھی دو نشان
اوس جماعت کے مرید ہم بھی ہون ہان

خاص پہلے گھر کو اپنے دیکھ لو
پھر ادھر اودھر کی کرنا جستجو

بغل مین لڑکا ڈھنڈورا شہر مین
ہو کس آفت کس بلا کس قہر مین

سنتی بنتے ہو یا اب بدعتی
کیا بُری اچھی پُرانی کیا نئی

از امامان یا صحابہ تا نبی
دانہ بھی اک شیرنی بانٹا کبھی

عود عنبر کی کبھی تبخیر کی
ہے ٹھکانا ایسے تو کیا مال کا
ہو سنا دیکھا نہ جو اُنکا کیا
پر چھٹی جاتی ہین لذتہاے نفس
سارے پتھر تو یہی ہین بس پڑے
اب سنو اک ہے تماشا اور بھی
عورتون مین بھی یہہ جا کرتے ہین کید
کرتے آے جنکا ہین اکثر لحاظ
عورتین سنتی رہین کچھہ تو خموش
پھر انگوٹھی چھلّے پتّے بالیان
ڈالتے دباتے ہین اُنکو جیب مین
ہو رہا ہے ذکر مخفی سب بیان
نام سے جسکے زبان لکنت کرے
پورکی منت ہو رہی ہے مانگ کی
اب کہو یہہ ہی شریعت کا ہے کام
شوہرونکی اونکو ہے تعلیم بس
لوٹنے کو اونکے جایز ہو گیا

شیرنی حلوا کبھی یا کھیر کی
دان نہین لگتا پتہ بھی دال کا
آتا اُن باتون سے ہے حرف خطا
چھوڑ دے انکو تو پھر کیا کھلے نفس
ہین انھین باتون سے سب اسیر اڑے
ہے ہنسی کی بات اور ہے غور بھی
اور دلون کو اونکے بھی کرتے ہین صید
اُنمین بھی کرنے لگے اب اسکا وعظ
آگیا پھر سنتے سنتے لحن جوش
آنے حضرت کو لگین اب ڈالیان
کچھہ نہین ہے فکر اس آسیب مین
عیب جانے ہے جسے سارا جہان
وہ ادا کون اُن سوا سنت کرے
ہو رہی تعریف ہے بس سانگ کی
ہون یہی باتین بجلسہ خاص و عام
اُنکی ہی تعظیم اور تکریم بس
عورتون مین وعظ اُسکا جابجا

دوہا

کور کی سنگت مین کیسا ہی سور ہو ایکبار رن مین سے بھاگے پر بھاگے
تریا کی سنگت مین کیسا ہی جتی ہو ایکبار کام دیو جاگے پر جلگے

اور سوائے محرمان و محرمات
سب حرام ہے ہو غرض کیسی ہی بات

غیر محرم مشتہا تو نکو تمام
ہے منع کرنا کرانا بھی سلام

بات جو ہے فکر سے خالی نہین
ہے تماشا ذکر سے خالی نہین

ایسی طرزون سے ہوا بھی ہے بُری
جو بچئے مرتا دوا بھی ہے بُری

پیر جی نے لیکے کچھ لکھدی نوشت
اب پڑے مُردہ کہین دوزخ بہشت

لکھدیا میرا اسلام ہووے علیک
اے اخی جبریل یہہ بندہ ہے نیک

ساتھ مین وہ رکھدیا مردہ کے خط
لے لیا اون سے ملابس جس نمط

دام بدعت کے ہے یہہ پھندون کا جال
پھنسنے والے مکر کے بندون کا حال

ہین حدیثین جو کہ بدعت مین صحیح
دوزخی ہونے کی از حکم صریح

کیا نہین کچھ اونکے اوپر دھیان ہے
اسلئے یہہ موجب نقصان کہے

تو یہہ بھائی دین رخصت ہو چلا
اور عذاب جاودان اسمین لا

پڑھنے والون کو نگر ہین فایدے
دیکھو دینار ایکہزار اونکو ملے

لائے ہین ایک اور یہہ حجت قوی
اسلئے کرتے ہین اسکی پیروی

جمعہ مین خوشبو لگانا سنت ہے
پہنے کپڑے و نہانا سنت ہے

پھر کرین کچھ ہم جو اسمین امتیاز
تو بُرا کیا ہے رہین جو اس سے باز

سنتے ہو دانشوران ہوشمند
ایک ہے کرنا نکرنا تمکو پند

عقل ہی تم مین نہین اور جب تمیز
سنت و بدعت کو جانو ایک چیز

اب بھلا ہم اسمین تمسے کیا کہین
رہروی اور کجروی جب ایک ہین

قلم ہے سرنگون اور مجکو آتی ہی ہنسی یارو
کہ نمرود آسمان پر ساتھ حق کے لڑنے جاتا ہی

عقل جو ہوتی تو کیا کرتا یہہ بات
آسمان پر جاتا لڑنے حق کے ساتھ

ہے یو ہین بس سارا ٹوٹا عقل کا
کر رہا ہر یک ہے کھوٹا عقل کا

دیکھو سنت جیسے اُسکو کہتے ہو
ایسے ہی سنت کہو اب اِسکو بھی
مستحب جو ہے تو پھر کیا عیب ہے
گر نہین ہے مستحب حسنات ہے
لاؤ اب حسنات ہی کی کچھ دلیل
جزو کل حسنات کا بھی لاکلام
سو نہین لگتا اب اِسکا کچھ پتا
ہین دلیلین بہت سی حسنات مین
فرض و واجب ہین جو بر اہل نصاب
جسطرح ہے حج بیت اللہ کا
ہے یون ہی قربانی اور صدقہ فطر
اندھا لنگڑا ہو مسافر یا غلام
یا نہو جس جا پہ حاکم شرع کا
خوف جان جس جگہہ ہو امر و نہی
اب کرے کوئی اگر اِن بات سے
اب بتاؤ اِسکا کچھ ہونا حسن
جس جگہہ کچھ فایدہ اور ہو ہو
ہے ثبوت اِسکا تو قرآن مین لکھا
جب نبی کے روبرو ہی یہہ ہوا
کیونکہ گذرے سال تیرہ سو اُنھین
اب نو جو کچھ ہو سو تھوڑا بھائی ہی

اسکے بھی کہنے سے کیون چپ رہتے ہو
گر نہو سنت کہو جو ہو وہی
مستحب تو اچھا ہی لاریب ہے
اِسکی نیکی مین نہین کچھ بات ہے
ورنہ ناحق مین ہتو ہو کیون ذلیل
ہے دلیلون شرعیہ سے بس تمام
کیا ہے اِسکی غرض اور مطلب ہے کیا
تھوڑی سہی اونکی بھی لکھدون باتین
معاف اُنسے ہین مساکین بے حساب
جسکو ہو مقدور زادِ راہ کا
اور جماعت جمعہ مومن مرد پر
یا کوئی بیمار ہو ہین معاف عام
جو شریعت کے بموجب دے سزا
روزہ کا رکھتا سفر مین یہہ سبھی
تو وہ بیشک کام ہین حسنات سے
ہین تکلف یہہ جو ڈھگ کھانیکے فن
فرض و واجب کا نہ کیون وان ہو
دیکھ لیجے وتر کو کے قایما
اب تو ہونا بہت ہو اُس سے سوا
اور نہ قایم ہین شریعت کی حدین
جو ہے بدعت سے کمائی پائی ہے

دیکھا سنت مین نہ اک دانہ کبھی	شیرنی اور لطف کا کھانا کبھی

اے امانت بر تو لعنت از تو رنجے یافتم
وے خیانت بر تو رحمت از تو گنجے یافتم

سو برس بھی جو کرے شکوہ کوئی	اہل بدعت سے نہو پورا کبھی
یہہ جو فرمایا حدیثون مین ہے بس	تھوڑے رہجانگے مری امت مین کس
کُل ہے بدعت اسکی کچھ باقی ہے پوچ	فرض وواجب کر گئی سنت تو کوچ

کی اوسکی لاغری نے فربہی گم
نکل ہاتھی گیا اور رہ گئی دُم

ابتو بھائی سب شتر ہین بے مہار	ہین چھٹے پھرتے نہ اوپر ہے سوار
اسمین کوئی ذات سے جو ہو اصیل	تو نہ بگڑے دیکھ یہہ اِن سبکی ڈھیل
ایسا پر بہتون مین ہوتا ہے کوئی	ہے وہی بس حسب حال ابیہ ہو رہی
اور اطاعت نفس پر سبکے ہے شاق	کوئی ہو چھوٹا بڑا بالاتفاق
سو کرین اب ہم کہان تک وعظ و پند	کب رکے پانی کہ جو جا ٹوٹ بند
ہان نئے سر سے اوہی سامان ہو	تو بندھا پاوے وہ جب آمان ہو
سو کہان طاقت ہے ہم مین اسقدر	پھر نئے سر سے جو باندھین اسکا در
ہے تمہارا ہی یہہ کہنا راست گر	تو ہے جاتا دور تک اسکا اثر
پہلے تو صدیق اکبر یار تھے	دوست سچے اور بڑے غمخوار تھے
دوسرے حضرت عمر کے سے تھی یار	آگے ہی جاتے تھے کرنے جان نثار
تیسرے تھے حضرت عثمان غنی	کچھ نکرتے مال وزر سے تھے کمی
چوتھے وہ حضرت علی حیدر لقب	توڑنے والے درِ خیبر نصیب
پھر صحابہ کلہم اور اجمعین	سبکے اوپر بس تھا ایسا ہی یقین

بعد اونکے پھر ہوئے سارے امام
کیونکہ گذرے تھے یہہ سب بعد نبی
سوچتے تھے پہلے وہ انجام کو
تھے جو عقل و ہوش اونکے سب صحیح
کرتے اوسکو جسکا ہو انجام خیر
اوسکی پھر ہو ویگی ہمسے ہی پکڑ
ہوتا آیا جیسے علم و فضل و کم
بھائی اب باقی رہے یہہ بھی ولی
غوث الاعظم جیسے یکتائے زمان
پھر غزالی کیسے یہہ مصدوق ہین
ہین لکھی جنکی کتابین چارسو
پھر محی الدین ہین کیسے ولی
پھر نصیر الدین کو بھی جان لو
پھر سنا ہوگا کہ مولانائے روم
سعدی شیرازی کو ہوگے جانتے
پھر معین الدین چشتی ہو سنا
دیکھو پھر شبلی سے باصدق و صفا
دیکھو پھر کر غور بسطامی کا حال
سہروردی میر خسرو کے بھی نام
تھے نظام الدین کیسے اولیا
تھے عبادت کو جو قاضی کی گئے

وہ بھی تھے سردار امت کے تمام
ہر ولی نے ان کی ہی تقلید کی
پھر شروع کرتے تھے پیچھے کام کو
دور تک تھے سوچتے حسن و قبیح
لیتے تھے کر خوب دلمین پہلے سیر
بڑھتے بڑھتے جاوے جو امت بگڑ
ویسے ہی بس ہوتی آئی عقل کم
کچھ تو لکھدون نام مین اب انکے بھی
خوب جانے ہے انھین سارا جہان
معرفت یزدانی کے مسبوق ہین
وہ بھی تو کچھ لکھتے ان اطوار کو
اور بدیع الدین کو جانین سبھی
عنصری کو بھی یون ہی پہچان لو
جو عرب کے ملک مین ہے مرز بوم
ملکون مین ہین قول جنکے مانتے
ہین نظامی اور جامی بھی بھلا
سعدی نے بھی جو گلستان مین لکھا
ہین یون ہی معروف کرخی حسب حال
اولیاؤن مین اونھین جانین ہین عام
جنکو قاضی نے تھا بس اٹھا دیا
گانا کچھ قوالون سے بھی سنتے تھے

بولے قاضی مرتے دم آنے ندو
بدعتی کی شکل مین دیکھون نہ جو

سنکے بس یہہ بات یون بولے ولی
توبہ کر بدعت سے آیا بدعتی

سن یہہ قاضی نے دیا پگڑی کو پھینک
اور کہا یہہ ہے بہت ہی مرد نیک

دو پچھا اب اسکے یہہ پانون تلے
جو یہان تک اسپہ یہہ رستہ چلے

دیکھو تھا انکو یہان تک ناپسند
واہیات ایسی کرین اب ہم پسند

دیکھو تو قاضی کا کہنا مان کر
چھوڑ دی آخر کو بدعت جانکر

اور کہا الفاظ توبہ برملا
بدعتی بھی آپکو اسدم کہا

سوچو توبہ ہوتی ہے کس بات سے
جو بری بدجانی جاوے ذات سے

ہین لکھے اب جسقدر یہہ نام جو
اب کہو ان سب سے پیرو کسکے ہو

تھا ہر اک انمین سے بس دُرِّ یتیم
رہروان حق صراط مستقیم

تھا کیا کچھ اس سے ان سب نے بھی کام
بنگئے یا تم اب ان سبکے امام

کرنا انکا انسے بھی ثابت کرو
ورنہ اب ہوتی ہین پیدا بات دو

یا تو ہین بد آپکے سب طرز و طور
یا برا انکو کہو کر دل مین غور

یا تو سب ٹھیرین بری ہین یان سے وان
یا نہین باقی رہا تم مین ایمان

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور چیز
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

فتوؤن کی دیکھو جو خوبی بیان
سونے مین ہوتی ہین جون بدخوابیان

ہین فلک پر اور کہین زیر زمین
ہے عیان مضمون فتوون سے یوہین

ہین کبھی لکھتے نہین ہمکو خبر
کیا سلف نے ہے کیا اسمین مگر

کام مستحسن ہین جو ہین اسمین کام
شک نہین ہے نیک ہونے مین تمام

واہ رے حسنات بے اصل و ثبات
کچھ بھی جسمین کر نہین سکتے ہین بات

فتوے اک لکھتے ہین عالم دین پناہ
پڑھنے سے پھر جاتی ہے جسکی نگاہ

ناچنے گانے مین لکھتے ہین عجیب
کام یہہ کچھ ہو برائی سے قریب

اب تو کامل دین پورا ہو گیا
ہو گئے راضی خدا اور مصطفےٰ

ہو گیا بس اب تو پانی سر سے تیر
ناچ سجدون تک گئے جیسے دلیر

جنکو کفر و شرک سب عالم لکھین
یہہ تو ہم مین خفیف اُسکو کرین

خون کا پیاسا ہے چھوڑے خونتی
خوش و خورم ہو گیا ہو ابتو جی

ہو چلا خنجر بیداد کا بسمل ٹھنڈا
بس ہوا اب تو کلیجا ترا قاتل ٹھنڈا

ابر سے برسے ہین قطرے ایکسان
ہے جُدی تاثیر ہر جا پر عیان

بنسلوچن بانس مین مشہور ہے
کیلے مین آکر بنے کافور ہے

جو صدف مین جاے بنتا ہے گہُر
سانپ کے منھ مین جو آئے ہو زہر

باران کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شور بوم خس

علم دیکھو سب یہی پڑھتے تھے وہ
پر رسول و حق سے بس ڈرتے تھے وہ

ہین یہی دیکھو حدیث آیات سب
جو تمھارے پاس ہین اب سب کے سب

یا تمھین تعلیم ہے کچھ اور کی
بات دیکھو ہے نہایت غور کی

وہ نہ کیون کرتے تھے یہہ اس ڈھب کے کام
تم جنھین کرتے ہو بشہرت تمام

دیکھتے سنتے نہین گیا اُنکی چال
تم ہی سچ بولو تمھارا کیا ہے حال

قسم ہے تمکو بذاتِ کبریا
باپ بیٹے کی نہ کیجو کچھ رعا

تھا او نھون کا اسمین کیا ایسا ہی ڈھنگ
محفلین جواب ہین اسکی رنگ رنگ

دیکھو تو ہین کیسے کیسے مشرکین
عاقل و دانا فہیم و ہم ذہین

کرتے ہین کیا صنعتین کچھ طبع زاد — جنکو دانایان جہان کرتے ہین یاد
دیکھو اب توحید حق مین فکر کچھ — کر گئے اور جو کرین ہین ذکر کچھ
ہین سبھی تو مون مین مختار و وکیل — لین جدا کر حق جو باطل سے عقیل
کیا نہین کچھ اونکو آتا ہے نظر — کارخانہ سے خدا کے سر بسر
سینکڑون توحید حق کے ہین نشان — ہین بھرے جنسے زمین و آسمان

نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ — گل لال در شاخ فیروزہ رنگ
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار — ہر ورق دفتریست معرفت کردگار

اور یہی الزام دیتے ہے خدا — کیا خدائی سے نہین کچھ دیکھتا
ہے وہی تعلیم پر شیطان کی — ہے چھپی قدرت خدا کی شان کی
جنکو استعمال مین انسان لان — اونکو جانے کارساز دو جہان
اینٹ پتھر آگ پانی اور شجر — پوجنے مین کچھ نہین کرتے کسر
ہین یون ہین معبود کچھ گاوان خر — اپنے ہی مملوک با عقل و ہنر
آدمی کے واسطے سب شے بنی — اونکو ہی پھر پوجین ہین دون دنی
آدمی کے ہاتھ مین سبکی ہے باگ — جو نہ پوجین تو کہو کیا جائین بھاگ
اوس سے غافل جسکا سب انعام ہی — اب عقلمندون کا یہہ ہی کام ہے
دیکھو یہہ آیت ہے قرآن مبین — ہے یہہ فرمایا علی الغیب ضنین
آدمی کو جو معاد اور معاش مین — حاجتین غرضین کہ جو تلاش ہین
بخل یہہ کرتا نہین کچھ اور قصور — اوسکے بتلانے مین تا نزدیک دور
اسمین سب موجود ہے جو چاہیے — اور کہین اوسکے سوا مت جائیے
دیکھو پھر تاکید ہے اوسپر عظیم — ہے نہین یہہ قول شیطان رجیم
ہے نہین یہہ جانب شیطان سے — شک نرکھنا کچھ اگر ایمان ہے

اور نبی کے حق مین دیکھو یہہ کہا
ہے خدا کا پرلے درجہ کا امین
اوسکے پاس آتا ملک ہے جبرئیل
اب کرے اور جو کہے تمسے رسول
اب یہی دو باتین ہین آہین عیان
دیکھو ہے کیسی نبی کی شان حق
دشمنِ ازلی بشر شیطان ہے
باتین جو دیکھی نہ بھائی ہون کہین
اوسکا تو ہر آن بس یہہ کام ہے
پھیلا شیطانِ لعین کا ایسا جال
جو حدیث آیت سے نعتیون مین ہے
لُعن سب صفتین بدعتیون مین ہین
اہل سنت جو کرین امر و نہی
کام شیطانی ہین کل بدعةٌ
ہو جہان سُنّت نبی ذکرِ خدا
پھر یون ہی فرماتا ہے وہ رہنمون
سچ تو کہتا ہے خدا بھی اب مگر
اور دیا یہہ حکم پھر اوسمین لگا
بندگی مالی و بدنی جو کہ ہو
ہے اطاعت فرض جون اللہ کی
فرض مین سنت ملے ہے یا نہین

ہے نہین صاحب تمھارا با ولا
آسمانون مین ہے بس جو تا زمین
بھول شک جسمین نہووے اور دلیل
فرق اوسمین بال بھر کرنا نہ بھول
کرنے کا اور کہنے کا اُسکے بیان
آتا ہے اسپر جو ہے فرمان حق
دشمنی کی گھات مین ہر آن ہے
وہ جما دیتا ہے لا دل پر وہین
ہر نئی باتون کا اوسکا دام ہے
ہر کسیکو جس سے بچنا ہے محال
وہ بزرگون مین عبادتیون مین ہے
غیر حق حاجت و منتیون مین ہین
جانے ہین اونکو بڑا اسب بدعتی
ہین یہی بس ہر نئی باتون ہین گم
او نگلیان کانون مین دیکر بھاگ جا
ایسی باتون سے فاین تذہبون
رہبری کو اپنی بھیجا راہبر
حکم بن اوسکے نہ کیجو کچھ ذرا
بے سند اُسکے نہ کیجو دیکھیو
ویسے ہی بس ہے رسول اللہ کی
اُسکے کرنے مین جو کرتے ہو کمی

ایسے حکمون مین نہ جنکو فکر ہو
یون ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
ملکے سنت فرض ہوتے ہین صفا
پھر گئے اِس سے تمہارے قلب ہین
دیکھو قد افلح ومن ذکّا کہا
ہو بھلا اُسکا سمجھکر جو چلا
ہین سند لائے رفعنا ذکرک
کیا ٹھکانا ہے کسی انجان کا
دیکھو اسکی یاد تو تفسیر تم
اب تو جانوگے کہ یہہ کرتے ہین کیا
کچھ لگاؤ بھی نہین جسمین ثواب
ہان مگر اغواے شیطانی تو ہی
اور بگڑ ہو بلکہ بدعت مین سوا
علم سے کِس کے کہو بتلاؤگے
کچھ نہ بن آوے جواب اِسکا تمھین
جو رفعنا کے بموجب ہون عمل
سب سمجھنا اِسمین ہے آسانگی
اور سمجھنے کی فقط یہہ بات ہے
تھا انعمت کا یہی بس کاربار
اُنکے قدمون پر رکھوگے جو قدم
بعد حمدِ پاک حق جلّ علا

اپنی جانب سے کرے ہین ذکر جو
بھول مت اس بن نہووے کچھ قبول
سمجھو سنت تو ہے فرضون کی جلا
ہوگئین عقلین طمع مین سلب ہین
اور یون ہی قد خاب مَن دسّا کہا
جو چلا بے سمجھے ہو اُسکا بُرا
یون ہی پتھر ڈالے ہونگے بیدھڑک
کون سمجھے بھید اس طوفان کا
جان لوگے حال پُرتزویر تم
طمع پر بالکل نہین مرتے ہین کیا
کرتے ہین کھا کھا کے لوگونکو خراب
اوسکا ہی سامان مہمانی تو ہے
پوچھینگے یہہ حکم سے کِس کے کیا
جب بہت گھبراوگے پچھتاوگے
پھر لگے ہونے عذاب اُسکا تمھین
تو پڑین کاہے کو پھر ایسے خلل
جان لوگے کون سے یہہ بانگی
جو انعمت علیہم آیات ہے
ذکرِ حق وردِ زبان بیل ونہاک
تو لگاے گا کوئی پھر کیا سقم
کرتے آئے سب ہین نعتِ مصطفےٰ

دو کسی نے دیکھے ہین سامان بھی
یک خدا کا دوسرا بہر نبی

علم کے پڑھنے سے کیا ہو فایدہ
نیک و بد کا جو نہ جانے قاعدہ

شیخ سعدی کرتے ہین اسکی سند
جو کوئی پڑھکر نہ جانے نیک و بد

علم چندانکہ بیشتر خوانی
چون عمل در تو نیست نادانی

نہ محقق بود نہ دانشمند
چارپایہ برو کتابے چند

ابتو سمجھے ہونگے کچھ علم و عمل
بے عمل کیا علم سے ہووے فضل

بے عمل کو علم گو ہووین ہزار
پشت خر پر ہے کتابون کا انبار

اب عمل ہو انکے وہی ہر حال ٹھیک
یون پھرو گو مانگتے در در کی بھیک

جو عمل سے انکے کچھ ثابت نہو
وہ خدا کے واسطے مت کیجیو

سو فساد اوٹھینگے اسمین اور ایک
ہے نکرنا ہی بس اس کا سب سے نیک

ایک صاحب کا سنو اب ورحال
انکا سب سے ہی جدا ہے قیل و قال

کہتے ہین جو ہو خوشی کا ساز باز
ہین خدا کی مانتے اسمین نیاز

اب بتاؤ کیا برا اسمین ہوا
جو بتاتے ہو اسے اب تم برا

مان لیتے اسمین ہین اسکی نذر
محفلِ مولود حق کے نام پر

کہتے سچ ہو بہت تم راستگو
کہدیا بس حال تھا جو مو بمو

آیا ہے یوفون بالنذر صحیح
کون کہہ سکتا ہے اب اسکو قبیح

اب سنو حالِ نذر اللہ کا
ٹھیک مطلب جو کہ ہے اس راہ کا

اسمین ہین یہہ مشتمل بس چند چیز
جان لوگے رکھتے ہوگے جو تمیز

مسجد و پل چاہ اور مہمانسرا
دینا محتاجون کو کچھ راہِ خدا

یا مدد کچھ طالب علمون کے لئے
حاجیون کو یا سواری یا روپے

یا کرے آزاد بردے کتے تمکین
اور بہت ہین کام نیکی کے یوہین

دین مین نیکی ہے جنکی غرض کچھ
ہووے سنت یا کہ واجب فرض کچھ

سب ہی نبیون کے رہا ہے عہد مین
اور ہمارے بھی نبی کے عہد سے
لیکے آدم سے بتاؤ اب تلک
ہو کہین کچھ ذکر اِس افزود کا
ہوکے پھر بد نفس کچھ یکجا جمع
اب تو یہہ بالکل کتھا کا سانگ ہے
لیکے پوتھی اپنی پنڈت آگئے
اب کہو کیسے گئی منت بگڑ
یہہ تو حق فقرا مساکینون کا ہے
کام مسکینون کے چلتے اس سے جو
یہہ پڑھا قرآن مین شاید نہین
دل مین اس آیت کا بھی کچھ ڈر نہین
کھلکے کیون لیتے نہین مشہور کر
آپکے ذریعہ کو بھی سب جان لین
اور اگر یہہ جا نکر کرتے ہو کام
کہکے دے خیرات جو صدقہ کی چیز
ظاہرا تو صاحب غیرت بنین
مال پر صدقہ کے گر پہنچے نظر
شہد کچھ حضرت عمر نے کھایا تھا
تھی کری بس نام سُن صدقہ کا قے
حضرت بو بکر کا یون ہین غلام
سب ہے ہین اسکی جدّ و جہد مین
اب تلک تو یہہ ہی بندوبست ہے
کھولا یہہ عقدہ ثریا بر فلک
مانے بے مانے یون ہین مولود کا
مال کھا جاوین نذر کا پُرطمع
بھیک کی اور منتون کی مانگ ہے
حق مساکینون کا منت کھلگئے
ہوگی اور حق تلفی مین حق کی پکڑ
ہم اوڑاوین کھاوین مین کیسے اسے
حیف موٹے مستون مین دو اسکو کھو
انّما الصدقات للفقرا کہین
غیر حق کھا جاوے سمجھے یون مین
کیا ہے کچھ الفقر و فخری مین کسر
آپ بھی اس دھوکے دینے سے بچین
تو بچو ہے دیدہ دانستہ حرام
تو اُسے ہرگز نہ لیوین کر غریز
دھوکے سے مسکینون کا حق چھین لین
کہتے ہین جو کچھ غزالی معتبر
لے غلام اُنکا کہین سے آیا تھا
یہہ لکھی بس دیکھو خوبی اسکی ہے
لایا تھا کچھ چیز کر حکمت کا کام

تے کری تھی اس شبہ مین یان ہلک   جس سے نوبت آگئی تھی جان تلک
صدقہ پر اب یان تصدق جان ہے   بس اسی پر اکتفا ایمان ہے
کچھ تو سوچے دین کے کامون کے بیچ   یہہ نہیں کچھ بھی نہ سوچے اونچ نیچ
لکھتے اک صاحب بشارت خواب مین   سنّیون کے جو سوا احباب ہین
اُنکے فتوے مین ہی ہے اسکی اصل   لکھ رہی ہے صاف فرمانے کی نقل
ایک نرکل کی چھڑی ہی ہاتھ مین   مجھسے فرماتے ہین یون اس بات مین
اس چھڑی سے تجکو مارونگا مین اب   عرض کی مین نے کہ حضرت کیا سبب
بولے جو کرتا نہ یہہ سامان تو   تو ضروری مارتا یہہ جان تو
ایسا ہی اس کام سے تھا اُنکو پیار   ہین کراتے خلق سے اب بار بار
ہر مہم مین مان لیتے تھے نذر   سب معہ اصحاب جب ہوتی ظفر
سارے کامون دین دنیا کا حصار   اسپہ ہی موقوف تھا لیل و نہار
دیکھئے فرمائینگے کیا کیا ابھی   رہگیا جو کچھ کہ باقی ہے نبی
سنتون سے خوب اب پیچھا چھٹا   دور دل سے ہو گئی غم کی گھٹا
اب کفایت خواب ہین آفاق مین   سب حدیث آیت رہین بس طاق مین
کہدیا بدعت نکالا کیجیو   دین مین ان سے اُجالا کیجیو
ساتھ بھی ہوتے یون ہی جو دو گواہ   تو نہ پھر بالکل ہی رہتا کچھ شباہ
جیتے جی اپنے نہ کروائی خوشی   تھا کسیکا ڈر رکھا جو جب خفی
تو نبی تو سبکے تھے مختار خود   کیا کوئی کہتا جو کرتے کار خود
کر گئے اُسوقت مین جو در گذر   آتے اصحابون امامون کو نظر
اُنسے تو کہتے ضروری بالیقین   جن تلک فرماے اچھے لوگ دین
کیا کریگا اب کوئی اُسپر یقین   آن ٹھیرے خواب مین احکام دین

اب سنو کچھ اور بدعت کہتے ہین
کہتے ہین بدعت ہین اعراب قرآن
یہہ کتابین وقت مین حضرت کے نہین
لاتے ہین تقریر ایسی چست و سخت
ایسی واہی باتون سے ملتا ہے کچھ
یہہ کہان سے آن اٹکے بیچ مین
سب جہان مین کھاتے پھرتے بیدھڑک
گم کے بس سب ہو گیا نابود تھا
ہو گیا نقصان ہے یہہ تو ضرور
جب پڑھو گے آئینگے اعراب جب
یہہ مقدر جار اور مجرور ہین
لفظ ہین صورت سفینہ سر بسر
فکر ہونا اب صحاستہ ضرور
شے کسیکی گم شدہ جو پائی جا
اب کہو گے کیا نہ اوسکو جون کی تون
ایسے ہی بدعت مین وہ بھی تھے غبی
کردیا بالکل ہی تھا بے آب و تاب
ہے جو دین اللہ بیچون و چگون
جب ہوئی یہہ بات منظور خدا
اونکی قسمت مین جو تھا اوسکا ثواب
عمر بھر سب ملک مین پھر کر تمام

کہنے سے اپنے نہین چپ رہتے ہین
اور یون ہی بدعت صحاستہ کو جانتے
تھے بھی یہہ اعراب قرآن مین کہین
بند کردیتے زبان ہین ایک لخت
انسے تو گل اور ہی کھلتا ہے کچھ
کچھ نہوتا سوچ اونچ اور نیچ مین
ہوتا کیسا راستہ کیسی سڑک
یاد بس کسکو زبان و سود تھا
ورنہ ہین اعراب کب قرآن سے دور
ہل نہین سکتے بغیر انکے تو لب
ایکسان نزدیک اور بس دور ہین
اور پلی پاتا ہین یہہ زیر و زبر
تا برائی انکی لفظون سے ہو دور
ہے وہی ہو جائیگی کچھ اور یا
فرق جو بتلاؤ اوسمین وہ لکھون
بعد اصحابون کے فرصت ملگئی
دین مین کرکر کمی بیشی خراب
آپ فرماتا ہے نحن الحافظون
پیدا کچھ بندون کو اس خاطر کیا
جستجو مین نکلے کر سب گھر خراب
پہونچے وان کچھ بھی سنا جسجا پہ نام

اُنسے تا مقدور جو کچھ ہو سکا
اب کہو بدعت و سنت چاہو جو
اب بھی لو کہنا ہمارا مان جی
چھوڑ دو اِس ضد کو اب بہرِ خدا
دیکھو اک جلسہ مسلمانون کا تم
شاہ عالمگیر در دہلی شہر
یون تو اب جانے خدا پر ہے یقین
دین و دُنیا کا تمامی فکر ہے
کیا لکھین ہین اسکی وہ تدبیرین
لکھتے ہین بر خیز دِر ینجا مین کیا
بھیروین سور ٹھ و دیپک اور بھاگ
ہے خبر ہونے کمی کی ہر زبان
ہان بڑھیگا ایسا ہی پر اعتقاد
ایسی باتون سے تمامی شایقو
تحفۃ الاخیار ہے دینی کتاب
بدعتی سے ہے لکھا کرنا جہاد
بدعتی کے ہو نہین پیچھے نماز
طمع پر آنے نہین دیتی ادھر
سچ طمع دنیا ہے شیطانی کمند
یہہ لکھا ہے فایدہ مین اور بھی
تین باتین بدعتی سے یہہ کرین

کین جمع ساری حدیث مصطفےٰ
کا ٹو مت تسمہ کی خاطر بھینس کو
سنیتی کے یہہ نہین شایان جی
گھر خراب اسمین ہوا جسکا ہوا
ایسے کچھ بالکل نہین ہین ہوش گم
پانچسو عالم جمع تھے متبحر
ایسا جلسہ جمع ہونے کا نہین
جلسہ باموسوم کا کچھ ذکر ہے
شیر نی اور عود کی تبخیر ہین
راگ کے ہے کونسے شہر ہین روا
گانے کے مشہور ہین چھتیس راگ
روز افزون ہو ہے دانائی یہان
روز افزون جسمین ہوتا جا فساد
شرم بھی آتی نہین اے فایقو
تین ہزار ہو گا حدیثون کا حساب
اِس سے زیادہ اور کیا ہو گا فساد
ہو بُرائی کا کہان تک باب باز
کھینچ لیجاتی ہے ایدھر سے اُدھر
طامع کاٹے ہے جگر سب بند بند
سنیون کے خوف کا ہے طور بھی
بن کئے اُنکے نہ یہہ ہرگز رہین

ساتھ انکے جو نہ یہہ تینون کرے ۔ پھر نہ وہ مومن پنپنے مین دم بھرے
پائے قابو تو نکالے شہر سے ۔ تا بچین شہری سب اسکے سحر سے
ورنہ منھ سے ہی برا کہتا رہے ۔ پاس جانے نہ آنے اونکو دے
بدعتی بدعت ہے جو نام ہون ۔ تو بری دھوکے سے انکے عام ہون
اسمین کفر و شرک کا ہو ہے یقین ۔ ہے جہاد از کافران و مشرکین
پھر بھلا اس کام سے کیا فایدا ۔ خوف کفر و شرک ہو جسمین لگا
جو کوئی بتلا کسی رستے مین شیر ۔ کیا ضرور اب ہے وہان جانا ہی پھیر
سکہ مین جھوٹا و کھوٹا ہو جو دام ۔ ساتھ مین کیا ہو بتاؤ اسکے کام
پاس بھی نکلے وہ جسکے چور ہو ۔ پاس ہی ہونے مین جا یہہ شور ہو
اک فلانے پاس کھوٹا دام ہے ۔ ملزم سرکار بھی وہ عام ہے
اب جو لیجاوین پکڑ سرکار مین ۔ تو یہہ اس سے پوچھا جا دربار مین
یہہ کہان سے ہاتھ تیرے آیا ہے ۔ دے بتا اسکو کہ جس سے پایا ہے
یون ہین ہوتے جان طلب سب تابیان ۔ دیتا جاوے جو کوئی جسکا نشان
جسکے ہو نکلے نہین ثابت گواہ ۔ وہ تو ٹھیریگا ضرور ہی پر گناہ
اور بنانے والا تو ہاتھ آسکا اگر ۔ وہ تو چھوٹے ہی نہین بس عمر بھر
جو کسیکے ہاتھ آئے ایسی چیز ۔ پھینک دے یا گاڑ دیوے وہ غرض
یا ٹسالے نام اسکا توڑ پھوڑ ۔ خاک ڈالے اس طمع کو دیوے چھوڑ
چاہئے حاکم پکڑنے کو مگر ۔ سو گئے اسکے پکڑنے والے مر
دیکھتے اسکا فرا اسوقت پر ۔ کیسا کرنے والون کے آتا یہہ سیر
پوچھتے تمنے کہان سے پایا ہے ۔ یا بتاؤ سچ جہان سے آیا ہے
چار سکے دین کے جو ہین مقر ۔ کونسے سے یہہ ہوا ہے جلوہ گر

جاعدرین ہر کوئی مختار ہو ۔ تھوڑے ہی سمجھے ہین آخر کار کو
ہوتی آئی یون ہی نبیون کے عہد ۔ بعد ہی مین نیک کم بسیار بد
جانتے ہو حضرتِ صالح نبی ۔ اونٹنی جو معجزے سے اُٹھکے تھی
اونٹنی کیا تھی وہ تھا اسرار حق ۔ قدرتِ غیبی سے تھا اظہار حق
اور وہان رہتی تھی اک بدکار زن ۔ مہرو رعنا گلعذار و خوش لحن
وہ زنِ ناپاک اور ناقہ نفیس ۔ خبث باطن دیکھو اور کار خسیس
تھی مویشی بہت اُس بدکار کی ۔ اونٹنی سے تنگ اور لاچار تھی
تنگ اُس سے اسقدر تھا اُسکا جی ۔ بھوکی مرتی سب مویشی اُسکی تھی
اور وہان اک شخص تھا قضار نام ۔ زور آور اُس زمانے مین تھا عام
اونٹنی کے واسطے یون حکم تھا ۔ ناقۃ اللہ و سُقیاہا کہا
اونٹنی بتلاکے اپنی یون کہا ۔ کرتے رہنا اوسکی عزت کو سدا
مرد وہ ازبس تھا اُس زن پر فدا ۔ مرد سے آخر یہہ اُس زن نے کہا
میرے حق مین اونٹنی یہہ قہر ہے ۔ تلخکامی زیست کا بس زہر ہے
تیرے میرے ہو چکا اب داغ عیش ۔ کر رہی ہے اونٹنی برباد عیش
تو کسی ڈھب سے اُسے اب مار ڈال ۔ چاہیے تجکو اگر میرا وصال
ایک ذرا سی طمع ناقص اُسکو گھیر ۔ لالچ ایسے کام پر کرکے دلیر
آخر اوسنے مار ڈالی اونٹنی ۔ دیکھو اب کیسا کیا کارِ دنی
کام یہہ اُسنے کیا بس جان بوجھ ۔ مٹ گئی سب اِس طمع پر اُسکی سوجھ
اونٹنی اپنی جسے بتلاے حق ۔ اُس ذلیل اوقات پر بٹ جاے حق
پھر سنا ہوگا وہان قہر و غضب ۔ آتا ساری قوم پر اِسکے سبب
نفس امارہ نے تجکو کھو دیا ۔ نایل اِن نعماے فانی پر کیا

بیہ تو دوزخ پیٹ کا مشہور ہے ‏ ‏ اُسکے آگے ہر کوئی مجبور ہے

بوے طعام خوش دم عیسیٰ سے کم نہین
آویگی جان جان ہین گو دم مین دم نہین

نفس کی کرنی پڑی خاطر ضرور ‏ ‏ فرض واجب یا ہو سُنّت ہین قصور

نفس کے تابع ہوا فرعون جو ‏ ‏ خون ناحق پس گئے لاکھون ہی ہو

ملک مین تھا حکم جو فرزند ہو ‏ ‏ مارڈالو کیسا ہی ہر چند ہو

جو ہوے فرزند بس اُس حال مین ‏ ‏ مارڈالے سب غرض اوس سال مین

جھونٹ خوش آتا تھا سحر سامری ‏ ‏ حق نبی کی بات لگتی تھی بُری

تھا دیا اک فکر سے بچھڑا ابنا ‏ ‏ مثل اصلی گاو تھا وہ بولتا

ہے یون ہی شیطان کی کاریگری ‏ ‏ تھا چھپا ظاہر وہ سحر سامری

جو نہوتا یاد اُسکو یہہ طلسم ‏ ‏ ہوتا پھر تو کاہے کو بدعت کا اسم

دین کے پردے مین کفر و شرک لا ‏ ‏ کچھ نہ کچھ بدعت سے دیتا ہے کرا

تھا علی اسمعٖ و بصرٖ جو غشا ‏ ‏ اسلئے تھا سب جہان اُسپر اڑا

کیا خرابی مین پڑا دیکھو یزید ‏ ‏ نفس کی شامت سے کہلایا پلید

کیا کئے کچھ ظلم بر آلِ نبی ‏ ‏ کیا کوئی جانے نہ تھا حال نبی

سارا بھائی نفس کا کرتوت ہے ‏ ‏ سر چڑھا سبکے یہی بس بھوت ہے

جانتے شاید نہین اسکے فریب ‏ ‏ جھونٹ کو باتون سے جو دیتا ہے زیب

معنی تو یہہ ہین صراط مستقیم ‏ ‏ جو نہ جانو دیکھو تفسیرین قدیم

اُنس بس رکھنا ہے ازراہِ نبی ‏ ‏ اور اسی مین آگئے صلحا سبھی

اب یہی بعدِ نبی ہین صالحین ‏ ‏ وہ نباؤ ہون سوا انکے کہین

اُنسے واقف ہوکے ہم بھی مان لین ‏ ‏ ہم بھی اُنکی راہ کو بس جان لین

اور یوہین جو ہے کلام طوطیا — تو مبارک ہو تمہین اُسکی جزا

مکن نفس امّارہ را پیروی
کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی

وقت آدم سے یوہین تا این زمان — ہو فسادِ نفس کی گنتی کہان
ہوتے آئے سینکڑون فرقے جُدے — کیا تم ہی کچھ اب ہوے ہو اک نئے
ہے ہوا ایجاد جسکا دین مین — بدعتی موجد ہین اُس آئین مین
ہندؤن کے دیوتا باقی رہے — علم شاید شاستر ہو گے پڑھے
اُنسے ہی تعلیم اسمین پائی ہو — پیروی خوش اُنکی دل کو بھائی ہو
یہہ بھی کچھ ایسی ہی بس جے بولا ہے — غول مہوش عابدان اور ڈھول ہے
جاگتے سوتے یہ ہو سب پر عیان — عابدون کی سب ہون ظاہر خوبیان
کام ایسے دین مین سب ہین خلاف — ننگ و عار اور ہو حیا بھی بے غلاف

عشق نبود آنکہ در مردم بود
این فسادِ خوردن گندم بود

سو نہ ملنے پاؤگے انمین بھی اب — طرز ملے چند مذہب کے سبب
اسکی ہے تشبیہ علّام الدہر — اسمین تھوڑا تھوڑا ہے سبکا اثر
ترمذی مین ہے حدیثِ معتبر — دیکھنے اصحاب مین ہے یہہ اثر
دیکھنے والا نہ دوزخ جائیگا — پیرو اُنکا کیسا درجہ پائے گا
بولتے ہین دیکھنا پہچان مین — حق و باطل کے نفع نقصان مین
حیف ہے اُنکے نہ پیرو ہوے جے — بدعتین بر عکس سنت بوجھے
اب کہو ہے یہہ ہی راہِ مستقیم — یا کہ ہے یہہ راہ شیطان رجیم

افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس — شعر — مر جائے کوئی تو بھی وہ کرتے ہین کب افسوس

صبح کی پوچھین تبادین شام کی | بات یہہ ہرگز نہین ہے کام کی
یہہ تو دریا کا دوپٹہ صاف ہے | پوچھ یان اک کام کا اوصاف ہے
ڈالو ہوگا کو آمد و خر رفت مین | فایدہ کیا اس شکست و بست مین
کہنے مین نقصان ہے اس کام کے | پھندے ٹوٹے جاتے ہین سب دام کے
ملکون مین بھر دین کتابین مار کے | ہے خشونت خار اس اظہار سے
پوچھتے یان ہین فقط اک کام کو | یہہ بچھاتے ملکوین مین دام کو
بس سلف سے آئین ہے کیا کچھ ہوا | از امامان تا صحابہ مصطفےٰ ا
انکے ہو کرنے نکرنے کا بیان | یہہ کرو نا حق ہو کیون شور و فغان
خود کہو اور یا کوئی لاؤ مجیب | پر نہو تحقیق حق سے بے نصیب

نہ ورکج رو حریفان کج اندیش
کہ گرد از دو کجرو کجروی بیش

یہہ تو ہین سب ٹھگنیون کے سے ٹھگون | ہے اسی مین تو فاین تذہبون
کونسے فرقون مین اب یہہ لوگ ہین | کیا بھرے انکے دلون مین روگ ہین
ہم بتاوین تمکو ایسا کام خوب | ہو حدیث آیات سے انجام خوب
بھیجو حضرت پر درودین بیحساب | جو بتاتی ہے لکھی حق کی کتاب
بھیجتا اپنا خدا فرماتا ہے | کچھ بھلا یہہ بھی سمجھ مین آتا ہے
آسمانون پر ملک بھیجین درود | اور یہہ ہی تمکو بھی ہے حکم ودود

ازل مین جوش پر آیا جو دریا حق کی رحمت کا
سر احمد پہ رکھا تاج امت کی شفاعت کا

رات پچھلی مین تہجد کو پڑھو | اور تلاوت فجر قرآن کی کرو
دیکھو کیا قرآن مین ہے اسکا اجر | جو کہ مشہودا لکھا قرآن فجر

اور تہجد کا بدل جنت لکھا — جو موکد بھی اوسے جنت لکھا
اور دعا مانگو سدا وقتِ سحر — جوش پر آوے جو رحمت کا بحر
مال سے سایل و محرومون کو دو — وارثِ فردوس جن باتون سے ہو
فرض واجب اور سنت کا نظام — سب ہی اوسمین نیکیان بس ہین تمام
یہہ نہین کرتے ہو جسمین کامیاب — اور حدیث آیت بموجب ہو ثواب
وہ کرو جسمین سند کوئی نہ ہے — کوئی بولے نیک کوئی بد کہے
چھوڑا اطمینان کا رشک کرو — حق کا بھی الزام اپنے سر دھرو
کرتے جی کی خواہشون کے کام ہو — اسلئے بس موردِ الزام ہو
اپنی خواہش اور اطاعت مین ہی ہیر — اس دلیری کی تمھین مین دیکھی کسیر
طمع کا بندہ بتاوے تمکو جو — آنکھون سے دیکھو نہ کانون سے سنو
ایک خالد تھے زجملہ صالحین — اور صحابون کو تو کچھ پوچھو نہین
سرفروشان دین سے ایک یہہ بھی تھے — سیف اللہ تھا لقب جنکے لئے
اک قلعہ پر چڑھ گئے لیکر سپاہ — اور قلعہ ایسا تھا وہ گم کردہ راہ
آنے جانے کا پتہ اوسکے نتھا — کوئی اوسکے بھید کو جانے نتھا
ایسی اوسمین راہ مخفی تھی رکھی — غیر اوسے اب تک نہ چلنے تھا کوئی
جاکے یہہ کچھ دور تھے اوس سے پڑے — اور سوال اونسے یہہ ہی بس تین تھے
پہلے تو کلمہ شہادت کا پڑھو — یا کہ دو جزیہ دیا ہم سے لڑو
تھے سوال انکے یہی بس سب سے تین — تھا خدا انکا جہان جاتے معین
راہ مخفی کا قلعہ کی تھا یہہ ڈھنگ — ہو رہے تھے دل سبھون کے جس سے تنگ
یون ہوا اک روز از حکمِ قضا — عسر یسرا کا بھی تھا وقت آگیا
آپکے تھا پاس رہتا اک غلام — شام کو تھا وہ کیا کرتا یہہ کام

روٹیان تھا دو پکاتا شام کو — اب ذرا دیکھو تو اُنکے کام کو
روکھی وہ ہوتی تھین دونان جو کِن — ایک کھاتا آپ اک اونکے تئین
کیفیت یہہ بھی نہوتا تھا نمک — کھانے پینے کی نتھی ایسی بھڑک
اپنی کھالیتا پکا کر تھا جبھی — اونکی تھا رکھ چھوڑتا آوین کبھی
اک جگہہ اوسکی مقرر تھی کری — اوس جگہہ رکھدیتا روٹی آپکی
آتے تھے وہ جب تلاشِ کھوج سے — آنکر اُسوقت کھا لیتے اوسے
دن کو روزہ اور شبکو جستجو — کیا عقیدہ تھا صحیح بس آپکو
قایم اللیل اور صایم بالنہار — ہمہ تن مصروف یادِ کردگار
ایک دن ایسا ہوا کارِ جلی — تھا بڑا یہہ جسمین اسرارِ خفی
آئے جو اکدن کہ تھا معمول جو — تھی نہ وان روٹی رہے خاموش ہو
دل مین یہہ جانا کہ شاید بھوک سے — کھالی روٹی وہ بھی بس اسنے ہی ہے
کچھ نہ پوچھا اُس سے بس اِن بات کو — کاٹ دی بن کھائے ہی اُس راتکو
اور وہ روٹی لیگیا سگ آنکر — ہو رہے خاموش اوسکو جانکر
دوسری شب بھی ہوا سانحہ یہی — بات اوس شب بھی نہ کچھ اُس سے کہی
تیسرا دن جب ہوا اِس طور پر — جب تو پھر اس سے کہا کچھ غور کر
کیا تو ایسا باولا دسوز ہے — جو رکھے روٹی نہ مجکو روز ہے
اسمین ہے بیشک کوئی رازِ نہان — دے مجھے اِس بات کا تو کچھ نشان
بولے اُس سے سنتا ہی کچھ اے عزیز — جانتا تجکو نہین یون بے تمیز
غیر تو آتا نہین ہے کوئی اور — بولا وہ دیکھا نہین مین نے بغور
ہان مگر اک سگ تو آتا ہی یہان — پر اُسے دیکھا نہین اندر مکان
بولے روٹی آج بھی رکھدی وہین — ہے اِسی مین رازِ مخفی بالیقین

روٹی وہ رکھدی اسی جا باک مین
اور بٹھایا اسکو اسکی تاک مین

وہ ہی سگ آیا کہ گذری نصف شب
لے چلا وہ منہ مین روٹی کرکے دب

جب تو جانے آپ باصدق یقین
ہے اسی مین راز مخفی بایقین

پھر وہین اس سگ کے پیچھے ہو لیے
تا درِ مخفی گئے پیچھا کئے

لوٹ آئے اوسکو پہونچا کر وہان
دی خبر اس بھید کی آکر یہان

سنتے ہی یہہ غیبی بس اسرار سب
ہو گئے جانے کو وان تیار سب

پہونچے وان پر بعد نصف شب کے سب
ایک اک سہمین ہوے داخل عرب

کچھ صحابہ تھے بہت موٹے بڑے
رہ گئے لاچار وہ باہر کھڑے

جانے اندر کی بہت تدبیر کی
پر نہ کوئی پیش رفت انکی ہوئی

پھر لگے رونے وہان پر زار زار
سانس ٹھنڈے بھرتے تھے بس بار بار

ذوق و شوقِ عشق مین آکر بجوش
اک تبر مارا اوٹھا کر تا بدوش

ٹوٹا پتھر لگتے ہی ضربِ تبر
گھس گئے بس یہہ بھی باہم یکدگر

پہلے دروازے ہی پر پہنچے یہہ جا
کردیا دربند بس جاتے ہی وا

پھر وہین دربانون کی لے لی خبر
کاٹ ڈالے تھے وہان جو سیکے سر

پھر قلعہ پر جاکے سوتون پر پڑے
بس نہونے بھی دیے ہرگز کھڑے

اب خدا کے فضل سے دیکر شکست
کرلیا سب رات مین ہی بندوبست

سینکڑون ایسے قلعے خالی کئے
پر نہ کام ایسے کبھی خیالی کئے

ایکدن بھی ہو کری نذر و نیاز
ہر فتح کی خوشی کا یہہ ساز و باز

شیرنی کی تو نہ سونگھی بو بھی تھی
خواب مین دیکھین نہ یہہ طرزین کبھی

ایسے ایسے معرکون مین یہہ نہو
کیا خوشی اس سے سوا مومن کو ہو

کام لیکن تھا وہان سب دین کا
کام کیا تھا بدعتون نفرین کا

دشمنِ دین قتل ہوتے تھے وہان — مارے جان بان روز مرغِ صبح خوان
بدبختی اب ہوگئے عاشق رسول — سوچو تو اس بات کو سب ذی عقول

رنگی کو نارنگی کہین نقد مال کو کھووا
چلتی کو گاڑی کہین دیکھ کبیرا رودیا

اسطرح ہے ذکر بس یہہ آپ کا — اُم صبیان ہو مرض جون تاپ کا

عجب اوسکی قدرت عجب اُسکے کھیل
چھچھوندر کے سر مین چمیلی کا تیل

اسطرح تھے آپ فرماتے کبھی — اپنے اصحابون کے رتبہ مین نبی
میرے اصحابون کے کام اور اعتقاد — فرق یون سکتے ہین رتبہ مین زیاد
اُحد بھر سونا کسیکا ہو اگر — ایک جو کو بھی نہ اُنکے پہونچے پر
مرتبہ اونکا اور اونکے بعد کا — غور کر لو فرق استعداد کا
شمہ ہے یہہ اونکی کوشش دین سے — حرف دفتر مرحبا تحسین سے
چشمِ دل ہی گر کسیکی پھوٹ جاے بن — فرق کیا جانے زمین و آسمان
عُرس میلے جنکے اب کرتے ہین لوگ — اور دلون مین اونکے شیطانی ہی روگ
شیر شیرین ہو جو اُنکے فی زمان — تو اونھین سب ہووین شہر ونکی دوکان
تو بھی کیا نسبت ہے جو کو ساتھ کوہ — کیا کرے حصہ محاسب کا گروہ
کرنے مین تو صاف ہے اونکا خلاف — یا بُرا کہنا پڑا اب اونکو صاف

گُل چھوڑے بھگتی بنے اور گل بن بھگت ہوے
دو گھوڑون پہ یا دھوا چڑھت نہ دیکھا کوے

ترک لازم آپڑا اب ایک کا — دیکھ لو خوب حال بد اور نیک کا
یا وہی تیخنبہ اُس شیطان ہے — کیا بھلا اُسکے سوا کوئی کہے

کیا کرین قسمت ہی ہے اونکی بری
آتی تو اس بات سے ہو گی حیا
جو منع اس بات سے اونکو کرو
شیعہ کہتے ہین نہین ہی غم حسین
سنتی بس سب کے دشمن ہو گئے
نون دیتا تھا گدھے کو جون بشر

نام کی اونکے نہین ایک ٹھینکری
پر بھرے کاہے سے دوزخ کا گڑھا
تو بزرگون سے پھرا کہتے ہین وہ
سنیون کو ہے نہ اک فرقہ سے چین
اندھون کو رہبر ہی رہزن ہو گئے
آنکھین پھوڑے ہے مری کہتا تھا خر

اگر بنیم کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بہ نشینم گناہ است

کہتے اک مولوی سرکار ہین
کیسے کیسے ڈہیلے لاتے ہین نئے
کاٹ ڈالو جڑ سے سنت کو تمام
ہے تمھاری ایسی مت ماری گئی
اب مسلمان ٹھیک بنجاوینگے آپ
جھگڑا ہی مٹ جاے سب شرم و حیا
پھر کرے کچھ بھی نہ کوئی روک ٹوک

بیش و کم سنت مین ہم مختار ہین
فکر کیا کیا یہہ بناتے ہین نئے
اور ہی ہو جاے کچھ مشہور نام
نام کو باقی نہین ساری گئی
جڑ ہی سے جاتا رہیگا اسکا پاپ
ہے یون ہی بس آنکھ پھوٹی پیر جا
بنگیا یون توجد لے ہے اب بھی تھوک

ولیکن چو گردم بہنگام جوش
نہ سوراخ دیدہ نہ سوراخ گوش

ٹھیک بدعت ہی کہین سنت نہ ٹھیک
کچھ کہین اچھی بتاوین کچھ بری
ہین شکاری کیسے بالکل ہیر پھیر
نیک بدعت جاننا ہے کم خطا

مانگتے پھرتے ہین بس دردر پہ بھیک
حق بتانے مین گلے پر ہے چھری
داو پر اپنے ہی بس لاتے ہین گھیر
گر مفید افتد خطا تا ہم خطا

جو کوئی کہتا ہے کہتا ہے یہہ سیر — دیکھو منع کرتے ہین از ذکر خیر
ہو شفا بیمار کو جاہل سے جو ن — تو بھی ہے بس اُسکے ذمہ اُسکا خون
بچ گیا بیمار تو ہے جان سے — خون کیون سر ہو کہو ایمان سے
ایسی ہی بدعت کی ہین بس نیکیان — خونِ سرِ جاہل شفا ہین جون نگان
ایسے ہین مصروف بدعت ایک رنگ — جم اُٹھی زیرِ زمین پانی مین بھنگ
نشے مین بدعت کے سب سرشار ہین — اور کہے جاتے ہین ہم ہشیار ہین
ہے عجب کچھ نشے مین بدعت کے ڈھنگ — سوجھتا ہے نیک و بد سب ایک رنگ
یہہ کہ لا تلبس جو حق باطل ہین ہے — کچھ خیال آتا بھی اسکا دل مین ہے

من میلا تن اوجلا بگلے کا سا بھیک
اس سے تو کاگا بھلے جو باہر بھیتر ایک

آیا انما المشرکون نجس جو — دیکھتے قرآن مین تو اسکو ہو
اور منع آنے سے مسجد مین کیا — یہہ بھی بس قرآن مین ہوگا پڑھا
شرک کے بھی وصف ہوگے جانتے — خوب آیات و حدیث ہو چھانتے
دیکھو مشرک کو کہ ہے کیسا نجس — آنے بھی پاوے نہ جو مسجد مین بس
شرک کے تو وصف ہینگے بس کھلے — حاضر و ناظر کسیکو جان لے
ہو خبر اُسکو کرے یہہ جسکو یاد — پورا ہے بس مشرکون سے اعتقاد
اس سوا باقی جو ہین فسق و فجور — ہوتا ہے سب کا علانیہ ظہور
کیسا کیسا اسمین اب مسنون ہے — سب نہی منکر کی جو معجون ہے
ہے مجرب مرض سنت کی دوا — مرض سنت پہلے ہی نسخہ مین جا
غور سے دیکھو تو بس بالکل ہی دیر — جتنے اس مجلس مین ہون ہین کار خیر
یہہ نہ پکڑینگے نصیحت بس کبھی — لاکھہ سر کا بنکے جو آوے کوئی ر

اس سے بس وہ ہی بچیگا مثل شیر — جو بہت پکا ہو اور دل کا دلیر
یہہ بھی تو ہوگا سنا ہوگا بھڑا — ہے منع ہین وہ ہی اسکے بھی بلا
پھاڑ کھانے کو نصیحت گر کو ہین — اک ذرا کہتے ہین آتے سر کو ہین
جا بجا پھرتے ہین فکر معاش ہین — تم بھی تو سوچو ہین کس تلاش ہین
یان ادب تعظیم بس جو جو کہ ہین — رزق کو روتے کھڑے ہو ہو گئے ہین
اب تم ہی مانو ہمارا کچھ کہا — دو نہ کچھ اونکو لو اپنا زر بچا

نگہ دارد آن شوخ در کیسہ دُر
کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بُر

بعض کو تو دیکھو دینا ہے منع — تا نہ بڑھ جاے لینے والے کی طمع
ہو کمانے کھانے لایق جو جوان — مانگنے کھانے کی پڑ جا اوسکو بان

ہر کہ بر خود در سوال کشود — تا بمیرد نیاز مند بود
آز بگذار بادشاہی کن — گردن بے طمع بلند بود

پارہ عم کو بھی پڑھ لو گر سمجھ — اس سے ہی بس جاؤ گے اکثر سمجھ
تم تو کچھ بھی دیکھتے پڑھتے نہین — جاہلون کی طرح ہو اڑتے یوہین
ہو گئے بالکل ہی تم تو صم و بکم — دیکھتے پڑھتے نہین ہو کچھ بھی حکم
منع اسمین شرک و بدعت سے ہی غرض — نہ کہ سنت مستحب واجب و فرض
ہے رسول اللہ کا کچھ بھی خلاف — کم محبت یا اطاعت ہو معاف
یہہ تمھین بہکائین بھائی جسقدر — چاہئے ہو تمکو نفرت اُسقدر
بہرا اندھا جو سکے کچھ بھی نہ بول — وہ بھی کچھ ہاتھون سے لیتا ہے مول
ہو گئے تم اس سے بھی زیادہ زبون — صم بکم عمی فہم لا یرجعون
دینے کا تو یون ہے اچھا مرتبہ — دیکھ لو قرآن مین ذا متربہ

اچھا ہے دینے کا تو دیکھو یہہ طور ۔۔۔ اور یوہین دیکھو کھلانا بھی بغور
دھیان بھی لاتے نہین اسکا کبھی ۔۔۔ اور بھی جو دے تو چکھ جاوین سبھی
پھر جزا کا دیکھو اس صورت مین حال ۔۔۔ دو کھلا جو انکو سارا جان و مال
ہوتا جو لے بھائیو اسمین صواب ۔۔۔ کرتے یہہ مذکورہ بالا بحساب
اب لکھے ہین ہمنے اوپر جنکے نام ۔۔۔ کیسے کیسے ہین بزرگون مین تمام
انکے پھندے مین نہ تم پھنس جائیو ۔۔۔ پھر کہے دیتے ہین تم سے بھائیو
ہے کرامت اور یہی بس دست غیب ۔۔۔ پاک و صاف اور بے شبہ بے عیب و ریب
اور ہین جو دنیا کے پیشے دین کا ذکر ۔۔۔ ہے بڑی محنت و دقت اور فکر
کچھ نہ محنت فکر دقت اسمین ہے ۔۔۔ کیفیت کو سب ہی نعمتہا ے شے
باتون باتون مین بلا سر سے ٹلی ۔۔۔ کچھ تگ و دو بھی نہین کرنی پڑی

دادو دنیا باولی کہے جام کو رام ۔۔۔ پونچ مروڑے بیل کی کاڑھے اپنا کام

فتوے بھی دینے لگے قرآن سے ۔۔۔ ہے رفعنا ذکر لک فرمان سے
اب کہو ہم اتقی ہو کر بھلا ۔۔۔ ہین بڑھاتے ذکر تو ہے کیا بُرا

بگفت آنجا پری رویان بہ نغز زند ۔۔۔ چو گل بسیار شد پیلان بلغزند

رنڈی بھڑوے بھی تو ہین اس فکر مین ۔۔۔ گانا بھی سبحان اللہ ذکر مین
اسمین سب قوال لونڈے آگئے ۔۔۔ گانے پڑھنے مین شرف سب پاگئے
عام ہوتے ہین بڑونکے بڑے کام ۔۔۔ جیسی عزت ویسی ہی ہو دھوم دھام
عجب راگ کو کچھ دیا ہے اثر ۔۔۔ کہ ہو جاوے پتھر کا پانی جگر
شیرنی حلوے مین کرتے ہین بیان ۔۔۔ لوگ اس لالچ سے آجاتے ہین وان

له ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا وجزاہم بما صبروا
صفحہ ۱۱۰ . ۱۱۶

ذکر گیا بھاڑے کا ٹٹو ہو گیا
گھاس دانہ دیکے لٹو ہو گیا

جب رفعنا ذکرک ہی آ چکا
ہو گیا ثابت تو از حکم خدا

محفلین ایسی کیا کیجو تم عام
اور چڑھاوے بھی لیا کیجو مدام

کچھہ نہ گانے اور چڑھاوے کی ہو روک
اک جدا ہی باندھ لینا اپنا تھوک

یہہ نیا سانگ اور اب کرنے لگے
تہمتین اللہ پر دھرنے لگے

معنی کو تو بھائی اس آیت کے جان
سرفرازی بس اسے معراج مان

دوسرے ہین اور یوہین بس کام کے
ساتھ مین نام اپنے رکھا نام کے

اور فرشتون نبیون پر بخشا ہی فخر
رحمت اللعالمین تا روز حشر

ہو جہان ذکر خدا اور وعظ پند
وان نہین کرتے ہو کیون ذکر بلند

ہندؤن کا سا یہہ تو اک سانگ ہے
بھیک کی اورشتون کی مانگ ہے

اسمین اب سنت کا ہے کوئی بھی ڈھنگ
ماسوا سب بدعتون کے رنگ رنگ

فذکرونی دیکھو فرما ہے خدا
اسکے اوپر پھر ہے یذکرکم کہا

کہتا ہے حق ذکر تم میرا کرو
ہین فرشتون مین کرون اون ذکر گو

ہو فرشتون مین تمھاری عز و شان
اسمین کیا نقصان ہے کچھہ اے میان

جب رکھا یہہ ذکر ساتھ اپنے میان
ذکر اللہ ہو جہان یہہ بھی وہان

ذکر مین یا ذکر کچھہ نقصان ہے
یا کہ نیکی اسمین کسر شان ہے

پر وہان ملتی نہین ہین رٹیان
یہہ مزے ہاتھ آئین حضرت کو کہان

یا کہ مطلب خاص کوئی اور ہے
کہدو بس للہ ہمسے بھی اسے

ہین معین سانگ تو سب پیٹ دیا
مات کی اس طرز نے اندر سبھا

ہے یوہین پند غزالی در شرار
ہون صدائے مکر سے گیدڑ شکار

اس صدا پر بھی جو آگا انکے پاس
گیدڑون کی طرح جاگا اسکا ناس

دین مین جسجا طمع کی کچھ ہو باس — وان نہ نکلے بھی کبھی ہوا اُسکے پاس

حضرت عیسی کا سُنا ہو گا ہی حال — چرخ چارم پر دیے اونکو نکال

حضرت مریم سے کی نیکی یوہین — جو امت قبل ہذا کہتی تھین

حضرت موسی سے جو سانحے ہوے — دیکھا سب ہوگا کہ ہو یون تو بڑھے

تھا ہوا یہہ ہی زمانہ لوط مین — نفس شیطان کے عمل مخلوط مین

کام شہوت کرتے من دون النساء — رکھتے ایسی بیحیائی کو روا

قوم سب دیتی نبی کو تھی جواب — اور نکالا شہر سے با صد عذاب

گذرا حضرت نوح پر جو جو ملال — قوم سے بیٹے تلک تھا ایک حال

زوجۂ فرعون نے حق سے دغا — کی معہ فرعون و قوم ناسزا

آسیہ نے حق گوئی کی تھی یہہ واردات — یون ہین بدعتیون مین ہوتی ہی صفات

تھی یہہ آفت بدعتیون کے میل کی — موسی کے برعکس قول و فعل کی

بدبختی اب بھی نہین کچھ انسے کم — ہو جو قدرت ہو وہی جور و ستم

دیکھو دے حق من وسلوا جو غذا — شیرین و نمکین دونون کا مزا

مانگین جب پیر پیاز لہسن اور مسور — نعمت غیبی سے یون ہو وین نفور

جسپہ فرماتا ہے حق عز و جل — کیا دماغون مین ہے انکے کچھ خلل

جا ہا اعلی سے جو ادنی اکا بدل — تو کیا تھا نہ تھا بس جو خلل

ہے وہی بس سنت نبوی سے بیر — کیفیت حاصل نہو بدعت بغیر

بدعتون مین لطف زنگار رنگ ہے — ایک سنت سے یوہین دل تنگ ہے

ہے یوہین قرآن شکایت سے بھرا — ہے نہین باتون کی بدعتیون کی تھاہ

کر گئے کیا کیا اطاعت لوگ ہین — سب لکھے ہین انبیا اور امتین

تو یہہ سب ہے نفس سرکش کی بدی — ایک بدعت راہ شیطان ہی خدی

وہ نہین یہہ چاہتا ہرگز کبھی
یکّا پر بدعت مین ہو جاتے ہے دل
فرض و واجب اور یہہ سنت گم گئی
تل مقشر ایک عورت دیتی تھی
دیکھتا تھا دور اک مردِ شریف
سمجھا وہ نکتہ ہے اسمین کچھ ضرور
یون کہا چپکے سے اُسکے پاس جا
تل مقشر دیکے دے ہے پوست دا
بولی چپکے سے کرو آہستہ قال
سو وہی نکتہ بھی ہے اس کام مین
دین کا تو ٹھیرا سنت پر مدار
یہہ بڑی مشکل پڑی ہے اسمین آ
اب بچارے سنتی یہہ کیا کرین
اصل اسکی ایک راوی رہتمون
ایک عالم تھے بڑے از عالمان
ملکون مین پھرتے غرض از بہرِ دین
دین کی رکھتے تھے وہ ہر سو تلاش
شہر اربل مین بھی پہونچے یہہ بزرگ
تھا زمانہ بہت دیکھا سرد گرم
شاہ وان کا تھا مظفر دین جو
اُسکو تھا اوصاف سے حضرت کے شوق

راہِ حق پر جو چلے انسان کوئی
ہے یون ہی تاثیر شاید آب و گل
ایک بدعت کے ہو پیچھے پڑ گئے
پوست دارون کو برابر لیتی تھی
عقل دانائی مین تھا از بس ظریف
پوچھون زن سے پاس جا کر یا نضر
سچ بتا اسمین بھلا حکمت ہے کیا
اسمین کیا نکتہ ہے کہہ اے نکو شیا
انمین کیڑے نے دیا ہے منہ کو ڈال
ہے غرض حکمت وہی افہام مین
چپ رہین تو دین اب ہو ہے فرار
مارے جا مان باپ یا کتا ہی کھا
بیش و کم سنت مین چپ کیسے رہین
اہل جو اسکے ہین وہ لکھتے ہین یون
دین کے کامون مین تھے ہر سو دوان
ہند اور ملکِ عرب سب روم و چین
اور فقط رکھتے توکل پر معاش
تھے تو اکثر دیدۂ باران ستمگر
چاشنی جانے تھے اکثر سخت نرم
پہونچے اُسکے پاس یہہ آئین جو
جو کہا کرتا سنا کرتا بذوق

اور کیا کرتا تھا خاطر اوسکی وو
پہوچنے یہہ جسوقت وان نیکو سیر
اسمین اب عقدہ کشائی ہی تشتاب
جب گیا یہہ فکر دلمین خوب جم
خوب ہی لکھا باستعداد خود
پھر سمجھا کر آپکی تعظیم سب
خوش ہوا یہہ سنکے باتین اوسکا جی
دور کا دل مین مسافر کر قرار
دین مین بس اسکی یہہ نکلی ہے جڑ
اور نہین کچھہ آگے چلتی اسکی راہ
اس سے آگے کچھہ نہین ملتی سند
دین مین جو چارون اصلین ہین مقر
چارون اصلین آگئین اس گھر مین
یون تو ٹھیرے ہے نہ بدعت یا ایک
اسکی ہی سارے جہان مین دھوم ہے
یہہ حدیث کم کا سارا ہے ظہور
سورہ یوسف کا سا یہہ بالکل ہی حال
ہے یوہین اسمین جہانتک فکر غور
کورتے کو لائے لگا تھے جھوٹا خون
دیکھین تھے کورتہ نبی کر کر جو غور
کہتے تھے کیسے بھیڑا کھا کر ہٹا

اب سنو ایجاد اسکا بھائیو
سوچے اپنے دل مین اشد من غور کر
جو کرین تصنیف مولد مین کتاب
کی کتاب اوصاف مولد مین رقم
علم مین تو تھے بڑے اوستاد خود
حسب مقصد بس کری تعلیم سب
دل مین سوچا اپنے یہہ مرد ذکی
دیدے دینار اونکو اک ہزار
جس اصول اوپر رہے ہین اسکے اڑ
تھے وہ کس مشرب کے دونون دین پناہ
ہے نہ راوی بھی کوئی اور نیک و بد
اب ذرا سوچو تو دل مین غور کر
فکر دیکھو اسکے ہیر اور پھیر مین
جو کرے ہے جان کر کرتا ہے نیک
یا کچھہ اور اسکے سوا معلوم ہے
کم ہو سنت پہلے بدعت دور دور
تھا نبی یعقوب جو بیٹون سے قال
کچھہ نظر آتا نہین نیکی کا طور
کھا گیا بھیڑیا اُسے کہتے تھے یون
کھانے بھیڑیئے کا نہتا کچھہ اسمین طور
ایک تاگا بھی نہ کورتے سے پھٹا

کورتہ پہلے کردیا تن سے جدا ‌‌ ‌ ‌ ‌ کھایا تب اوسنے عجب ہے ماجرا
سرنگون تھے کرکے سب کار زبون ‌ ‌ ‌ ‌ جھونٹا جانے ہے ہمین کہتے تھے یون
جھونٹ کے تو پانون ہوتے ہی نہین ‌ ‌ ‌ ‌ باتون مین پھرتے بہکتے بس یونہین
جھونٹا کرنے کا سایہ بھی خون ہے ‌ ‌ ‌ ‌ جو نہ سمجھے بالکل ہی مجنون ہے
ہو نچا مدت مین کہین جاکر ثبوت ‌ ‌ ‌ ‌ کام تو کر ہی چکے تھے بس بہوت
بیچڈالا لیکے تھوڑے کھوٹے دام ‌ ‌ ‌ ‌ کردیا تجار کا اُنکو غلام
یون ہی جلسے انکے بھی برعکس مین ‌ ‌ ‌ ‌ اُن سے بھی انکے سوا بد نفس مین

بھاگ اِن بردہ فروشون سے کہان بھائی
بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے

ہے جو عاشورہ کے روزہ کا بیان ‌ ‌ ‌ ‌ فتح مین موسیٰ نبی کے بیگمان
قوم کرتی تھی خوشی اوس روز کی ‌ ‌ ‌ ‌ بلکہ تھے رکھتے ہمارے بھی نبی
یہہ ہوا جو آپکے آگے ہوا ‌ ‌ ‌ ‌ حکم بھی کرنا دیا اوسمین لگا
اب تمھین سوچو رکھا یہہ آپنے ‌ ‌ ‌ ‌ جس بموجب کہتے ہو سنت اُسے
یون ہی سنت اوسکو کیون کہتے نہین ‌ ‌ ‌ ‌ بلکہ سنت مان لین تا تابعین
سوچو تو عرصہ مین چھہ سو سال کے ‌ ‌ ‌ ‌ بعد اصحابون کے اور سب آل کے
پس گذرنے اُن زمانون کے ہوا ‌ ‌ ‌ ‌ یو پوچھتے بھی اسمین ہو اچھا بُرا
اُن زمانون مین کوئی لایق نہ تھا ‌ ‌ ‌ ‌ ایسا کوئی شایق وفایق نہ تھا
سبکو تھی اس بیچ بس حضرت سے ضد ‌ ‌ ‌ ‌ ملگئی تمکو مگر اچھی یہہ بد

ابتدائے عشق مین روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

فتوے ہا سجدے بھی اب تو لگ گئے ‌ ‌ ‌ ‌ خوب کفر و شرک مین اب پک گئے

مر گئے جو لوگ تھے اسلام کے	رہ گئے باقی مسلمان نام کے
کیا کرین پر رات دن افسوس ہے	کوچ کا سنت کی بجتا کوس ہے
بن پڑھون مین جو یہہ ہوتا معاملہ	تو پڑھے سمجھانے کو رہتے بھلا
جب پڑھون پر ہی یہہ آفت آ گئی	دین کی بالکل ہی شامت آ گئی
ایک دو دس بیس سو دو سو ہزار	اسقدر تک تو سمجھ لین سخت کار
ٹیڑھی کے سے اب تو یہہ دل چھا گئی	بدعتی سنت کا سبزہ کھا گئے

اشعار

ارے ملاح لگا کشتی مرا محبوب جاتا ہے	کہین آنکھین بھر آتی ہین کہین دل ڈوب جاتا ہے
ستم کرتا ہے چرخ سفلہ پرور اہل غیرت سے	سنا تھا جو نہ کانون سے وہ آنکھون سے دکھاتا ہے

غزل

ناگنی زلفون کی شہرت سے ہی توڑا سانپ کا	ذکر ہی جاتا رہیگا بہت تھوڑا سانپ کا
نیش زن ہی کون ہر دم سینہ مین جز زلف یار	کر لیا سب خانہ دل مین گھوڑا سانپ کا
سامنے رکھ آئینہ کہتے ہین زلفون کو بکھیر	سینکڑون پانی مین بچہ ہی نگوڑا سانپ کا
دشمنی ازلی کے باعث سے ستاتا ہی ہین	اسلئے بس ہمنے بھی پیچھا چھوڑا سانپ کا
ناگنون سے گر کی تو امید ہی یا دل کسی	دیکھ لینا ہمکو بھی جو سر نہ پھوڑا سانپ کا

بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

پر خدا کے علم سے زیادہ ہے کون	لم یکن کے معنون کا سارا ہے یون
کوڑی بھی دیکھو لے سنت مین ہی	یہہ ہزارون کا نفع بدعت مین ہی
احمد حنبل کے لگین کوڑے ہزار	فرض و سنت مین مرین یون دیندار
یہہ بھی اک اجماع امت سے تھا کام	تھے مسلمان بس معہ شہ کے تمام

بادشاہونکے ہوکامون کی سند	لونہ اصحابون امامون کی سند
اے راست گوئی کیا قہر ہے تو	اے حق کی تلخی کیا زہر ہے تو
تونے صلے مین بخشے ہین اکثر	سولی کے اور نگ کانٹون کے افسر
تیری جلو مین رسوائیان ہین	سنگت مین تیری تنہائیان ہین

اے راستگوئی کیا قہر ہے تو

اب کہو یہہ بات باصدق ویقین	یہہ حدیثین ہین نبی کی یا نہین
جو کہ گذرین اور آگے آتی ہین	کچھ بناوٹ تو نہین یہہ پاتی ہین
ہین حدیثین ہی صحیح یہہ صاف صاف	کچھ نہین اپنی طرف سے تو ہے لاف
اورنہین انمین اگر کچھ بھی دروغ	تو دروغ اپنے کو پھر مت دو فروغ
تانہ میرے بھائیو ہو جازبون	تکتمون الحق وانتم تعلمون
ہو چھپاتے جانکر حق کو صریح	کیسا اس آیت بموجب ہے قبیح
یکسر مو بھی نہین کی کچھ کمی	جزو کل جو جو معہ ہے شیرنی
نغمہا دلکش غذاہا گونا گون	جاے جلسہ بھی اہی کے ہم نمون
مرد بھی موجود تھے اس ہی قدر	عام اک جلسہ تھی وہ جائے ستر

اگر فردوس بر روے زمین است
ہمین است وہمین است وہمین است

اونٹ سے آکر کسی نے یون کہا	کونسی کل ہے تری سیدھی بتا
بولا پہلے دیکھ گردن ہی مری	اس سے ہی ہو جا تسلی سب تری

بظاہر طلایم بباطن مسم
غنی نام دارم ولے مفلسم

شش وہ سیج ہے نہ ہے سوت در کپاس	لڑرہے ہینگے کھڑے کولی کے پاس

ہو رہا مولود ہے آج اسکے گھر
اسکے معنے بولو کیا ہوتے ہین سب
دیکھو تو بچہ نہ زچہ ہے وہان
کھا کے سب حلوے مٹھائی چلدیے
رہگئی خالی جگہہ مولود کی
حاضر و غایب کے صیغہ ہو گئے
جاےئیے قربان ایسے دین کے
ہے لغت عربی عرب کی بول چال
یون اَضَلُّ المارُ فی اللبنِ کہین
اسمین جو کرنے کرانے والے ہین
مانگین بچنے کی دعا ضالین سے
پنجگانہ ہین دعا مانگین قدیم
ہے وہی بر روے تو گویم دروغ
سوچو تو اب ہے یہی مضبوط راہ
سیج ہین بس الحمد کے معنی یوہین

ہو چکا پھر کہتے ہین کچھ دیر کر
ہونا مان کے پیٹ سے بچہ کا اب
ہے یون ہی بس رایگان سب کا مرن
کرکے سب خوش نفس بھائی چلدیے
اب کسیکی ہے نہ باش و بود کی
لم یلد اور ولم یولد ہو گئے
ہین یہی معنی والضالین کے
کچھ ہین کچھ ملنے کو کہتے ہین وہ ضال
ہے دیا پانی ملا بس دودھ مین
دودھ مین پانی ملانے والے ہین
اچھی ہیہ ضالین مین تلقین ہے
یعنی اہدنا الصراط المستقیم
سیر پانی مین ہو یک چمچہ تو دوغ
اسمین سب الحمد کا بس ہے نباہ
بر سبیلِ النعمتُ علیہم اجمعین

تو کہ ایاک نستعین خوانی
پس چرا غیر از و معین دانی

ہین مبارز سب جو قرآن مبین
لڑتے حق لوگون سے ہین حق بات پر
حضرت آدم نے دھوکا کھایا تھا
جد و امجد جو ہمارے سب کے تھے

بسکہ اخوان الشیاطین لعین
بھائی شیطانون کے مزخرفات پر
دیکھو اُسنے اونکو بھی بہکایا تھا
اور بڑا درجہ نبی بھی رب کے تھے

جو ملایک سے[۱] خلیفہ کر کہا — نایبی کا تھا گویا رتبہ دیا
اور یہہ دیکھو حکم بھی تھا بھا آیو — پاس بھی اس پیڑ کے مت جائیو
ظالمون[۲] مین ورنہ پھر جاؤگے ہو — پاس کو بھی ہوتے نکلے اوسکے جو
باوجود حکم ہونے اور نہی — پھر ہوا جو جو سو جانو ہو سبھی
جب گئے وہ سبکے دادا ہی بہک — ابتو ہم پشہ برابر ہین نہ یک
تھا یونہین[۳] بہکایا صاحب انکو بھی — کھاکے اس پھل کو نہو مرنا کبھی
ہے وہی اغوا اسمین بھی جناب — ہے جمایا دلپہ بدعت کا ثواب
ورنہ بدعت مین ہے امید ثواب — نقش کھینچے جو کوئی بر روی آب
کیا کیا ہابیل نے قابیل سے — نفس شیطان کی یہی تعمیل ہے
اب کہو ہو جھوٹے سچے جو کہ ہو — غور کرکے خوب دل مین سوچ لو
ہم نہین کچھ کہتے ہین اسمین بھین — اسمین بالکل آپ ہی منصف بنین
جو حدیث آئی براے خیر ہے — کیا لکھے اسمین عجایب سیر ہے
نصف خرمے تک نہ روکے ہاتھ کو — کم نہ جانے اتنی ہی خیرات کو
لائے ہین تقسیم شیرینی مین اسے — ہین نبی دین خیر سے رغبت جسے
شیرنی کیا ہو گئی آفت بلا — خواب مین جیفہ نظر بلی کو آ
شیرنی کے نام پر قربان ہین جان — اس محبت سے الہی الامان
انسے بہتر رہنا ہے خاموش ہو — دیکھلو تفسیر جسکو ہوش ہو
اور یونہین جو ڈوبنا ہے دین مین — تو پھنسا انکے رہے آئین مین
ان کھلی باتون کو بھی سمجھے نہ جو — بس تو بہرا گونگا اور اندھا ہی وہ
لکھتے ہین اک اور یہہ فرحت فزا — گل یہ بلبل ہے چمن مین چہچہا
سارے وزنون سے وزن یہہ تیز ہے — یان بہت ہی بیخودی کی ریز ہے

[۱] انی جاعل فی الارض خلیفہ
[۲] ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین
[۳] فازلہما الشیطان

[illegible]

یہہ ہمین محفل سرور انگیز ہے
جام عشرت اسمین ذکر آمیز ہے

گر نہین اسمین سلف نے کچھ کیا
ہے محبت کا پر اس مین مقتضا

سال مین کرے کوئی دو ایکبار
تو ہے بگڑے دین کا کیا کاروبار

کیا خرابی دین اسمین آگئی
کونسی آکر برائی چھا گئی

سنتے ہو دانشوران ہوشمند
ایک ہے کرنا نہ کرنا تمکو پسند

کھاتے ہین اپنی غذا سب عمر بھر
دیکھو تو اکبار ہی کھا کر زہر

جیتا ہے پھر کھا کے یا جاتا ہے مر
دیکھوگے کیا ہو ہے پھر اسکا اثر

مرحبا اے شہسوار لامکان
ایسی ہی ہین ہر جگہہ جولانیان

شرک و بدعت ہین یونہین مثل زہر
کرنے مین یکبار جا ایمان مر

دیکھو نوبت اب کہان پہونچی ہی جا
ہے رکھا بس یون ہی بدعت کو برا

کچھہ جو اسمین اچھی ہوتی ایک بات
تو خیال اسکو کرو سب نیک ذات

بارے منا اسمین ہو جاتا محال
اولین کرتے قرعون سے ڈال ڈال

دے خدا توفیق پر فکر صحیح
سوچ جا جسمین یہ ہے حسن و قبیح

تمسے تو اچھا نہین کرنا کلام
ہو الگ جا دور سے کرکے سلام

تھا علاج اسکا صحابہ کا جہاد
دور کرتے دم مین بدعت کا فساد

لعل کی قیمت کسی انگریز سے
پوچھی تھی بولا وہ فکر تیز سے

لعل کی قیمت یہہ بتلائی اُسے
ہاتھ مین لے کفش دکھلائی اوسے

جس کسی کے ہاتھ مین ہووے یہہ لعل
اُسکے ہی ہو دست قدرت مین یہہ لعل

اشعار

ایک ایک بات موتی سے زیادہ بیان کی
ہے ماننا تو کیا نہ کسی نے بھی کان کی

دنیا مین بے دباو نکلتا نہین ہی کام
پیٹے ہے کھوپڑی سدا تیشہ نہان کی

یہہ جو فرمایا ملایک تھے کھڑے — وقت ہونے مین تولد آپ کے
اس سے بھی بڑھکر نبی کی شان ہے — جسکو ہو انکار بے ایمان ہے
اس سبب سے ہم بھی ہوتے ہین کھڑے — جانا یہہ ہو اسلیئے اسپر اڑے
ہم بھی کرتے اُن فرشتون کی ہین نقل — چاہیئے پر ہو مطابق نقل اصل
نقل مین ہو جا جو بیش و کم کہین — تو کہین مقبول وہ ہوتے نہین
پورا ہی سب چاہیئے اوسکا نباؤ — تانہ کچھ اوسکا بگڑ جا بھاؤ تاؤ
دیکھو ہوتی ہے جہان ہین جسکی نقل — سانگ پورا بھرتے ہین سب مثل اصل
اور فرشتے بھی ہین مردون مین شمار — آڑ مین جنکی یہہ کھیلو ہو شکار
وہ تو رہتے ہر بشر کے ساتھ ہین — نیک و بد دیکھین لکھین دن رات ہین
ہے نہین کوئی بھی ایسا ذی حیات — ہو محافظ حق نہ ہر دم جسکے ساتھ
خوب اب اس سے فرشتون مین ملے — سبکو بس دیکھا کرو ننگے کھلے
کل یوم و بدتر و یون ہی تو ہے — ہر زمانہ بہتری بڑھتی رہے
آتا ہے گانے بجانے مین جو حال — اُنسے ہی کر دیکھو تو کچھ انمین قال
لوٹتے ہین ماہی بے آب سان — جوش مین لاتا ہے جب قلیہ و نان
اور مجاور قبرین بچوا ہین ہین سب — مقبرون مین کرتے ہین عیش و طرب
جسقدر آتا چڑھاوا وان ہی بس — وہ نجس کھاتے ہین سب شرک نجس
دیکھو تو اب اُنکے بھی احکام دین — کارخانہ ہے خدائی کا دہین
آتے ہین چارون طرف سے حاجتی — اپنی ملنی جانکر حاجت سبھی
کوٹلہ بہرائچ جون اجمیر ہے — بس رکھا ملک خدا سب گھیر ہے
ش کون بریان بہت ہو کر خفا — کیا قرآن مین دیکھو فرما ہے خدا
انمین اونمین بھی تفاوت دیر ہے — سال مین وان روز یان ہت پھیر ہے

روز ہین بھی ہر گھڑی ہر وقت ہے
نیک بدعتیون کا ایسا بخت ہے

جاے سب روے زمین مولود ہو
دم بدم جب اسطرح افزود ہو

جامِ یاقوتِ مے لعل بہم بالایند
ز شرر نامیہ چون لالہ و داغش بہ تشل

ہے یون ہی بدعت بجاے نامیہ
بلکہ اس سے شرم کھاے نامیہ

نامیہ قوت ہے وہ اے نیکذات
جس سے بڑھتے رہتے ہین نبات ورات

کُند شد دندانِ کوہ از برگِ پان
خندہ زد دریا بہ ریشِ آسمان

پیشہ ہے خنیاگران سب سے زبون
گر تو دیکھو اب ذرا اُنسے بھی ہُون

کیسی کیسی دیکھو ہوتی ہے خوشی
لیجیے کیا فعل بد کا نام جی

سب طرح کی ہوتی ہے نذر و نیاز
بولین شیطانی عمل کو سرفراز

آبرو شرم و حیا سب خاک ہین
لاکھون ہین اسپر بھی لاکھا پاک ہین

طبلہ سارنگی کشنیعہ رنگ رنگ
بنکے بھڑوے مرد بھی پھرتے ہین سنگ

قطعہ

لعنت ہی لعنت کرے طبلہ صدا
کِن کِن یہ کرتی سارنگی ندا

ناچنے والی بتاتی جاتی ہے
ہاتھ اوٹھا انپہ جو بیٹھے ہین یا

مات یان موسی کا جلوہ طور ہے
نورِ حق سے چشمِ دل بھرپور ہے

عاشقون کو آتا ہی بس یان بھی حال
آپے سے جاتے نکل ہین حسب حال

حق تعالی مشرکون کی اس مقام
بس بیان کرتا ہے نادانی تمام

ایسے احمق مشرکین ہین نابکار
اونکی کرتے ہین جو مُردے ہین پکار

مُردے ہین جنمین نہین ہے جی ذرا
اور خبر اونکو نہین ہے مطلقا

ہم اوٹھاے جائینگے قبرون سے کب
بیخبر اس حال سے ہین سب کے سب

ہے یہہ اب قرآن مین قولِ خدا   نام لیجے جبکہ اللہ کا نرا
بس تو رُک جاوین ہین دل اُنکے وہین   جو قیامت پر نہین رکھتے یقین
نام لو اُسکے سوا اورون کا جب   پھر تو خوش ہوجاتے ہین وہ سبکے سب
ایسے ہی کہتے ہین سب قمار باز   سب جہان مین ہے جوے سے کونہاز
شرط بازی کو یوہین سب شرط باز   کہتے ہین یہہ بھی اجارے کا ہے ساز
ہے تجارت اور جو کچھ سوداگری   ہے نفع ٹوٹے سے جوے کے بھری
چور بھی ایسا ہی فرماتے ہین کچھ   جان کی بازی لگا لاتے ہین کچھ
ہم مرین بھوکے رکھو تم گاڑ زر   چوری بد مانگا ندو کیا جائین مر
اسمین بھی جاتا جہانتک ہے نیاس   ہے وہی بس نون تیل اُلّو کی باس
اب تمھین فرمایئے اِسکا جواب   کیا تمھاری کہتی ہے رائے صواب
کُل عبادت بس اسی مصداق ہے   چھوڑنا بدعتیون کو جو شاق ہے
ساری ہی شرم و حیا پانی ہوئی   کیفیت دنیا بہ آسانی ہوئی
چلے ہے اسمین بھی سب نقلِ جنین   نقل مین رہ جانہ بیش و کم کہین
جیسے دُلدُل تک بنلاتے ہین شیعہ   آپ بھی فرمائین اتنا تصدیعہ
بڑہ گئے حد سے زیادہ بدعتی   آ گئے لاچار جنسے سنتی
کر گئے وہ ایکدن یہہ بعد سال   اُنکے نعلون کی دکھلاتے ہین شال
اب کہو بڑھکر ہے نایت نہیب   ہین یزید روسیہ کے بس حبیب
اِن ضمیرون اور مرادون سے گٹھا   سر تھا سرمد کا نہ مارا دم ذرا
دار تھا منصور کو اِسکا خلاف   شمس تبریزی کی کھینچی کھال صاف
اسمین سب ہولی کے سانگ مات ہین   آمد و شد دیو تون کی بات مین
جو رکھین سُنی نہ اتنی کاوکاو   تو تو بدعتیون کا لگ جا خوب داو

یہہ جو بدعت سے نہین ڈرتے ہین یون — چل گیا ابلیس کا بالکل فسون
ہے لکھا بستان حکمت مین یہین — اک گروہ طرار رہتا تھا کہین
تھے نہایت مکر و فن مین ہوشیار — شعبدہ سے جا فلک بھی جنکے ہار
کوئی لاے تھے نذر کو گوسپند — نام کی اللہ کے کرکے پسند
راستہ مین آگئے وہ مکر باز — دیکھکر وہ پاس اُنکے بز نیاز
لوٹ بکری پر گیا بس اونکا جی — وہ لطافت دیکھکر اور فربہی
کہنے وہ باخود لگے اور سہد گر — لو کسی ڈھب سے یہہ بکری اس سے پر
ایسا حیلہ ہو بروے کار کچھ — باتون مین مرجا نہو تکرار کچھ
بولا اک آپسمین کرکے مشورہ — پاس جاکر اسکے یون کر تذکرہ
سگ کہان سے لائے ہو یہہ شیخ جی — کیا شکار اس سے کیا کرتے ہو جی
دوسرا بولا محبت کے سبب — ہو رہا لاچار ہے یہہ شیخ اب
تیسرا بولا عجب ہے مجکو بس — دست پاک شیخ مین ہو شئے نجس
جب تو جلنے دلمین اپنے نیکبخت — باوے تو کچھ نہین یہہ ایک لخت
جادوگر اسکا فروشندہ تھا بس — دیگیا بکری بنا وہ ... نجس
بولے وہ طرارون سے آشنا کرو — تم ذرا اسی دیر اسکو تھام لو
تا پکڑ کر اوسکو مین لاؤن یہان — کہکے یہہ پیچھے ہوے او سکے دوان
وہ پکڑنے کو فروشندہ لگے — یان ہضم طرار بکری کر گئے
یہہ پھرے آپسمین بہت سے جابجا — پر فروشندہ کا تھا وان کیا پتا
تھک گئے آخر تگ و دو مین بزرگ — یان پہ بکری کھا گئے طرار گرگ
آے پھر انجام آخر دم چڑھے — جس جگہہ پر مکر و فن تھے وہ کھڑے
بولے وہ ڈھونڈا نہ آیا ہاتھ پر — لاؤ وہ بکری کہ جاؤن اپنے گھر
بولے وہ طرار از خوش طرز طور — دل مین اے حضرت کرو کچھ اپنے غور
ہے تمھاری شکل صورت سے بعید — بات جو ایسی کہو باچشم دید

چھوڑ جاؤ آپ کتّے کو یہان
چھوڑ تم جبدم گئے اوسکو یہان
مارے ڈر کے چھوڑ وہ ہمنے دیا
شیخ جی نے کی بہت تکرار کچھہ
ایسا دھوکا شیخ جی کو دیگئے
اُنسے بھی ہمین سوا انکے ہین دم
ہم بھی شیرینی پہ یون ہی مرتے ہین
رزق حیلے سے بہانہ سے ہی موت
ہے مریدون کو پڑھایا اسطرح
کون سمجھے ہے حدیث آیات کو
جسکو کرتے ہین حدیث آیات پیش
کچھہ حقیقت ہین نہ انکی جانتے
یہہ حدیث آیات سے انکار ہے
ساری باتون کا یہہ ہے اور انتخاب
کہتے ہین رلجا ہمین وہ آنکھ جو
اور لگا کر دون دکھا انکو وہ شکل
دیکھو ہے اب ہمین لاکھون کا سوال
ان سے بچکر اب کہان جاوے کوئی
لاکھ کا جو ہے یہہ پردے مین سوال
دو دکھا یون ہی توجہ خاص سے
فیضیاب ہم اور ہو تم بھی مصیب

مانگو بکری ہمسے صاحب الامان
کاٹنے دوڑا وہ ہمکو ناگہان
وہ ادِھر کو ہی ابھی بھاگا گیا
پر نہ بکری سے ملا زنہار کچھہ
بس یون ہی دھوکے سے بکری لیگیا
دمدے دم کرنے مین افضل اتم
بس وہی حیلے بہانے کرتے ہین
ایکدم مرتے نہین یہہ دل سے قوت
ہم کسیکا مانین کہنا کس طرح
مان لین جو ہم کسیکی بات کو
بس یہی اک بات ہے سب کہتے ہین بیش
بس یون ہی بالکل نہین ہین مانتے
صاف اس گفتار مین کردار ہے
سب سے ہی زیادہ ہے یہہ لُب لُباب
تو روپے دیدون جو مانگے لاکھ جو
کرتے ہین جس سرورِ عالم کی نقل
ہے امیرون بادشاہون سکی مجال
ہین سمجھاتے کیسی کیسی مدعی
اوسکو تو دو بہر حق دل سے نکال
اپنے بس اخلاق اور اخلاص سے
ہو بھلائی ہمین دونونکو نصیب

چہ خوش بود کہ برآید زیک کرشمہ دو کار

ورنہ غربا تو لیون ہی رہجا ئینگے
جو نہ آپ ہی یہہ کرم فرما ئینگے

اب کسی پر لاکھون کا پھیرین ہین ہاتھ
یہہ بھی ہے تیار اب بلیون کی ناتھ

سامعین کا گیدڑون کا سا ہی حال
بولین ہین گیدڑ ہی جانے ہین شغال

دوڑے آتے ہین چلے ہمجنس جہان
لے لیا ہاتھون ہین آتے ہی وہان

گیدڑون کی بس گئی دھوکے ہین جان
گرم یہان انکا ہوا بس دیگدان

گانٹھتے ہو چوتڑون سی یہہ جو کان
لے ہے جیسے نادان بچہ بھی نہ مان

ہے تمھاری ایسی مت ماری گئی
نام کو باقی نہین ساری گئی

ہے تمھارے ہی یہہ فتوون مین لکھا
کاٹو اپنی تیغ سے اپنا گلا

ہین لکھے دیتے بھی اُنسے ایک دو
آپکے فتوے کہ ردّ الردین جو

وہ نئی بات اسکو کرتے ہین قرار
صاف لکھتے ہین بچارے دیندار

اُنکی نسبت کرکے کیون یہہ مکروریا
کرتے ہو اسطرح کے فسق و فجور

دیکھو یان تک تو منع کرتے ہین وہ
کیا وہ جانے عقل ہی جسمین نہو

کچھ منہیات اوس جگہہ ہوونے نہین
شہوت انگیزی کو امرد بھی یون ہین

عورتین بھی وان نہووین مشتہات
جانتی مردون سے ہون رغبت کی بات

اور پڑھائی کچھ نہ ہے مولودخوان
اس طمع سے پاک وصاف ہو دل و جان

اور بجلنے گانے کا تو ذکر کیا
ہو کوئی فاسق نہ وان جاکر کھڑا

ہو وہان ذکرِ خدا ذکرِ رسول
اور سوا ان باتون کے ہے سب فضول

جز شریعہ شرط ہو کچھ بھی نہ وان
ہو چکا جن باتون کا اوپر بیان

پھر تو ہے اسکے سوا بد منہیات
اب ذرا سوچو تم اپنی واہیات

ہے لکھا بس ان ہی شرطون سے ثواب
ہووے کیا برعکس اسکے جز عذاب

اور ذرا بھی طمع ہو جو نام کی
تو بگڑ صورت گئی بس کام کی
کچھ نہ اسپر بھی اثر بس ہی تھین
لکھتے جو یون بدعتِ حسنہ سب اہین
سانگ ہی پورا کرو مولو دہو
اُنکے بھی لکھنے سے بس افزودہ ہو
سچ ہے پانی ہو گیا ہے سر سے تیر
ہور لکھے بس نفس کی خواہش نے گھیر
یہہ تو بھائی سارا ہے خیالی پلاؤ
اک ملے دانا نہ کتنا ہی پکاو
روشنی کب ہو خیالی شمع کی
ہو جہان چھائی اندھیری طمع کی

چون مخبط است از اعتدال مزاج
نہ غزیمت اثر کند نہ علاج

جسکی آیت اور حدیثون مین مثال
آوے کُتّے کی نہو دل مین خیال
کُتّا بھی کیسا دیوانہ باولا
سامنے جو آ کنوے مین ڈوب جا
اِسکا بھی جسکے نہو دل پر اثر
تو کہو کیا نام ہو اُسکا مقسر
آدمی ہی چاہے کہنا اُسے
آوے اسپر بھی نہ اندیشہ جسے

ولیکن چو کرش دم ہنگام جوش
نہ سوراخ دیدہ نہ سوراخ گوش

کہتے ہین اندھا و اک بینا کہین
ہمسفر گھوڑون پہ دونون تھے یونہین
سخت موسم جاڑے کے ایام مین
تھے چلے جاتے کسی وہ کام مین
اک جگہہ سے صبحدم ہشیار ہو
چلنے کو ہونے لگے تیار جو
کوڑا اپنا ڈھونڈھنے اندھا لگا
جاڑے کا مارا پڑا وان سانپ تھا
سست تھا جاڑے سے ایسا ہو گیا
گویا ہی زندہ نتھا وہ مرگیا
پڑ گیا اوسپر کہین اندھے کا ہاتھ
دلمین سمجھا ہاتھ کے لگنے کے ساتھ
کوڑا سمجھا اندھا ریشم کا بنا
اس طرح پر وہ لیا اُسنے اُٹھا

یون ہوا خوش اندھا اس سے اُس مکان ۔ ڈھونڈا اپنا بھی نہ کوڑا پھر وہان

اٹھ چلے آخر کو دونون ہو سوار ۔ چلتے چلتے دن ہوا جب آشکار

دیکھا بینا نے بدستِ کور سانپ ۔ بس یکایک دل گیا بینا کا کانپ

یون کہا بینا نے اندھے کو پکار ۔ سانپ تیرے ہاتھ مین ہے اسکو مار

ہاتھ مین ہے سانپ تیرے پُر زہر ۔ پھینک جلدی تا نہ کاٹے ہاتھ پر

بس یوہین ہے ہاتھ مین سانپ آپکے ۔ عیب مخفی طمع مین ہے پاپ کے

اندھے کو تو ڈر ہے اسمین جان کا ۔ یان ہے صدمہ جانیکے ایمان کا

اور عذابِ جاودان کا ہے قہر ۔ اس سے بہتر ہے کہ جا سو بار مر

بولا اندھا سنکے بینا سے یہہ بات ۔ کہہ نہ مجھسے ایسی ہرگز واہیات

کوڑا جو مجکو خدا دے ریشمین ۔ ہاتھ سے مین پھینکدون اُسکو یوہین

عقل مین میری نہین ایسا قصور ۔ ہاتھ سے کردون جو کوڑا اپنے دور

پھینک دون مین اور اسے لے تو اٹھا ۔ ایسا مین ہرگز نہین ہون باولا

گر خدا چاہے کھلین تیرے نصیب ۔ تجکو بھی دیدے خدا نعم المجیب

بولا بینا اندھے سے اندھلے تو ۔ بدگمانی ایسی جو کرتا ہے تو

جان مجکو کچھ طمع اس سے نہین ۔ جلد تو کہنے کو میرے کر یقین

پھینک جلدی اب مرے کہنے سے تو ۔ ورنہ یہہ کاٹے ہے دم مین زشت خو

ترش ہو کر بولا اندھا اور خفا ۔ کیا سمجھ تو نے لیا ہے باولا

پا گیا مین صاف اب مطلب ترا ۔ یعنی مین دون پھینک اور لے تو اٹھا

مشفقانہ کر رہا تھا وہ تو پند ۔ ہوتا جاتا بدگمان اندھا دو چند

اور خفا ہی اولٹا ہوتا جاتا تھا ۔ اُسکو بینا جسقدر سمجھاتا تھا

ہمسفر اپنا سمجھ اُس اندھے کو ۔ دی بہت ہی پند پر سمجھا نہ وو

دن بھی اِن باتون مین تھوڑا چڑھ گیا — بدگمانی پر وہ اندھا اڑ گیا
آگئی سورج مین گرمی کچھ وہان — سانپ نے جب پائی سردی سے امان
ہون کسیکے ہاتھ مین سمجھا یہہ مار — ہاتھ مجھپر پھیرے ہے وہ بار بار
بس تو ہو کر سانپ نے پھر پر غضب — دم کی بھی مہلت ندی اُسوقت تب
ہاتھ مین اندھے کے مارا ایسا نیش — ہاتھ اندھے کا گیا ہو جس سے ریش
ہو گیا بس دانت کے لگتے ہی سرد — ہو چلا غمگین گیا ناصح وہ مرد
جو نہ مانے مشفقانہ بات کو — جانے زر ناکس ہے مزخرفات کو
تو نہووے کسطرح سے وہ زبون — کیون نہو صادق فاین تذہبون
سوجھ کچھ رکھتے ہو تو خود سوچھ لو — ورنہ خاطر خواہ ہر جا پوچھ لو
اور یونہین بنتا اگر ہے دوزخی — بس تو بہکا ہی چکے ہین بدعتی
رحمت ہے مومن کو قرآن و حدیث — ٹوٹا بدعتیون کو اور ہووین خبیث
جھوٹ کا اسمین جو ہو کچھ بھی نشان — تو ہمارے کاٹ لینا ناک کان
اور جو مرجاوین تو لعنت کیجیو — بس یونہین نسبت خیانت کیجیو
دیکھو اُنکی اور ہماری غرض تم — جان لوگے کسکو ہے یہہ مرض تم
ہمنے بتلانے مین کچھ چھوڑا نہین — فی سبیل اللہ منہہ موڑا نہین
اسمین مانے نہ مانے کوئی بس — کہدیا یان تک ہوئی جو دسترس
کردیا ہے پر دکھا آئینہ صاف — کیا کرین جو چشم دل پر ہو غلاف
پردہ آنکھون پر ہو جسکی پڑ رہا — اور شیاطینی ہو ضد پر اڑ رہا
اسمین سارے اولیا اور انبیا — ہین رہے لاچار از حکم قضا
کرسکے اب اسمین کیا مجھسا غبی — ہو گئے لاچار ہون جسمین نبی

شعر
جہان پُر سماع است مستی و شور — ولیکن چہ بیند در آئینہ کور

ع ۱ وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا

اک سند لائے ہین صاحب ذی فنون
رہ نہ جاوے یہہ بھی لکھ اسکو بھی ون

سنتے تھے حسان شاعر کا کہا
اسکو حضرت کرکے منبر پر کھڑا

گھر مین جب آتے تو بی بی فاطمہ
تھین کھڑی ہوتین ہے اسپر خاتمہ

یہہ دلیلین بس ہین محفل کی بڑی
اسلئے ہوتی ہے سب محفل کھڑی

آگئی ہے عقل ساری تم مین ہی
اب جہان مین اور کا ہیکو رہی

سچ کہو یان کون آتا ہے نظر
جسکی یہہ تعظیم ہے بس گھر بہ گھر

تھے بڑے حسان شعرائے عرب
تھے کیا کرتے مذمت بے ادب

شعر کہتے تھے مذمت مین بنا
ردّ اُنھین حسان بس کر دیتا تھا

تھا بناتا شعر مدح اپنی وہ
کاٹتا ہوتی برُائی اُنکی جو

وہ پڑھے جاتے تھے جلسے عام مین
چڑھ کے منبر پر بشہرت تام مین

سو جو تو تھی یہہ تو اک جھگڑے کی بات
کافرون سے رہتی تھی یہہ واردات

یان یہ کوئی اب وہ جھگڑا ہی نہین
کرتے ہو تردید جسکی ہر کہین

تھی جو کچھ تعظیم حضرت فاطمہ
جسکے اوپر ہے تمھارا خاتمہ

سمجھو یہہ تعظیم تھی کسواسطے
آپ بیٹھین آکے وان اسواسطے

اب بتاؤ تم کہ ہے کسواسطے
تم جو ہوتے ہو کھڑے جسواسطے

اب بتاؤ سچ کہ وان آتا ہے کون
بیٹھ پھر جاتے ہو اوٹھ جاتا ہی کون

تو گویا اب آپ آتے جاتے ہین
سب مٹھائی قند حلوے کھاتے ہین

ہے تمھارے قول فعلون سے ثبوت
ہے تمھارے سر کوئی جن دیو بھوت

ہے سجھاتا وہ ہی شیطان لعین
جو نہین اخیار سے اطوار دین

ہین یہ مین اسمین غرض سارے بیان
آرد پر بھی ہو سفیدی کا نشان

یکے مرغ دیدم نہ پا و نہ پر نہ بر آسمان و نہ زیر زمین	نہ از شکم مادر نہ پشت پدر ہمیشہ خورد گوشت آدمین

یہہ جو فرمایا صحابہ تھے کھڑے — دیکھتے حضرت کو تھے گھر تک رہے
ہوشمندون کا یہی بس فہم ہے — بلکہ اس سے بھی زیادہ وہم ہے
آپکے اصحاب ہردم خیر و شر — آپکی رکھتے تھے سب پیش نظر
اسلیئے رکھتے تھے سب زیر نظر — پہونچ جاوین خیریت سے تا کہ گھر
بدعتی کفار شرک بدیقین — قتل کے تھے فکر مین سب اہل کین
ایسی باتون سے تمھاری کیا غرض ہے — آپکو تو اور ہی کچھ مرض ہے
یہہ تو جون حال غنیمت خمس ہے — سب جہان مین اظہر من الشمس ہے
پاس وہ آتا تھا جب حضرت کے مال — دیتے تھے کچھ کافرون کو بھی نکال
یون ہی کافر آئے اصحابون کے پاس — لینے کو اوس مال کی کر دل مین آس
بولے یون وہ استمالت قلب تھی — کردیا اب دین ہی حق نے قوی
اب جو آجاؤ ہمارے دین مین — تو نہو کچھ فرق اس آئین مین
تھا یون ہی حضرت کا یہہ بھی تو کیا — پھر نہ اصحابون نے یہہ کیونکر کیا
ترک اسکا بھی گیا بس یون ہی ہو — تم سند لائے ہو کافی جسکی جو
آپ تو رکھتے تھے تو دس بیبیان — پانچ تو رکھلو بھلا اب کوئی یان
سونے مین حضرت کے نکلتے مین کبھو — بس کسی صورت نہ جاتا تھا وضو
کہدیا جو دین ہے اسلام ہے — رہگیا جو موجب نقصان ہے
اور کوئی کہتا تھا اوسکو برا — کیونکہ کام انکا تھا سنت سے ملا
ایک چھوڑو دوسری قایم کرو — دونون باتین چاہیئے دایم کرو
دین کو یون کیون کرو بدنام ہو — اسمین جسمین طمع کا سب کام ہو

بس علانیہ کمائی حسین ہے
نقد اور کھانا مٹھائی حسین ہے

معنی دو ہی ہوتے ہین دوکان کے
لے سوا سب چیز اور کم سب ہین دے

اسمین دیکھو جسطرف کو کان ہے
مات یان ہر پیشہ کی دوکان ہے

نبودش ز تشنیعہ یاران خبر
کہ غرقہ ندارد زباران خبر

دونون عالم مین جو کچھ عرفان ہی
وہ تو بھائی آپکا قرآن ہے

اور یہی بس آپکا سب ہے ثبوت
کر گئے بد خواہ سب جسمین سکوت

اسکی بس تعمیل مین کوشش کرو
پکا یہہ مولود ہے اسکو پڑھو

چھوڑ دو بالکل ہی یہہ راز و نیاز
کھلنے کو بھی دیگا وہ ہی کارساز

خدا اگر بحکمت بہ بندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

ایک جگہہ کچھ بندرون کا تھا گروہ
جانتے ہین سب عقل کی اونکے شکوہ

جسکو جگنو بولتے ہین تھا پڑا
تھا اندھیرے مین چمک بس وہ رہا

جانکر چنگاری اُسکو آگ کی
گرد اُسکے چن خس و خاشاک دی

آپ اُسکے آکے بیٹھے آس پاس
جلنے کی اُسکے لگا کے دلمین آس

دیکھتا تھا دور سے اک جانور
جان دل مین اُنکا یہہ حالِ بتر

دور سے آواز دی اے بندرو
اسمین تم اوقات ضایع مت کرو

نکلا اور اک آدمی بھی وہان کو ہو
یہہ نصیحت کر رہا تھا انکو جو

بولا یون وہ آدمی اے جانور
یہہ ہین بندر مت نصیحت انکو کر

آدمی تو کہہ چلا رستے گیا
دل مین اس طایر نے اپنے یون کہا

دور سے سنتے نہین میرا کہا
پاس ہی جا کر یہہ دے اُنکو بتا

مشفقانہ پاس آبیٹھا وہ طیر
اب ذرا ان بندروں کی دیکھو سیر

جب کہا اسنے یہہ ہی کار فضول
آگ کا تم جانتے ہو جسکو پھول

رات بھر کیا عمر بھر بیٹھو گے گر
تو بھی جلنے کی نہین ہے یہہ شرر

کرم شب تاب است کیڑا چمکنا
نیز گویند آتشک این رابدان

بس تو سنتے ہی یہہ ہوکر پر غضب
نوچ ڈالے بال و پر بس اسکے سب

اس نصیحت مین گیا بس اسکا جی
ہم بھی کرتے ہین یو ہین اسمین اجی

مین راست جس سے بولا وہ مجھسے کج ہی نکلا
خاموش ہو تو ایدل سچ بولنا برا ہے

اور منع بھی کرتے ہین سب خیر خواہ
کیا پڑا ہے تجکو اسمین خواہ مخواہ

آگئی ہے یا تو طایر کی سی موت
یا خدا اچا ہے تو ہو بدعت ہی فوت

یین سمجھ آخر تو ہین یہہ آدمی
آنکی خلقت تو یو ہین بندر کی تھی

اسمین تو دونون ہین بس امید و بیم
ہے خدا کی ذات رحمان و رحیم

درین دریاے بے پایان درین طوفان شور افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرساہا

حال جایز یہہ ہے جسپر ناز ہے
جایز ہی جایز کی جو پرداز ہے

اصل جایز کی منہیاتون سے ہے
آدمی مجبور جن باتون سے ہے

ہے ولے جایز کا کرنا بھی روا
غرض مین کرنے سے بس پکڑا نہ جا

دین کے کامون کی جایز جھوٹ ہے
یہہ چھپا چوٹے کے پیچھے اونٹ ہے

سیکے جھونٹے سے رکھے جو کوئی پیار
جان تو وہ کن مین پھر ہوگا شمار

ایسا بس جایز کا سارا شوق ہے
صاحب جایز کو اسپہ فوق ہے

اکتفا جایز ہے بس حرص و ہوا
جو بند ہا اسمین ہوا حق سے جدا

نفس کی ہے روک یہہ دوزخ بہشت
سیدھی ونہا النفس ہے بس اسکی شست

دونون جانب کا ہے یہہ رستہ کھلا
جانتے سب ہین بُرا اور سب بھلا

دیکھنے دیتی نہین پر عقل خام
طمع اور ضد دونون ہین شیطان کے کام

سچ مسلمانی تو ہیگی در کتاب
اور مسلمان گور مین کرتے ہین خواب

ہوگیا دفتر ہی وہ سب گاؤخورد
ہوگیا بالکل ہی بس دریا وبُرد

ستر حصون مین گنہ سے سود کے
ایک حصہ ہے زنا مان سے کرے

رہن مین کہدے جو یہہ از رہندار
میری جانب سے تو ہی کہا اُسکو یار

تو کھلا وہ سود جایز ہوگیا
جو نہین کہتا تو کب وہ پاس جا

ایسا ہی جایز کا ہے بس کاروبار
پتھرون سے کون پھوڑے سر کو یار

ہو کہین جایز مین بھی کچھ طرز طور
تو بھی ہو بس لایق کچھ فکر و غور

ہین لکھے جایز مین بھی شرط و حدود
ہے کہین جایز بھی بے وجہ قیود

دیکھے جایز مین بھی جاتے ہین سبب
بے سبب جایز ہوا کچھ کوئی کب

کچھ بھی جایز کی نکلتی ہو خبر
تو بھی فی الجملہ ہو کچھ اسپر اثر

یہہ عجب جایز کی لی ہے آڑ کر
آڑا جایز یہہ چھپر پھاڑ کر

خون اسقاطِ حمل ہی روک ہے
ڈر سے املاق اور جنین کیا لوک ہے

جان پڑنے سے جو پہلے گرا
فکر سے ایسے ہے جایز کے روا

سچ کہو ہے فکر اسکا کیا تمھین
جز طمع ہو جا جمع خاطر ہمین

ترا رنگ غیرت سے اوڑتا نہین
تجھے کیا پریزاد جوڑتا نہین

چاہیے تمکو عبادت کونسی
اس سے ہی ملتی نہین فرصت کبھی

اور ہے عشقِ احمدی ہی دل مین جو
تو درود دین راتدن لاکھون پڑھو

پر نہوگی نفس کی کچھ تازگی
سب سے پوچھے جائینگے بس تین کام
جانے ہین ارکان تک جنکا نہ سار
جب وہان نکلے نمازون مین قصور
بد نظامی پر نہو اسکی خیال
چاہئین بندون یہ جو فرضی حقوق
یہہ تو سب پہلی کلاہین جابے مٹ
فرض و واجب اور سنت کا تو نام
جنت اور دوزخ کی ہے جنپر وعید
جس سے پہلے کچھ نہ پوچھین بات بھی
حیف ہے اُسکی نہ پروا بھی کرین
ہے نہین کچھ بھی پتہ جس بات کا
جو وعیدی کام ہین اُنسے ہین تنگ
اُلٹی ہی اب چل رہی ہے کیا ہوا
پر بڑا افسوس اک یہہ ہمکو ہے
سینکڑون بدعت خلاف دین مین
کوئی بھی دیتا نہین اُسکا پتا
یا صواب اندیش ہی کچھ وہ نتھے
یا اونھین تھا پیش حضرت کا کہا
یا سمجھتے تھے حدیثون کا خلاف
ہم اسی افسوس مین مرجائینگے

اسمین ہو اُسکی بہت ناراضگی
فرض واجب سنت خیر الانام
سب سے پہلے فرضون مین پوچھین گے کام
ہون جماعت سے مسلمانون کی دور
پہلے اس سے تو لو خلقت کو سنبھال
روز محشر آکے پیٹین جوق جوق
ہو رہی ہے جو یہان یہہ سٹ پٹ
جانتی تک بھی نہین ہے عقل خام
رکھتے ہین اُنکی نہ کچھ دید و شنید
ہے کیا یا کچھ نہین حسنات بھی
اسمین کاٹ اُنگلی شہیدون مین ملین
حال دیکھو اُسمین مصروفات کا
اور بتانے والون سے کرتے ہین جنگ
جو مخالف ہر کوئی حق کا ہوا
کوئی بھی جانے بری بدعت کو ہی
ہے پتہ جنکا نہ اس آئین مین
پہلے اس سے لوگ تھے بعقل کیا
اسلیئے یہہ کام وہ کرتے نہ تھے
اسکے باعث وہ رہے کرتے حیا
ایک صاحب بھی نہین کہتے من صاف
پر جواب اسکا نہ اُنسے پائینگے

ایسے ہی یا ہوگئے انجان ہو — نوح کی سی قوم نافرمان ہو
پند کی تھی سال جو نوسو پچاس — ماننا تو کیا نہ آئے تک بھی پاس
تھک گئے لاچار ہو کر جب نبی — کی مجبوری دعا طوفان کی

آنکہ عالمگیر میگوید بس است
بانگ رو گردم اگر در دہ کس است

اور جو اوجڑا ہی پڑا ہے گاؤن نام — تو بسیگا کون پھر اب اُس مقام

صفت انسان نہین انسانون مین گو نہ باقی
رہگئی صورت انسان ہے نمونہ باقی

یہہ جو فرمایا کہ جو نفلون کا اجر — کرنے مین ہو اور نکرنے مین نہ جبر
اور لکھین فتوے مین یون علمای دین — شایقین اسکے جو ہین اہل یقین
مانعین کو بھی کہو مت کچھ برا — اتباع سنت ہے اور نکا دعا
ظاہرا تو یون رعایت کرتے ہین — باطنی لیکن شکایت کرتے ہین
دیکھو ہر شے کی ہے یک ضد پر بنا — عقل ہی جسمین نہو سمجھے وہ کیا
جو برا کہنے سے اُنکی روک ہے — تو برائی انکی ڈنڈی ٹھوک ہے
لفظ ضد مابین جو خصمین ہے — ایک اندھا ایک صاحب عین ہے
جو نوافل سے لگے کرنے منع — کیا کہینگے ہو کے سب اسکو جمع
نیک ٹھیریگا کسیکے بھی وہ پاس — سوچو تو اسمین ذرا کر کے قیاس
کیون یہہ فتوے مین لکھا اس ڈھب سے ہے — مانع کو اسکے نہ کوئی کچھ کہے
خوب جانے ہین برا بدعت کا کام — صاف کہنا کچھ رعایت ہی لگام
سو کسی یہہ فکر مین لکھتے ہین یون — جو مرے گوڑ سے اُسے دے زہر کیون
متبع سنت ہی غالب آئینگے — بدعتی بدعت سے یون گھبرائینگے

چھوڑ دینگے آپکو مغلوب جان — کام بدعت کا بُرا بس دل مین مان
جو نہ ٹھیرے ہے منع کرنا بُرا — کسپر اب الزام آیا بر ملا

ہوگیا زرد پڑی جسکی حسینون پہ نگاہ
یہہ عجب گل ہین کہ تاثیر خزان رکھتے ہین

اک ہماری بھی یہہ بس برلا واس — اسمین بھی فرماؤ کچھ کرکے قیاس
یہہ جو دس حصون مین شہوت کے ضمن — مرد یک حصہ ہے نو حصہ ہے زن
یان غرض شہوت سے ہین دنیا کے کام — مرد سے نو حصہ ہین زن کو مدام
ہے زنِ بیوہ کو یہہ کہنا بجا — شعر — آدمی گویا کہ ہے بیدست و پا
مرد کو رکھنی روا زن چار ہون — عورتین بس دو ہی مین بدکار ہون
چار دیوین ایک کی ہو جسکو بھوک — نو مین پاوے ایک وہ جاکیون نہ سوک
اب کہو گے کیا اِسے کرکے قیاس — ایک ہی حق ہے ویا کچھ کم پچاس
ٹھیک ہی بتلائیو دل صاف سے — لے رہا اور بے رعا انصاف سے
مارو پتھر سے گئے کہہ یون امام — ہو حدیث آیت سوا جسکا کلام
اک سوال ہم تمسے بھی کرتے ہین یان — سو چکر دینا جواب اسکا میان
جو کِسیکے پاس سے خط تمکو آ — نیک و بد اسکا کوئی دے سب بتا
تو بھلا اُسکو کہو گے یا بُرا — لکھنے والیکو دیا جسنے پڑھا
پڑھنے والا تو ہے اسمین بے قصور — نیک و بد ہے لکھنے والے پر ضرور
لکھنے والے کو کہو جو کچھ کہو — لعن طعن اسکو کرو چاہو سو جو
اسکے سر پڑھ دینے مین ہونا ہے کیا — پڑھ دیا جو لکھنے والے نے لکھا
اب اُسے پڑھوا کہین تو اور جا — دیکھو تو پڑھتا ہے کیا اسکے سوا
دوسرا پڑھ دے کوئی کچھ اور جو — پھر تو واجب اوسکے سر جانا ہی ہو

اور پڑھا اُسکا جو نکلے ہر کہین
تو بتاؤ کون ٹھیرے ہے لعین

اب کہو کسکو بُرا کہتے ہین آپ
یا کہ ہمپر ہی رکھے جاوینگے پاپ

ہم تو دیکھو اسمین جی مجبور ہین
کسطرح سے چُپ رہین مامور ہین

بے خطا مامور ہوے ہر کہین
ایلچی ہرگز سزا پاتا نہین

ایلچی کو جو کوئی دیوے سزا
سارے وہ نالایقون سے ہے سوا

اِنسے جاکر آپ وان لڑ لیجئے
چھوڑ یان پیچھا ہمارا دیجیے

جسقدر ہو چاہیے اُن پر خفا
جنکا لکھنا ہے یہہ نفسون پر جفا

پڑھنے والے پر بھی ہوتے ہو خفا
دل مین بھی رکھتے نہین خفگی چھپا

جانتے یہہ بھی نہین ہونے مین گرم
چاہیے کچھ کلمہ پڑھنے کی تو شرم

لاالہٰ کے ہین معنی کلّ نفی
ہے نہین کوئی بھی لایق بندگی

اب جو الا اللہ آیا برزبان
ہے مگر اللہ مالک دو جہان

اور یہی ہین دین و ایمان کے اصول
واسطے اسکے ہی آئے سب رسول

حکم بس یہہ فند کرونی صاف ہے
واذکرونی بھی اِسی اطراف ہے

غیر جانب ہے کھُلا لا تکفرون
ہے بیان اسمین ہی سورہ کافرون

بندۂ اللہ اور امت نبی
لوگ جانے ہین رکھین کچھ تو خفی

یون نہووین بے محابا تُر شرو
ہے حدیثون آیتون مین گفتگو

کھنچے رہتے ہین بس ہر دم مثال تار طنبورا شئے
ذرا چھیڑے سے چھڑتے ہین بجا جسکا جی چاہے

اُمّتِ نبوی شیعہ ہین یا نہین
دیکھو اصحابون سے انکے بغض و کین

ہین یہ ہین جانین بُرا کہنا صواب
شرک و بدعت ہین یہ مین خانہ خراب

کیا نہین پڑھتے حدیثات نبی
رتبے جو اصحاب ہین انسے خفی

یا کوئی انکی برائی مین قرآن / دوسرا ہے یا حدیث ہی کوئی یان
اب تمھارا ہی جو بس ارمان ہو / تم بھی صاحب بس یو ہین انجان ہو
جانتے ہین اچھے برے کو بس سبھی / بن رہے انجان ہین سب بدعتی
چشم احول ہے یوہین بس بدبصر / ایک شئے کی دو لگین آنے نظر
پہونچے ہے اونکی برائی دور دور / علم مین آتا خدا کے ہے قصور
ہوتا اور ثابت نبی کا جہل ہے / اچھون کو کہنا برا بس سہل ہے
ہے خدا فرماتا رحما بینہم / اب ذرا ضد کو تو دیکھو انکی تم
اوسکے ساتھی سخت کفارون پہ ہین / رحم والے اپنے سب یارون پہ ہین
اسکے کیا حضرت علی برعکس ہین / کس ابلا کے انکے بھی بدنفس ہین

گہر خر چہار رند و گوہر چہار
فروشندہ را بافضولی چہ کار

اور نہ یہ سمجھین ہین کہنے مین برا / اصل کی اپنے ہی بگڑے ہے بنا
تھے جو وہ بدتر غذا کا کاروبار / تھی غذا کا ہے کو سب تھی لوٹ مار
دین جاری تھا ہوا اس عہد مین / کچھ تو سوچے انکی جد و جہد مین
اور غنیمت کا کہ جو آتا تھا مال / کب تھا وہ انکی برائی سے حلال
شہر بانو دختر نوشیروان / تھین غنیمت سے ہی انکی بیگمان
اب بری شے لیتے کب حضرت حسین / وہ تو تھے ذات نبی کے نور عین
ہوتے جو حضرت علی بھی بس وان / تو بھی ہوتا دل مین کچھ وہم و گمان
بے نکاحی کب بھلا رکھتے وہ زن / کچھ بھی جو انکو گذرتا سو ظن
یہہ جو کہتے ہین بیا تھا کر نکاح / ہو سکے کب جز غنیمت زن مباح
انکے تو اوپر ہوا سب خاتمہ / جو کہ تھا دین نبی کا لازمہ

اصل کا ہی کھوج کھویا جاتا ہے
اُنکی تو تعریف ہی کرتے رہین
فکر نیک و بد نہین اسمین ذرا
خاک مین یہہ سب ملا جاتا ہی شرف
یہہ کوئی اسمین اگر کہنے لگے
مزرعۂ عقبیٰ ہے دنیا سر بسر
یہہ برائی سب سے بڑھکر عام ہے
کون ہو اس سے برائی مین برا
پہلی بسم اللہ ہی آتا ہے غلط
ہوسکین یون کب برائی سے جدا
جو کرے ایسا نبی کی آل سے
کلا شجرہ دین ہے جسمین تمام
غار کا فرمائے حق جن سے رفیق
سانپ کے جو منہ مین دیدے اپنا پیر
جنسے فرماتا قرآن مین ہے خدا
دیکھو تو اب ضد کا کیا حال ہے
ہوتی ہے محسن کشون مین یہہ ہی بات
رحمتہ اللعالمین کا ہے سبب
ہے نہین کرتا کوئی اسکا بیان
یا ہماری ہی زبان کمبخت ہے
تو ذیا بس پڑھ کتابون مین کرین

اور ہی کچھ بیج بو یا جاتا ہے
اور بھی جو کچھ کہین اونسے حطا کرین
ہوتا ہے کیا اُنکے کہنے سے برا
اپنے ہی اوپر تو یہہ آتا ہے حرف
دین کے سب کام اُنکے نیک تھے
ہے حدیث آیات سے یہہ معتبر
جو غصب باغِ فدک کے نام ہے
جس نے ناحق اہل حضرت سے کیا
خود غلط انشا غلط املا غلط
حرف دو جانب ہمیشہ کو رہا
اور کو تو لیگا کس ملیال سے
دیکھو اب کرتے ہین کیا کیا اُنسے کام
واہ واہ رے جان نثاران صدیق
دیکھو ایسے مشفقون سے اُنکے بیر
ثانی اثنین اور بس سا دوسرا
اور یون ہین بس طمع کا جنجال ہے
بد ہے بس احسان فراموشی صفات
ورنہ کوئی آ چکا ہوتا غضب
کیون حدیث آیات گذرین ہین گران
گذرے جو اُنکے دلون پر سخت ہے
جو کتابین ہین اصولِ دین مین

دیکھو فرماتا قرآن مین ہے خدا | مغفرت کا اونکی وعدہ کر دیا
دیکھو تو پھر غور کر دل مین فزود | پانی کا پانی ہے اور دود دود
ہے عبادت کی حقیقت تین قسم | وہ بتا معراج مین دی اسم اسم
حکم التحیات پڑھنے کا ہوا | پہلے التحیات للہ کہا
بعد اسکے والصلوات کہا | تیسرا بھی ہے یہی بس مدعا
ہے خدا کے ہی لئے والطیبات | جب نبی یہہ کر چکے خوش دل ہو بات
پھر یہہ فرمایا نبی کی ذات کو | رحمت اللہ کی ہو اور برکات ہو
السلام علیک فرمایا جو رب | بولے حضرت نیک بندون پر بھی سب
تھا جو کچھ معراج مین وقت وصال | ہے نہ دل مین اونہ زبان پر اسکا قال
بندگی حق کو تھی جو تعلیم تھی | ذکر اللہ ہی کرین تھے سب نبی
اور نبی کرتے عبادت کسکی تھے | دیتے کلمہ مین شہادت کسکی تھے
حق جو کچھ فرماوے اور اسکا رسول | وہ نہ مانین اور کرین جو ہو فضول
جنتی فرقہ بہتر سے ہو ایک | اہل سنت ہو بچا بدعت سے نیک
بدعتی فرقون کی کثرت کیسی ہو | ایسی ہی بس بدعتی سب جدید ہو
کرتے جان باتین نئی بس نیک جان | پھنستا جاوے دام شیطان مین جہان
یون ہی کل بدعة فی النار ہون | ذریت شیطان سے اذکار ہون
چاہئے ہونا بہت اس سے نفور | سنکے بھاگے نام بھی بدعت کا دور
ذکر اللہ ہی کھڑے بیٹھے کرو | تیسرے درجہ مین جب لیٹے بھی ہو
حکم ہے اور اسمین کرنے فکر کا | مجموعہ بس ہے یہہ سارے ذکر کا

مہیا ہر اک چیز ہے دلربا | لگی اوسکے اوپر ہے اور اشتہا
ترا حکم ہے پاس اوسکے نجا | کریما بہ بخشائے بر حال ما

لهم مغفرة واجر عظیم
[illegible]

کہ ہستم اسیر کمند ہوا

نہین قید اس سے کوئی زیادہ بس — گر اس سے ہمین تو ہی آزاد بس
کرین تجھ سوا اسکو ہم یاد بس — نداریم غیر از تو فریادرس

توئی عاصیان را خطا بخش و بس

جو بھولا ہمین ایک دم تو خدا — تو دشمن بڑا ہیگا پیچھے لگا
تو فضل و کرم اپنا رکھیو ذرا — نگہدار مارا ز راہِ خطا

خطا درگذار و صوابم نما

سوالی جو ہون آکے منکر نکیر — کہون اُن سے اشدم بہ صوت کبیر
خدا شاہِ شاہان محمد وزیر — زبان تا بود در دہان جایگیر

ثنائے محمدؐ بود دلپذیر

گئے عرش پر جو حبیبِ خدا — سدا عرش پر رہتا تھا زلزلہ
بس عرش اونکے مقدم سے ساکت ہوا — حبیبِ خدا اشرفِ انبیا

کہ عرشش مجیدش بود متکا

فلک پہ گئے کر جو مرکب کو چاق — ملایک یہہ کہتے تھے بالاتفاق
بہ راکب و مرکب علی الاطلاق — سوارِ جہانگیر یکران براق

کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

ترجمہ تفسیر قادری - ولا یحسبنّ الذین یبخلون بما اتاہم اللہ من فضلہٖ خیر اللہم
بل ہو شر اللہم۔

اس حدیث آیت ہے اندریون لکھا — مال جسکو حق تعالےٰ نے دیا
اور زکوۃ اوسنے بوجہ بخل کی — جو خدا نے ہے مقرر کی نہ دی
تو قیامت کے دن اُسکے مال کی — ایسی اک صورت بنے جنجال کی

سانپ کی صورت بڑی ہوا کے وہ
کالا ایسا زہردار ہوگا وہ سانپ
شدت و حدت سے سم کی ایک بال
ہو حرارت سے یہہ حال اوس ناگ کا
دونون آنکھون مین ہون دو نقطے سیاہ
سارے کالے اوسکے آگے مات ہین
سانپ وہ اس پاس اوسدم آئیگا
یون کہیگا اوسکے وہ گلے پڑ
جسکے باعث فخر ہمجنسون مین تھا
بعد مین سوُ طوّقون فوق ہو
دوسری جا پر یہہ فرمایا بخشم
دائین بائین پسلیان دغوائینگے
اسلیئے چارون طرف یہہ کام ہو
ایسی رسوائی و دکھ جسمین بھرا ہے
سنتے بھی ہو اب کہین نام زکوٰۃ
جب نہ جانے بھی ہین دنیا حق رحق کا
مال والے کو دکھا کر کے وہ مال
ہے یہہ وہ گاڑو جسے گن گن کے تھی
بے زکوٰتی ہی جسے رکھتے تھے گاڑ
اب چکھو اسکا مزا تم ذوق سے
یہہ حقیقت جائیگی اس روز کھل

یون کہینگے آگے اسکے لاکے دو
دیکھ جسکو جلے دل رستم کا بہ تاب
ہو نہ سر پر اسکے بر وجہ کمال
ہو دیگا بالکل ہی شعلہ آگ کا
بد تر ایسا سانپ ہو ہے سب سے آہ
جس سے ڈرتے عالم جنات ہین
دیکھ یہہ اسکو بہت گھبرائیگا
ہون مین وہ بھی جس سبب تجھ مین اکڑ
مارتا پھرتا تھا ڈینگین جابجا
بس لپیٹ جاگا گلے کا طوق ہو
داغ دینگے اونکی پیشانی بزخم
داغ یون ہی پیٹھ پر لگوائینگے
ہر طرف سے یعنی رسوا عام ہو
دھیان بھی اوسکا نہ کچھ دلمین کرین
جسطرف دیکھو ہے بدعت و رسمیات
اس سے آگے کیا پڑھا ہوگا سبق
یون کہین یہہ ہے تجھے اسکا وبال
رہنے والا جانو تا اس دن کے تھی
سو سو حیلے درمیان لاتے تھے آڑ
خوب دل کو خوش کرو اس شوق سے
اب تو ہے اور ہو تمھارا دور گل

چودھوین صدی مین ہی پایا شباب   ہے یہہ اصحابون کے کامون کا جواب
تھے ہوے مجبور جون ہیں انسے تب   مُن کے چیتے کر رہے ہین یون ہی اب
دوسرے ہونا بھی ہے اسکا اثر   ہے جو کثرت ہونے بدعت کی خبر

آپ سے جاتا نہین مین اُس ستمگر کی طرف
خود بخود گردن جُھکی جاتی ہے خنجر کی طرف

ہے لطفِ اخیر عمر پنجاہ و شصت   سب ہوتے ہین اس بیچ اعضا سست
ابھی تک تو ویسا ہی ہے خود پرست   چہل سال عمر عزیزت گذشت

مزاج تو از حال طفلی نہ گشت

وہی کجروی ہے نہ ہے راستی   حریصان دنیا سے ہے آشتی
ندانم کہ در دل چہ پنداشتی   ہمہ با ہوا و ہوس ساختی

دمے با مصالح نہ پرداختی

بگوش اُسکو سُن جو مین کہتا ہون یار   زمانے کو یکدم نہین ہے قرار
بہت مر گئے اسمین سر مار مار   مکن تکیہ بر عمر ناپائدار

مباش ایمن از بازیٔ روزگار

حکم ہے اے مومنو لا تلہکم   آدمی کے جسکو سن ہون ہوش گم
یون مفسر کرتے ہین اسکو رقم   سو موافق اسکے ہی لکھتے ہین ہم
صاف ہے لا تلہکم اموالکم   دوسرے یون ہی ولا اولادکم
یعنی دو چیزین یہہ مت ضایع کرو   ذکر بن اللہ کے یہہ جان لو
اور بہت لفظِ ہلاکت ہے زبون   ہے کسی ڈھب اس سے مرجانا نہ یون
مال اور اولاد ہے سب اسمین قید   خرچ ہووے کس جگہہ اب با نوید
اور کریگا تم سے ایسا کام جو   ٹوٹا پانے والون مین جاویگا ہو

اس خسارے کا بھی اب ہے کچھ خیال
ذکر اللہ مین رکھو سب جان مال

ہے حساب اسمین وے نقد اور ادھار
حال حاصل چھوڑ ہو امیدوار

گود کا چھوڑے بھروسے پیٹ کے
اُس سے زیادہ اب کہے احمق کیسے

پوجتے ہین ساری مخلوقات کو
سب جمادات اور حیوانات کو

تم مین بھی وہ صفت سب آجائیگی
رفتہ رفتہ دخل سب پاجائیگی

بڑھکے سب از اندک خیل ہو
قطرہ قطرہ سے یوہین جا سیل ہو

استعانت اور عبادت کو خدا
بس فقط اِن دو نہ فرما چکا

وحشت کا سا حال ہے سب ضلال کا
کچھ نہین بڑھتا بد کہنے کے سوا

نقل کب حضرت کی ہے مولود کی
ہان مگر ہے آذر و نمرود کی

شیرنی حلوے کی جو تقسیم ہے
وہ مصدق قوم ابراہیم ہے

عالمون سے بھی ہوا تصدیق جو
اِسکی اُسکی بس گئی تطبیق ہو

رکھتے آگے خوش طعام اقسام کے
بانٹ کھلاتے جان اُنش اصنام کے

تھے چڑھاتے بس یوہین اصنام پر
بانٹ کھاتے رکھکے اُونکے نام پر

ہین وہی کج فہمیان یان خورونوش
ویسی ہی نذرین نیازین ہوش گوش

ایکدن بتخانہ مین حق کے خلیل
جا گھسے بس پاکے کچھ فرصت قلیل

اک تبر سے بت لگا ٹکڑے جابجا
اور تبر سب سے بڑے پر رکھدیا

جب پڑی تحقیق اُس جا آنکر
بولے اُس جا یون نبی خوش سیر

ہے یہہ مخرب جسکے کاندھے ہے تبر
بت کئے سب اسنے ہی زیروزبر

ہے یہی سب مین زبردست و قوی
بس خرابی اسنے ہی اِن سبکی کی

اس سے ہی پوچھو تھی انکی کیا خطا
جس سبب سے یون ہوا اِنپر خفا

یون لگے مخبوط وہ کرنے کلام
کر بھی سکتے ہین بھلا کچھ بت بھی کام

کھانا پینا حس و حرکت فکر کچھ
کرہی سکتے ہین بھلا بت ذکر کچھ

کہتے تھے اور بت یہ پتھر کے ہین
ایسے اُنکی عقل پر پتھر پڑین

جانتے تھے اور یوہین بیکار بھی
کرتے نافہمی کے تھے گفتار بھی

اب کہو تو اسکا کیا حاصل ہوا
خبط جاہل عاقل و کامل ہوا

دیکھتا ہے سوجھتا نہین لعنت ایسی چند
تلسی یا سنسار کو ہوا موتیا بند

تم بھی تو سوچو ذرا کر دلمین غور
جز خدا کے غیب دان ہے کوئی اور

پڑھتے یہہ قرآن مین ہو گے سبھی
کہتے ہین لا عالم الغیب نبی

ہے یہی صورت نفع نقصان کی
کہہ گئے مت مانگو خیر حق کے کبھی

ہین نہین مالک ہون اپنی جان کا
کر سکون جو اسمین اچھا اور بُرا

ہے حدیثون مین یوہین آیات مین
فرق کچھ جانے نہین اس بات مین

عام یہہ بس بات کہدو یا نبی
ہین نہین ان باتون کے لائق کبھی

اک نبی کے عہد مین تھا یہہ چلن
مچھلیون کی روک تھی شنبہ کے دن

مچھلیان اُس روز آتی تھین بہت
طمع دل مین یوہین لاتی تھین بہت

کھود کر گڈھے کنارے بحر کے
بھرتے اُنمین مچھلیان کر قہر تھے

دوسرے دن پانی گڈھون کا نکال
کھاتے تھے یوہین پکڑ کر بکر جال

کام مین شیطان کے کثرت یوہین
ہے طمع اور لذتون مین ہر کہین

منع علماء کرتے تھے پر از طمع
شادی و غم سب مین رہتے تھے جمع

کرتے تھے فرقت سے اُنکی درگذر
اسلئے رکھتی رعایت تھی نظر

خلطا ملطا اُنکے جو اندر رہے
سب معہ علماء بھی بن بندر گئے

بدعتی کا ہے یوہین سب اشتراک
ہو الگ انسے وگرنہ ہو ہلاک

قل لا املک لنفسی ضرا و لا نفعا الا ماشاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب الخ

ہے نصیحت نبیون کی مانا کوئی
سُن تباہی قومون کی جانا کوئی

بدعتی کی سب عبادت نیکیان
واسطے والے کی بھی برباد جان

ہے حدیثون مین یونہین آیات مین
فرق کچھ جانے نہین اس بات مین

سود کی صورت شہادت اور رقم
دینا کاغذ یا کہ داوات وقلم

ہین یونہین اسمین بھی ساری نیکیان
واسطہ سے انکے یارب الامان

اسمین بھی جون شرکتِ شادی یزید
ہوگا آخر لقمہ ہل من مزید

یہہ بھی کرتے ہین یونہین کار زبون
جسکو دیکھو ففعلو ماتومرون

حکم تاکیدی اُسے کرنے مین ہے
ہوگیا جو جینے اور مرنے مین ہے

ہے کوئی حکم خدا حکمِ نبی
سانگ یون مولود کا کرنا سبھی

رہ گیا بس حکم جو وہ کام ہے
رہ گیا شیطان کا وہ دام ہے

حکم کے موجب اطیعوا اللہ ہے
ورنہ پکّا بدعتی گمراہ ہے

جو نہ اسپر بھی ہدایت پائیگا
وہ چلا دوزخ کو سیدھا جائیگا

ایسے ایسے تو زمین پر رہتے ہین
جو خدا کا بیٹا تک بھی کہتے ہین

کام دنیا مین جو دیکھو فکر غور
ہووے جنکے دیکھتے ہی عقل اور

کچھ سمجھتے ہین نہ اس کہنے کی اصل
پیدا ہوتی ہے خدا کی اسمین نسل

خواہش بشری بھی ثابت ہوتی ہے
یون ہی کج فہمی مین آفت ہوتی ہے

حضرت آدم کا تو تھا پُتلا بنا
آئین تھین حوّا کہان سے دو بتا

جو کہو آدم سے ہے اونکا نکاس
تو نہ مانے ہے اسے ہرگز قیاس

ہے یہہ بالکل بے وجود و بے کشود
مرد سے جُز زن ہوا کوئی نمود

ہونا بچے کا نسا کی ہے صفات
مرد سے بچہ ہو ایسی واہیات

تو توالد اور تناسب کا سبب
ہے خدا مین بھی ہمارا سا ہی سب

لفظ قدرت جو کہے اسمین کوئی
بیٹا ہو تو باپ دادا ہون ضرور
یہہ تو سانحہ زاد آدم سے ہوا
بچہ بھی اوسنے جنا مریم صفت
کیا کوئی اوس کوہ مین بیٹھا تھا اونٹ
اب کہو ولدِ خدا ایا تھا خدا
جو دیا مخلوق مین خالق ملا
ہو گئے یکسان ہی صانع اور ظروف
یوں جنے والے عجایب ہین سبھی
ہے انھین عنوان پر جو نیک و بد
برہمون کی کیا نہین دیکھو ہے کید
کچھ کرین اونسے نہ بے پوچھے کبھی
ہاتھ سے بامن کے ہے یہہ عزو شان
ہتیا مین گاے کی دو کھی بنین
خدمتین اُنسے بھی جو چاہو سو لو
کہتے ہین جون پیر بھٹیا رہ و خر
اور بُرا بھی ہین کہے جاتے سدا
اور کہین جون پانچ پانڈو ایک زن
تھا جلا دیتا اُسے رکھتا تھا جو
نیکیان بدعت کی بس سب ہین یونہین
اک رکھے وہ سو بناوے روپ یا

بس تو ہے معقول قدرت سے وہی
دیکھو ہے اب عقل مین یان تک فتور
کوہ سے ناقہ ہو گیا چون وچرا
اور گیا چھپ بھی مسیحا دم صفت
جفت ناقہ یا یہہ سب قصے ہین جھوٹ
حضرت عیسیٰ سے تعجب ہے سوا
اس سے زیادہ اور کیا ہوگا بھلا
کیا وہان ہو ہو جہان ایسا وقوف
اک نہین امت محمد ﷺ
تو بچاری کیا رہیگی ایک جا
بس کئے کیا کیا ہنودون کو مین صبا
صدقہ و خیرات ہے اونکا سبھی
قتل ہندو چھپکلی گرگٹ سمان
شرف انسان چھپکلی گرگٹ گنین
ہر طرح جو کچھ ہے دنیا اُنکو دو
ہو گئین صفتین جمع سب آنکر
ہونے پاتے بس نہین ہرگز جدا
تو بھی وہ سب نیک ہین اور نیک زن
زندہ پھر ہو جاتی تھی ہر روز وہ
بڑھتی جاوین جسقدر بگڑے ہی دین
ہے وہی آخر تو بس بہر دیپا

سگ بدریاے ہفت گانہ بشو
چون بشوید پلید تر باشد

مولوی روم لائے ہین سخن
ایک واعظ کا یون ہی در مرد زن

واعظے بُد بس گزیدہ در بیان
زیر منبر جمع مردان وزنان

رفت خوجے چادرے وربند ساخت
درمیانِ آن زنان شد ناشناخت

گفت واعظ چون شود عانہ دراز
بس کراہت باشد ازوے در نماز

تھی غرض اس مسُئلہ مین جو گفتگو
کہدیا واعظ نے مسئلہ مو بمو

پیش خوجے یک زنے بنشستہ بود
ہوش خود بر وعظ واعظ بستہ بود

گفت خوجے زود اے خواہر ببین
عانہ من گشتہ باشد این چنین

دست زن در کرد در شلوار مرد
بس دگر بر دست زن آسیب کرد

نعرۂ زد سخت اندر حال زن
گفت واعظ بر دلش زد گفت من

گفت نے بر دل نہ زد بر دست زد
واے گر بر دل زدے اے پُرخرد

صدق را ازین زن بیاموزید مین
چونکہ بر دل زد ورا گفت اینچنین

ہے بڑا افسوس بس اس بات پر
دل پہ یہہ لگتا نہ لگتا ہاتھ پر

دست کش ہو طمع دنیا سے اگر
تو لگین سب کام حق آنے نظر

ورنہ دین خواہی وہم دنیاے دون
تجکو مالیخولیا ہے یا جنون

جو چلی آتی تو اتر ہے خبر
دین بگڑے گا نہین کچھ اسکا ڈر

تو یون ہی یہہ گریہ بے اصل ہی
ٹھیک اُس عورت کی اس جا نقل ہی

ہو کھڑے بیٹھے کہ جاؤ لیٹ بھی
اسمین تو ہے فکر ہر نوع پیٹ کی

پیٹ کی ہے پیٹ کی ہے پیٹ کی
سب مسلمانی اسی کی بھیٹ کی

جانا جاوے اُسمین بھی پھر ذکر خیر
دیکھنے قابل تماشا اور ہو سیر

آدمی کو چاہیے فکرِ معاش
ہو توکل پر ہو روزی کی تلاش

اعتراض ہندو جو لائے ہین یہان
چاہیے اوس سے تو شرمانا میان

کہتے ہین ہندو مسلمانون سے یون
ہمپہ حرفِ شرک تم لاتے ہو کیون

بدعتی کو ہو بھلا کیا اسمین تاب
اہل سنت دیوینگے اِسکا جواب

اے مسلمانو تمھین سوچو ذرا
تم مین کیا کیا ہوتا ہے حق کے سوا

تم ہمارے کام بتلاؤ ہو کھیل
دین مین اپنے تو دیکھو کچھ جھمیل

دین و دنیا کے غرض سب کاروبار
ہین سوا حق کے بزرگون پر مدار

رہگیا باقی خدا کا تو ہے نام
صرف مین بس ہین بزرگون کے تمام

شادی غم تنگی فراخی رزق کی
بخششِ اولاد مرنا زندگی

پیر بخش عبد النبی بندہ علی
اُنکی ہی سب بندگی بخشش چلی

سبکے لکھنے کو تو دفتر چاہیے
جاننا اسپر ہی اکثر چاہیے

یہہ جواب اِسکا ہے ہندو صاحبو
جانو یہہ بس دیوتون کے نائبو

یہہ تمھارے میل کا ہے سب فساد
تمسے ہی بس کرتے ہین سب اِسکو یاد

ہے ہمارے تو یہہ کفر و شرک صاف
جسکو کرنے کا نہین ہی حق معاف

ہے کتابون مین نہ اِسکا نام بھی
کرتے یہہ اکثر ہین عقلِ خام بھی

اور کہا ہمنے جو تمسے اے میان
وہ تمھاری ہے کتابون سے عیان

یہہ خدا فرماتا ہے سختی اگر
بھیجون مین اپنی طرف سے کوئی پر

ایسا ہے دے دور کر میرے سوا
یا کمی بیشی کرے اُسمین ذرا

اور جو ہو نجانے بھلائی تجکو گر
تو وہ قادر ہیگا بس ہر خیر پر

یون کہو تو تم بھی سچے اسمین ہو
نام بد سبکا ہو اک بد جسمین ہو

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

ہے جو کچھ نکلا عجایب از عجب | چلتے چلتے آگیا وہ بھی ہے اب
چاہئے تعریف مین اسکی بھی فکر | یادگاری ہے بزرگان یہہ بھی ذکر
یہہ تماشا طرفہ تر افزود ہے | نام ہی جسکا نیا مولود ہے
اسکی حق گوئی مصنف نے کری | ہوگیا رکھ نام پہلے ہی بری
اسپہ بھی سمجھے نہ جو نادان ہے | یہہ تو حیوانون مین بھی پہچان ہے

ہان ہان مانے تاک تک مانے ہوے کہیے سنے ہوے کھڑا
کہے کبیر سنو بھئی سادھو یا نس سے بیل بھلا

ہو اناڑی جو تو پکا چاہئے | اور کھلاڑی ہو تو پکا چاہئے

چہ خوش گفت خرمہرہ در گلے | چو بر داشتش پر طمع جاہلے
مرا کس نخواہد خریدن بہیچ | بدیوانگی در حریرم بپیچ

کوڑی کا جاہل سے جیسے قال ہے | گویا بدعت از زبان حال ہے
یہہ تو اُس خرمہرہ سے بھی ہیچ ہے | جو حدیث آیات مین یہہ پیچ ہے
لکھتے ہین وہ باتین ہین اسمین لکھین | جو بڑی بھی وہ کتابون مین نہین
جو کتابون مین نہو وہ کیا ہے بات | بس یوہین کچھ ہوگی بدعت واہیات
جو کہ پہونچانا تھا وہ پہونچا دیا | رہگیا اب شرک و بدعت کفر یا
دین کی تو ہو کتابون مین وہ کیا | ہے نہ یہہ تو چار دن مذہب مین لکھا
تو فرشتے اب وحی لانے لگے | خواب مین یا آکے بتلانے لگے
خواب پر ہی ٹھیریگا آخر قرار | ہے غطیہ خواب پر دار و مدار
دھوکے کیون دیتے ہو خلق اللہ کو | مانو کہنا اب بھی مست گمراہ ہو

ہے قیامت تک کتابون مین تو سب — ہو چکا ہے اور جو ہو آثار اب
ہے لکھا جو دیکھکر اسکو سبھی — ہون خوشی سُنّی تشیعہ اور نیچری
نیچری شیعہ تو کیا جز سنتی — ہوگا خوش باقی جہان سب بدعتی
سنیون کو اسمین ناحق گھیرا ہے — سُنّی کو تو بدعتین اندھیرا ہے
سُنّی کب بدعت سے خوش ہونگے بھلا — وہ تو بدعت سے خفا ہونگے سوا
باقی باتین حق ہین اور سچ اور بجا — شان مین بھی جو جو حضرت کی کہا
واعظون کو جو لکھا ہے خاص کر — حق ہے سو اُنکا نفع اُسمین مُقر
سامعین کو جو لکھا بس یہہ ہی جھوٹ — اُنکے گھر کا تو ہے تالیقہ و لوٹ
اُنکو اسمین کیا خوشی ہوگی بھلا — اُنکے سر تو آ پڑی اُلٹی بلا
ہے یہہ ایما لاو یہہ اور لاؤ وو — اُنکے گھر مین بس غرض جو کچھ کہ ہو
کوڑی مین ہے کچھہ تو توت نام کی — ہے نہ بدعت کوڑی کے بھی کام کی
خالی یہہ کوشش نہین ہر حال مین — کچھ نہ کچھ تو ہے ہی کالا دال مین

اشعار

ہر گھڑی فکر نیا ذکر نیا دھیان نیا — روز کاشانۂ خاطر مین ہے مہمان نیا
نیا مولود جہان ہوتا ہے ہوتی ہے خوشی — اچھا ہے لوٹ بدل پان و ایمان نیا

از زبان شیرین حلاوت ٹپکے ہے — اہل بدعت کی زبان بس ٹپکے ہے
جو لکھا سنت و واجب مستحب — ہے وہی جسکو سمجھو او اسمین اب
ہے سمجھکر کام کرنے مین ثواب — کوئی بے سمجھے ہو لے ہے کامیاب
ہے لکھا روزہ نماز حج و زکوۃ — ہے نئے انداز سے انکی بھی بات
جب نیا مولود ہو ہون یہہ نہ کیون — لازم آیا انکا بھی ہونا ہے یون

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت
رفت منزل بہ دیگرے پرداخت

کم خدا جاہے کچھ ہو جان مشکلین
دین کے جو کچھ کہ احکامون مین ہین

ہو مقرر جا یون ہی من مانتا
نفس کی خواہش بموجب ہو روا

خوب ہی پھر تو بہت جے بول ہو
ساتھ مین بھی بہرِ شہرت ڈھول ہو

گنگا جل روزے مین کچھ کھاوین بھلا
اور نمازون کا یو ہین کچھ ہو اوتار

عوضِ حج ہو کوئی درگاہِ پیر
اہل کی خدمت زکوۃ ہو دلپذیر

بی بی وارے اور باندی اوسکو کھا
کچھ نہ جا جو پھر کہین گھر کی بلا

رباعی

ز احتیاج بتر در جہان بلائے نیست
بہ ہیچ وجہ تہیدست را نوائے نیست

کسیکہ گشت دلش مبتلائے رنج طمع
بگو بمیر کہ این درد را دوائے نیست

اشعار

سگ ار باہمہ زشت نامی بمرد
مرا او را بد و زخ نخواہند برد

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل ز حیرت کہ اینچہ بوالعجبی است

قطعہ

اے برادر طمع مکن کہ طمع
آدمی را خراب سازد و خوار

پاے در دامنِ قناعت کش
طمع از مالِ مرد مان بگذار

اِسکے اندر بدعت وضد اور طمع
ایک ہین تینون سو تینون ہین جمع

فرض واجب مستحب سنت تمام
ایک ہی درجہ ہے بس اِن سبکا عام

جسمین چاہین لین سمجھ جز سنتی
عاشقان شیرین بیانِ بدعتی

ہو نہ کیون ایسی کتاب ہر دلعزیز
ہر لطافت سے بھری ہو جسمین چیز

پر غضب کیا ہو کے فرماتا ہے رب
سمجھا ہے کیا ہمکو ٹھٹھے باز اب

سمجھو فرماتا ہے اس آیت مین کیا
اتخذو آیاتی و رسلی ہزوا

پہلے ہی قرآن کا دیکھو شروع ‌ ‌ ہووے جسکے فکر سے دلمین خشوع
عشق کے آگے کھرا کھوٹا ہے کیا ‌ ‌ عاشقون کو سچ ہے یہہ ٹوٹا ہے کیا
ایسے ہی اسمین بھی ہے کچھ گپ شپ ‌ ‌ جسطرح ہو ہے مطاہر تنج گپ
دودھ گھی پیشاب گوبر گاے کا ‌ ‌ پانچوین دیتے ہین گنگا جل ملا
شرک بدعت بھی یون ہی اسمین ہے پاک ‌ ‌ دین و ایمان جسمین ہو سارا ہلاک
اُڑ رہی ہے شیرنی اور پان پھول ‌ ‌ لطف سب خمسہ حواسون کا حصول
ہے تواتر سورہ شعرا مین یوہین ‌ ‌ یعنی ہاکان اکثرہم مومنین
ہے وہی ازلی دغا شیطان کی ‌ ‌ کیون نہو مٹی خراب انسان کی
ہے نہ کچھ اب سابقونَ الاولون ‌ ‌ ہو گئے خیر القرون شر القرون
ہے بہت ہی سخت حیرت اور عجب ‌ ‌ لوگ اگلے تھے پھرے حضرت سے سب

آیت شریف تفسیر قادری پارہ عم - الذین وہ لوگ ہین جنھون نے نادانی کی وجہ سے - اَشْتَرَوْ مول لیا اور بدلا شک کو یقین پر اور جہل کو علم پر نفاق کو اخلاص پر ہلاک کو نجات پر دوزخ کو جنت پر بدعت کو سنت پر - فَمَا ربحت بس فایدہ نہ بخشا اور نفع نہ دیا اُنھین - تجارتہم اُنکی سوداگری نے اور رہیہ وہ نہین ہین وماکانو مُہتدین راہ پانے والے -

اشعار

محبت بھی تو قاتل کی نہین خالی عداوت سے ‌ ‌ اشارہ بھی جو کرتا ہے تو انگشتِ شہادت سے
چلا آتا قدیمی جو اثر ہے بت پرستی کا ‌ ‌ ملائے بن نہین رہتا کوئی سنت بھی بدعت سے
ہر کوئی نفس سمندِ تیز گام ‌ ‌ کر رہا ہے پاشنہ چھوڑے لگام
پوجے ہین نقشِ قدم اور بال بال ‌ ‌ یان پرستش کا سوا سب سے ہے حال
مسکین خر آرزوے دُم کرد ‌ ‌ نایافتہ دُم دو گوش گم کرد

آنکس که نهد برون ز حد گام این است سزاے او بد انجام
ہے طبع موجب ہزار فساد اس سے رہتے ہین دور نیک نہاد

ہین جو کچھ سنت و واجب مستحب ہین نہ کچھ انمین تو یہہ موسوم ڈھب
ہوتا ہے بدعت سے بھی شیطان دور بدعتین جنت مین لیجانگی ضرور
پہلی مولودین تو وہ کچھ نقل ہے ہے نیا مولود جو اب اصل ہے
سارے مولودون کا یہہ ناسخ ہوا پہلے سب فاسق ہین یہہ راسخ ہوا
ساری امت کو مبارکباد ہو اس خوشی سے کیون نہین دلشاد ہو
کیا لکھا ہے سوچکر یہہ پیش و پس بر رسولان بلاغ باشد و بس
ہے لکھی آیت جو یہہ الا البلاغ کیا پریشان اس سے ہین دل اور دماغ
اس سے ہی سب بدعتین ہوتی ہین ساری باتین اس سوا بدمعتی ہین
ہے بلاغ اب اسمین کس ترکیب سے یہہ ہی تو بدعت کی سب تخریب ہے
لاے ہین اب اسکو ہی اثبات مین لوگ ٹھٹھے کے سوا اب کیا کہین
بھولتے آے اسے یا ہر کہین سب کتابون مین تمامی واعظین
یا کہ یہہ سینہ بسینہ طور ہین یہہ سفینہ سے الگ کچھ اور ہین

عشق را روح و روان دیگر است
این جرس را کاروان دیگر است

کام ہے شیطان کا بدعت ہی خاص پایا ہے اسمین ہی اسنے اختصاص
لو اسے ہے حکم آتاکم رسول اور فضول ہے سب ظلوم و ہم جہول
اسکی ہے تہدید کو الا البلاغ ہو چکا ہے اس سے تو حاصل فراغ
سامعین قاری کی گریہ کی بہار لکھ گئے یون پہلے ہی معنی شعار
گر سن بخاری کو نہ آوے کچھ بخار گاوے عاشورا تو روین زار زار
تم بی

پانی بازیگر کے سے کہنے مین ہے — دم مین برتن خشک پھر بہنے مین ہے
کچھ عجایب سے خمیر از آب و گل — اہرمن [ala] خو چشم تر اور خشک دل
یاد آئی اسکے اوپر اک مثال — ایک سان دونون مین بس درحال قال
شیخ صاحب کو پکارا کوئی آ — پوچھنے کو آئی باندی مدعا
شیخ بولے کون ہے اک راہ سے — بولی باندی کوئی غبد الله ہے
آنکھ مین بھولا قضا سے اُسکی تھا — شیخ کو آکر پکارا جسنے تھا
شیخ بولے ہو کے باندی پر خفا — نام غبد الله بھی ہوتا ہے بھلا
بولے باندی سے نکر پٹنے کے کام — ایسا بیڈھب بھی کہین ہوتا ہے نام
بولی باندی شیخ جی کیجے معاف — عین پر نقطہ دھرا ہے اوسکی صاف
میرے بس کا روگ یہہ کھونا نہین — دور مجھسے غیب یہہ ہونا نہین
آپ ہی تشریف یان کو لائیے — دفع اسکو آپ ہی فرمائیے
غین کا کردون بھلا مین کیسے عین — جو نہو نقطہ تو مین مجرم ہون عین
اسمین بھی نقطہ وہی موجود ہے — نام ہی جسکا نیا مولود ہے
سنت و بدعت مین اب انصاف ہے — عین پر نقطہ وہی بس صاف ہے
جامع مسجد کا نپور مورود ہے — اب ہوا جس جا نیا مولود ہے
چاہیئے لکھتے یہہ ڈھب بے سود ہین — بدعتین سب خبر دین سے مردود ہین
ہے قمار بحت تجارت یہہ وہی — راہ فانی ہو نہ جسمین بس کبھی

سخن سے حال کھُلتا ہے بشر کا
مثل ہے تانت باجی راگ بوجھا

کنچن ملے نہ کانچ مین ملے نہ جات کجات
کتنی چھٹکے چاندنی ملے نہ دن مین رات

ع اہرمن [illegible]

تمتع زہر گوشۂ یافتم
زہر خرمنے خوشۂ یافتم

قطعہ

فقیرون کے پیلے کی ہے یہہ مثال — ملا جو جہان سے لیا اسمین ڈال
یہہ مشت نمونہ ہی خروار کل — مذاہب کے افعال کی دیکھ بھال

پیرون کو اپنے اوڑلتے ہین مرید — قبرون پر یو جا ہجوم روز عید
رنڈیان بھڑوے اوڑاوین راگ رنگ — ہوتے ہونگے جس سے قبرون مین بھی تنگ
یا یہہ ہین وہ فاجر و بدکار تھے — زندگی مین کیا یہی آثار تھے
چشم بینا بھی ہے اور ہے کور بھی — ہے امانت دار بھی اور چور بھی
بدعتون کے راگ مین بیہوش ہون — ذکر سنت جب سُنین خاموش ہون
کچھ نہ سنت سے اوٹھے جوش و خروش — گونگے کا سا ہو وین گوڑ کھا کر خموش
کام بدعت مین بہت اس سے بھی زیاد — رکھتے ہین اور نیاب حق پر اعتقاد
ہین نبی سے اور نہ اصحابون سے ہین — کچھ عباداتون نہ آدابون سے ہین
باب ان طرزون سے سارے بند ہین — جسمین نو آموز سب خرسند ہین
مومنون پر کافرون کو یا یقین — راستہ تقریر مین بالکل نہین
تھے میان بی بی چماری اور چمار — موت آئی مرگیا وہ مرد یار
کچھ دیا اوسکو برائے نام داب — ہوگئے اعضا بدن آخر خراب
کھوپڑی اُسکی پڑی تھی وان کہین — چلتی پھرتی آگئی زن بھی وہین
یاد آئی اوسکی جو الفت اُسے — لی اوٹھا اوسنے بصد رغبت اُسے
چومنے اوسکو محبت سے لگی — اُسمین اک زنبور بیٹھا تھا خفی
بیخبر از بے عسل زنبور تھی — عشق خاوند مین یوہین زن چور تھی

کاٹا اوسنے ہونٹ ہین اوسکے جو ہاے
لے سجن مرتا نت مرتے مرگئے
سمجھی وہ خاوند کا ہے راز و بیان
بدعتی بھی غم اوٹھاتے ہین یوہین
مکر شیطانی یوہین ہے نیش زن
سو جہان دیکھو اوسی زن کی مثال
پر بزرگ اِن بدعتون سے دور ہین
واہ بدعتیو تمھارے حوصلے
ہے یہی قرآن مین قولِ خدا
بے خبر اس بات سے ہین سب کے سب
اور خبر یہہ بھی اونھین ہوتی نہین
تھے نبی بھی سب عبادت کے لئے
گر بصورت آدمی یکسان شدے
نام خطنہ ہے جو ہے سنت رسول
فایدہ خطنون سے ہے یہہ جان لو
خطنون والے کی نکل جا دھار صاف
کیفیت صحبت زنان مین بھی یوہین
لڑکے پر تکلیف ہے ہے وقت تنگ
ہو رہی ہے سنتِ نبوی ادا
ہو رہے ہین گھر مین تو اب ٹوٹکے
دیکھو اب باہر تماشے رنگ رنگ

یون کہا اوسوقت اوسنے آہ مار
چو چلے دل کے نہ اب بھی پر گئے
جیسے بدعتیون کو ہے پیرون کا ساز
دو طرحکا صرفِ زر تخریبِ دین
آگیا تھا جیسے خاوند پیش زن
جاہلون کا بس بزرگون سے ہے حال
ناکسون کے فعل سے مجبور ہین
کھودیے پیرون کے سارے حوصلے
مُردے ہین جنمین نہین ہے جی ذرا
ہم اٹھائے جاوینگے قبرون سے کب
کون اب ہمکو جگا رہے ہے کہین
حق کی توحیدِ شہادت کے لئے
احمد و بو جہل ہم یکسان شدے
اور موکد ہے نکاح بھی از اصول
کھال مین پیشاب اُلجھے مان لو
کسلئے مُنھ پر نہین اوسکے غلاف
فرق لذتہاے افلاک و زمین
رنڈی بھڑون مین یہان اوڑتا ہے رنگ
اب نکاح آیا اُسے دیکھو ذرا
نام مین کیا کیا لکھون اُن بوٹ کے
ہو رہے کفارون کے سارے ہین ڈھنگ

نہ رہا گھر مین بھی ہے بس ڈھول کا
جس سے شرماتی ہے ماتا ہولکا

رسم کفارون نے سنت مات کی
یان گیا بالکل نکل سنت کا جی

هر آنکه تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیهده پخت و خیال باطل بست

پھر بھی جاتے ہین مسلمان ہی کہے
یہہ مسلمان ہو لو کس ڈھب سے رہے

کچھ نکاح کو ہی نہین لکھتے درست
وہ نکاح بس ایسا ہوجاتا ہے سست

کیونکہ لایق ایسے اب آئے گواہ
ناچ گانے پر نہین جنکی نگاہ

ناچنے گانے کی محفل مین گئے
کب شہادت کے بھلا قابل رہے

کچھ لکھے موجب بھی کرتے ہین کبھی
رسم بد دینون کی ہے سب پیروی

فسق کا جامہ بھی ہے فاسق بنے
ہے تو بس بسیار بد سب کے کنے

فاسقون مردون مین فاجر رنڈیان
ہین نسب شیطان لعین کی جھنڈیان

دیتا ہے زایل نسب کو کر کسب
ہو نہ تبدیل وضع مذہب مین کب

دعوئ مومن مسلمانی بھی ہے
گرنہ ترسا شکل نصرانی بھی ہے

ایسی ہی اولاد بھی ہوگی نہ شریف
دین و ایمان اس سے بھی زیادہ ضعیف

نام نسبت ہے ہر اک جا کا سے
یان ملقب اب بھی ہین اسلام سے

رسم کفارون سے اک مگنے کی ہے
یہہ گدھون کے پانون مین دھنگنے کی ہے

سینکڑون کر کر فضیحت ہوگئے
بدعمل بدقول نیت ہوگئے

چلنے پھرنے کا مقید ہے نہ ہان
اسکا جی چاہے چلا جاوے جہان

دوستی سے ہوگئی اب دشمنی
جا بجا طعنہ زنی خندہ زنی

آتی تو ہوگی بہت سی ننگ و عار
کیا کرین پر کرنی پڑتی ہے سہار

کیون نہین کرتے نکاح کی ہی جو قید
پیش جا جو دونون جانب سے نہ کید

کفر کی رسمین کرین ذلت اوٹھائین
بعد مرنے کے چلے دوزخ کو جائین

پچھہ لگے جسمین نہ ڈھیٹیاری لگام
روز افزون جان تو سب اسکو اب
اسمین اب دو یہم منافق بھی ہوے
جو منافق مرد عورت ہین تمام
نہی منکر امر بالمعروف مین
پیدا ہونے مین بھی کچھہ دیکھو تو کام
ہے عقیقہ اور ولیمہ یہہ کرین
کام شیطان کب چلے بدعت بغیر
جب ہو سنت کا تکلف اسقدر
نکلے ڈاڑھی ہووے بالغ کوئی یا
اور نئی اک دھوم بسم اللہ ہے
کام یان چلتا نہین ہے بے سند
اب گیا جو ایسی دعوت مین کوئی
عام و خاص اسکو سمجھہ لو بس حرام
خیر سے ہین روکتے یا شر سے ہین
جو کرے اپنا مسلمانون مین نام
ورنہ پھر ہووے مسلمانی نہین
اب چلو آگے تو اس سے مرچلے
تیجا دسوان بیسوان چالیسوان
کرنے مین تو کوری بدعت ہے عیان
عشر مین بھی ہو یہی غزو تپاک

بدعتیون کے ایسے کچھہ ڈھب ہین کام
ہے یہی زیادہ خرابی کا سبب
پہلے درجہ مین تو سب فاسق ہی تھے
امر سے روکین کرین منکر کے کام
یون خدا فرماتا ہے ایسے یہہ ہین
ہے چھٹی چھلّے عقیقہ کا نہ نام
بلکہ جنکا ہے نکرنا ترک عین
کام سنت مین جو ہو جاویگا خیر
چاہئے فرضون مین سب لٹنا ہی گھر
چاہئے ہونا بھلا اسمین بھی کیا
کسکی یہہ سنت بتائی راہ ہے
مولد و مسکن مع والد و ولد
اسکو ضد فرمان حضرت سے ہوئی
بدعتین سب ضد سے ہین حضرت کی کام
در بدر سے روکے ہین یا گھر سے ہین
شادی و غم مین کرین سنت کے کام
دل مین اسکے نور ایمانی نہین
شرک و بدعت جو تھا کرنا کر چلے
ہے نہ جنکا دین مین نام و نشان
اور نکرنے مین کٹے ہین ناک کان
ہاتھی کی سی سونڈ بڑھ جاوے یہہ ناک

سال بھر پیچھے ہے اب دیوسا
نام بھی ایسا ہی پایا دیوسا

دیوسا اب خلق کہتی ہے پکار
بنگئے انسان سے دیونا بکار

رسم کفارون مین یہہ اکثر ہین کام
وقت پر ہی دیوتا کھا دین طعام

دیوسا پیرون بزرگون کو کہین
ایسی اونکی عقل پر پتھر پڑین

فاتحہ اک سورت ہے قرآن کی
جڑ ہے سارے دین اور ایمان کی

اسکو جب چاہو پڑھو بخشو ثواب
اپنی جانب سے جسے چاہو جناب

پڑھنے مین تاریخ کی کیا قید ہے
کفر مین شیطان کا یہہ کید ہے

کھانا کپڑا نقد محتاجون کو دو
اور عبادت نفلی جو چاہو کرو

دیکھو تو پھر کون کرتا ہے منع
چھوٹتی ہرگز نہین ضد اور طمع

مسئلہ متعہ کا یوہین سخت ہے
زاد متعیہ عجب بدبخت ہے

ایک زن سے جو متعیہ چار مرد
ہفتہ ہفتہ مین کرین جو فرد فرد

ہو سکے ہے اور سوا ہر روز بھی
ہر گھڑی گھنٹہ یہہ بس جانسوز بھی

ایک کا نطفہ ازین متعہ کار
پاگیا اب پیٹ مین زن کے قرار

اس سے پیدا ہوگا دختر یا پسر
اب کہو اسکو پڑے وہ کسکے سر

کون والد اور ولد کسکا بنے
ایسا تو بچہ نہ زن ہرگز جنے

ایسی گم نسبی و بیقدری و یاس
بیٹھنے بھی جو نہ دیوے کوئی پاس

پڑگئی زن کی بھی کمبختی مین جان
خود کہان جاوے اسے ڈالے کہان

خوب متعہ مین یہہ پایا ثواب
ہوگئی دنیا ہی دوزخ از عذاب

کیا سمجھتے اس قباحت کو نہین
یا سمجھتے ہم اباحت کو نہین

چہ خوش بودے اگر مادر نزادے
بجاے شیر مارا زہر دادے

کھویا متعیہ نے بدکاری کا باک
ہوگئی خرچی متعیہ مہر پاک

المنافقون والمنافقات
یامرون عن المنکر وینہون بالمعروف

ہوتی ہین بیکار یہہ سب عدتین — بس یوہین رٹلین ہین ساری عدتین
بدعتین سب ہین یوہین رونق فزا — کیجیے کس کسکا غم ہردم نیا
خوب متعیہ ہے جنت کی کلید — رنڈیون کے واسطے ہے روز عید

اُلُ تپنگ مرگا ہین گج ایک ایک بس کین
جسمین یہہ پانچون بسین وہ کیون نہوے مت ہین

دشمن جان پانچون ہین اک اک طمع — ایک انسان مین یہہ ہین پانچون جمع
محفلین سو اب جو عشق افزا ہین — سب ہین پانچون خواہشین موجود ہین
ذکر ہے تو اب یوہین بس لو نہ کچھ — لو جو کچھ تو ذکر اسکا ہو نہ کچھ
یہہ عجایب ذکر ہے نیکو قماش — ذکر بھی ہو فکر روزی کی تلاش
روح آدم کی نہ تن مین آتی تھی — دیکھہ پتلا خاک کا گھبراتی تھی
کی سنا کر راگ بس پڑے جوش جو — گھس گئی آخر وہین بیہوش ہو

عجب راگ کو کچھہ دیا ہے اثر
کہ ہوجاوے پتھر کا پانی جگر

نقل اک حاکم عدالت پیز ہے — عادل و منصف یہہ کیا اگر نیز ہے
چل رہی ایسی ہوا یان تیز ہے — بیحیائون کی حیا کا خیز ہے
ایسے حاکم جن مقاماتون مین ہون — بر وضع کب اُن مکاناتون مین ہون
کچھہ عجایب ایسی خوش تقریر ہے — ایسا حاکم ہو جہان تقدیر ہے

قطعہ

اس سے حاکم کیا سوا انگا کرے — ڈوب ان شکلون سے جا گنگا مرے
ہووے اس نسخہ سے حاکم کے شفا — حق انھین اس مرض سے چنگا کرے
اب نہ چھوٹین جنکے اسپر بھی یہہ ڈھنگ — ہین بڑے تو ٹھیک پر مشہور سی ننگ

مژدہ

چونکہ ڈاڑھی منڈانے کا رواج روز افزون ہے اسلیئے اخبار ۹۴ شئہ عین مطبوع لودھیانہ سے باہتمام مولوی نور محمد شیخ الہ دین نقل کر کے علیحدہ مشتہر کیا گیا کہ شاید ڈاڑھی منڈانے والے اور کوٹ پہننے والے آگاہ ہوکر طریقہ محمدی اختیار کرلین - مسٹر ڈریمنڈ نے کسی قانون مین یہہ پڑھا تھا کہ اگر کوئی مسلمان جیلخانہ مین قید کیا جاے ڈاڑھی نہ منڈوائی جاے - اتفاق سے وہ مجسٹریٹ ہوے اور کسی ضلع مین تعینات ہوے - پہلے پہل اونکے اجلاس مین جناب منشی شرف الدین صاحب گواہی دینے کو کسی مقدمہ مین تشریف لاے اون سے کیا خوب گفتگو ہوئی -

مسٹر - کہو بھگوان کو جانکے جو کچھ ہم کہیگا وہ سچ کہیگا -

ش - حیران ہوکر دل مین کہتے ہین کہ این مین تو مسلمان ہون یہہ مجکو ہندوؤن کی قسم کیون دیجاتی ہے -

م - وَل حلف لیو بے حلف لئے عدالت مین گواہی نہین ہو سکتا کہو بھگوان کو جانکے ہم سچ کہیگا -

ش - حضور مین مسلمان ہون -

م - وَل ٹم مسلمان نہین ہے ٹم شروع سے جھوٹ بولتا ہے ٹو ٹمہارا باٹ ہم کیا یقین کریگا -

ش - نہین حضور مین مسلمان ہون جھوٹ بولنے مین کچھ فایدہ ہی میرا نام شرف الدین ہے

م - وَل ٹم کس مافک باٹ کرتا ہے ڈیکھو قانون مین صاف لکھا ہے کہ مسلمان کا ڈاڑھی ہوٹا ہے کہان ہے ٹمہارا ڈاڑھی -

ش - سر نیچا کر کے حضور ہان ڈاڑھی تو نہین ہے مگر ہون مین مسلمان -

م - نو نو وَل ٹم کھلاف قانون باٹ کرٹا ہے ہم نہین مانیگا (منشی گنگا پرشاد سررشتہ دار

کی طرف مخاطب ہوکر) دیکھو یہہ آدمی مسلمان ہے یا تمھارا موافق ہندو ہے۔

گ - حضور یہہ تو مسلمان ہے شرف الدین نام بتلاتا ہے۔

م - کوئی ہندو مسلمان قانون کا مافک ہم صورت سے سمجھیگا۔

گ - حضور ہندوستان مین بہت مسلمان ڈاڑھی منڈوالتے ہین ایک اکیلا یہی تھوڑا ہی ہے اور بہت ہندو ڈاڑھی رکھاتے ہین۔

م - ہان بہت ایسا آدمی ہمارے سامنے آویگا۔

گ - حضور ایسے تو سینکڑون ہین - حضور پہلے نام پوچھ لیا کرین اوس سے معلوم ہو جایا کریگا۔

م - ول اگر حلف کے پہلے ہم نام پوچھیگا تو گواہ لوگ اپنا نام بدل کر بتلاویگا تو ہم حلف دروغی مین نہین پکڑ سکیگا۔

گ - حضور نام بدلنے سے کسیکو حاصل ہی کیا ہوگا بہت مسلمان اپنے طریقہ کو چھوڑتے جاتے ہین - اسنے بھی ایسا ہی کیا اور اپنے طریقہ کو چھوڑ دیا ہے۔

م - تو پھر اب کیا ہوا۔

گ - حضور مسلمان ہے اور کیا ہوتا کیا ڈاڑھی منڈانے سے ذات تھوڑی ہی بدل گئی (شرف الدین سے مخاطب ہوکر) سنو کیا سبب ہے تمنے ڈاڑھی منڈوائی

ش - (شرماکر) ہین ہین ابھی لڑکا ہون ابھی ڈاڑھی کے کہان دن - مین مین کچھ سمجھ ابھی ایسی نہین ہے۔

م - ہو ہو تم ابھی لڑکا ہے تو ابھی تم مسلمان نہین ہوا ہے کتنے برس مین مسلمان ہوتا ہے۔

ش - برس ورس کچھ بھی نہین ہے مسلمان تو ہم شروع سے ہین لیکن یہہ بات ہے کہ ابھی ڈاڑھی نہین رکھوائی ہے۔

م - ول تمھارا باٹ کھلاف قانون ہے ہمکو شک معلوم ہوتا ہے کہ تم مسلمان ہے
تم ثابت کرین تم مسلمان لڑکا ہے۔

ش - حضور یہہ میرا باپ ہے ائ سے حضور پوچھ لین اسکا نام زین الدین ہے

م (زین الدین سے مخاطب ہوکر) ول یہہ تمھارا لڑکا ہے تمھارا داڑھی ہے تم
بیشک مسلمان ہے مگر یہہ بے ڈاڑھی ہے۔

ز - حضور کیا بتاؤن لڑکا ہے مگر ہے میرا لڑکا اور مسلمان۔

م (سررشتہ دار سے مخاطب ہوکر) ول آیندہ سے جب کوئی بے ڈاڑھی کا مسلمان
آیا کرے تو اُسکے باپ کو بُلاکر ثبوت لے لیا کرو تب ہم حلف مسلمانی لیویگا۔

گ - بہت خوب غریب پرور۔

م (شرف الدین سے مخاطب ہوکر) کہو خدا کی قسم سچ کہونگا - لیکن تمنے
اپنے طریقہ کو چھوڑدیا ہے تمھارا باٹ پر ہم بہت بھروسا نہین کریگا۔

تبلیغ - اگر کوئی ڈاڑھی منڈوانے والا مسلمان ہمکو فایدہ ڈاڑھی منڈوانے
کا بتلاویگا تو ہم ایک بٹی صابون کی انعام دیوینگے - نور علی نور - چونکہ تبلیغ انعام
مین انگریزی صابون تجویز کرتے ہین پس ہم بھی ایسے شخص کو جو اسلامی شریعت
سے ڈاڑھی منڈوانے کے فواید ظاہر کرے تو اُسکو ایک اُسترہ ساختہ راجس
انعام دینگے - فقط

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دسترخوان بچھایا کہ وہ کچھ
اونچا تھا یہہ امر آپکو ناگوار ہوا حتیٰ کہ چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا پھر آپ نے
اُس دسترخوان کو اٹھوادیا اور کھانا اُس سے کچھ نیچے خواہ زمین پر رکھا گیا یہہ روایت
صحیح بخاری کی ہے - حضرت اُنس سے روایت ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
فرماتے ہین کہ جو شخص کسی قوم کا سا لباس پہنے وہ اُنھین مین سے ہے -

اشعار مولوی احمد حسن صاحب بمبئی

سنت جو ہے وہ جنت آمرزگار ہے	بدعت یہ بدعتی کے لئے درک نار ہے
اور وقت پر تو کس سے ادا ہو سکے نماز	ان پر کچہریون کا بڑا کاروبار ہے
پوشاک دیکھو اطلس و کمخواب رات دن	نیچی ازار ہے تو بڑی پچھّے دار ہے
مونچھین اگر بڑی ہین تو ڈاڑھی منڈی ہوئی	یان لالہ سیتارام کا حلیہ نثار ہے
سجدون مین مرغ کی سی یہ ٹھونگین لگاتے ہین	جلدی کے باعث انکی نماز ایسی خوار ہے
تنخواہ سینکڑون کی ہے ہان پھر بھی دیکھنا	لونڈون کا رنڈیون کا بہت سا وقار ہے
گو آپکی حدیث بخاری مین صد اضعاف	جسکی ازار نیچی ہے وہ بہر نار ہے
حُبّ خدا و حبّ محمد سے کیا غرض	خود جنکا دو جہان مین شیطان یار ہے
سچ یوہین حاکم فرنگی نے کہا	فایدہ جو شرع اسلامی بتا
بٹّی صابن او استرا جس اُسے	مونڈنے ڈاڑھی صفائی مین ملے
مولوی روم لائے ہین سخن	ڈاڑھی مُنڈون مین یوہین در مرد و زن
اے مخنث نے تو مردی نے تو زن	مثل شیطان راہ مردان راہزن
اور حکایت دوسری اسکی مثال	ڈاڑھی منڈون مین ہین لائے حسب حال
رفت خوجے چادرِ در بند ساخت	درمیانِ آن زنان بشد ناشناخت
سچ ہے مرد اسلام کا ڈاڑھی رکن	ورنہ ہین صورت مخنث ہیجڑپن

قطعہ

گل گئے بلبل گئے جگ مین دھتورے رہ گئے	زاغ صحرائی چغد الّو کے پٹھے رہ گئے
باغ سے جاتے رہے سیب شفتالو انار	کٹ گئے خوش ذائقہ خوش رنگ کھٹے رہ گئے

زمزمے عندلیب کے سچ ہے وہ کیا سمجھتے ہین
چغد فغان کنان کو جو نغمہ سرا سمجھتے ہین

اک عجایب قصہ ہے سانحہ عجیب	دوہا ہندی جو کہا او سنئے غریب

مرگئی عورت تھی اک بڑھیا کہین | مرگیا تھا مرد بھی اک اور وہان
بعد نصفِ شب کے مرگھٹ مین گئے | دور تھا مرگھٹ بہت سب تھک گئے
ماندگی سے ہر کوئی وان سو گیا | ابر بھی اور آسمان پر ہو گیا
ہونے اتنے مین لگا وقتِ سحر | پھر جو گھبرا کے اوٹھے سب اوس پہر
مردوالے لے اوٹھا عورت گئے | دونون ہو بر عکس غفلت مین گئے
منہ مین مُردے کے جو کچھ دستور تھا | ڈالنے بیٹا اوس عورت کا گیا
جو کفن منہ سے اوٹھایا ناگہان | مونچھ ڈاڑھی اوسنے بس دیکھی وہان
دم بخود حیران و ششدر رہ گیا | سانس بس اندر کا اندر رہ گیا
ساتھیون نے دیکھا جو اُسکا سکوت | بولا اُس سے تھا جو اوس بوڑھیا کا پوت
بیٹھلے ہے خاموش کیون وان فکر مین | اوسنے یہ دوہا کہا اوس ذکر مین

کہنے کی کچھ بات نہین اور کہے بن رہا نجاوا
کایا پلٹ ڈکریا ہو گئی مان کا ہو گیا باوا

اب یوہین سنت پلٹ کایا گئی | بالکل ہی بدعت کی ہو مایا گئی
ظلمتِ شب سان یوہین بدعت بھی ہے | ہو رہی جسمین نہان سنت بھی ہے
یان نہین یہ فکر بھی اور کچھ نہ پوچھ | ہین نہ دیکھین بھی ڈکریا کی سی مونچھ

قطعه

آیا ہے نظر عجب طرح کا یہ باغ | ہر گل ہے اسیر دام کانٹونکو فراغ
دیکھی ہے عجب ہوا یہان کی اُلٹی | بلبل ہے قفس مین بند آزاد ہے زاغ

سنت و بدعت ہے یون جون دو چیز | ہونا مشکل ہے بہت جسمین تمیز
پہلے تو بے غیرتی اور حلم ہے | ایکسان دشوار انکا علم ہے
دوسرے یکسان شجاعت اور غضب | کرتے ہین جسکا تہور بھی لقب

تیسری پہچان مصرف اور سخی | شکل دونون انکی بھی ہے ایکسی
بخل مین چوتھی کفایت ہی ملی | ایکسی صورت خفی ہے اور جلی
ایسے ہی سنت و بدعت کا ہے میل | چاہئے تحقیق یہہ کچھ ہے نہ کھیل
داغ دھبا جیسے چھوٹے آب سے | ویسے ہی بس چھوٹ جا پیشاب سے
ایک سے ظاہر و باطن پاک ہو | ایک سے جا باطن اور ناپاک ہو
سنت و بدعت کا یہہ اخراج ہی | جون کرامت اور استدراج ہے
ہے کرامت کشف حق سنت رسُل | مکر شیطان کے ہین استدراج بھل
کام بس بدعت کے ہین فی النار کُل | مکر شیطان سے کوئی ہو مست ٹُل

اسناد

مشارق الانوار ترجمہ تحفۃ الاخیار سے یہہ حدیثین واسطے ملاحظہ خاص و عام کے بہ تقویت وتصدیق اس کتاب کے من وعن حرفاً حرفاً جون کی تون عبارت مندرجہ اُسکی معہ صفحہ و نمبر حدیث تحریر ہوتی ہین۔ حدیث نمبر ۱۵۵ صفحہ ۳۴۹ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سُنین سو دور بھاگو تم اون سے **فایدہ** اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہے جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رایج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھونٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ اماموں کی طرف۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہئے کہ اسمین دین بگڑتا ہے اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین۔ **دیگر حدیث** ۱۳ صفحہ ۱۰ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے

دین اور شریعت مین جو اسمین نہین سو وہ نئی بات یا اُسکا نکالنے والا مردود ہے

فایدہ - یعنی جو دین مین نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نہ کھُلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہے اور اُسیکا نام بدعت ہے - دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہے سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہے جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین ہین اِس حدیث سے سب رد ہو گئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین - قران اور حدیث اور اجماع اور شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے صریح احادیث مین منع ہین آئے ہین اور بدعتون کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ بخبر ہے حلوا خوردن را روے باید قیاس کی بہت شرطین ہین سواے مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرضکہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخکنی ہو گئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی بُرائی خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین

نظم سُنّی ہو کر بدعتی مت بن + کیونکہ بدعت ہے دین کی بر ہم زن +
چھوڑ بدعت محمدی بن جا + شاد ہون تجھ سے تا رسول خدا +

حدیث ۱۲۶ صفحہ ۲۸ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام مردود ہی **فایدہ**

اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اوکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا
حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے۔ مسلمان مجماری کو اس سے بچنا چاہیے۔
حدیث ۴۲۴ صفحہ ۹۲ مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا دیکھتا ہون اونکو جو تم لوگون سے میرے
پاس آوینگے۔ قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین
کہونگا اے اب یہہ لوگ میرے ہین میری امت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین
جانتا ہے کہ انہون نے تیرے بعد کیا چیز ئی نکالی ہے سدا پھرتے رہے ایڑیون
کے بل یعنی دین سے پھر گئے۔ **فایدہ** اس حدیث سے وے لوگ مراد ہین
جو چند گروہ حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابوبکر صدیق نے قتل
کیا یا وے لوگ مراد ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین
پھیلائین۔ **حدیث** ۹۳۲ صفحہ ۱۹۰ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا
مگر اوسکی بعضی امت سے خالص جانثار لوگ اور اصحاب ہوا کئے ہین کہ اوسکی سنت
اور اوسکی راہ کو مضبوط پکڑتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور فرمانبرداری کیا کرتے ہین
بعد چندے تو یہہ حال ہوتا ہے کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین
جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے
لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہے اور جو اونسے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار
ہے اور جو اونسے اپنے دل مین لڑے وہ بھی ایماندار ہے ان تینون کامون کے سوا
پھر تو رائی کے دانہ کی برابر بھی ایمان نہین **فایدہ** یعنی یہہ قدیم دستور ہے کہ سب
پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری
رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے

بدعتیں نکلتے ہیں تو ایماندارون پر واجب ہے کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے میں کوشش کریں
حدیث نمبر ۱۱۰۳ صفحہ ۲۵۹ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو
اصحاب سے ملے ہوے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ
بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوے اور اُنکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تینون
زمانہ کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی
کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفایدہ قسمین
کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **فایدہ** جلال سیوطیؒ نے بخاری کی شرح
مین کہا ہے کہ قرن ایک زمانہ کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہے بعضے کہتے ہین
کہ ساٹھ برس کا فرق ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو
یہہ ہے کہ قران کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سی
اخیر صحابی کی موت تک ایکسو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایکسو ستر ہین آخر
ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دوسو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اُسیوقت مین بہت
بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم
یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اُسکو دریافت کر کے کچے مسلمانون کے عقیدے
بگڑ گئے اور علماء اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام
مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی
اب تلک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **فایدہ** اس حدیث
سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون
تک خیریت غالب رہیگی بعد اُسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور
یہہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے

سب کبھی گمراہ نہو جاوینگے بلکہ ہر زمانہ مین کچھ اہل حق قایم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسیواسطے اہل سنت کا یہہ قاعدہ ہے کہ جو قول و فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ مین سے روا اور بے نکیر بتکرار رایج تھا وہ حق ہے اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل اون تینون زمانون مین بے دغدغہ رایج نتھا وہی بدعت ہے اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اوسمین صریحا دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی کہ بدعتین جہان مین ہو چکین ہین اور ہونگی بخوبی اونکی [illegible] اور گمراہی بوجھ جاوے فقط مضمون تفسیر عزیزی سورہ لم یکن پارہ عم - اور یہہ حالت اونکی بعینہ ایسی تھی جیسی کہ اس امت کے بعض گمراہ فرقون کی اس زمانہ مین ہی کہ ایک گروہ اپنے کو صوفی ٹھہرا کر بدعتون مین پھنسے ہوے ہین ایک طایفہ ملحدون کا اور ایک بے عقیدون کا کہ آپکو تارک دنیا مقرر کیا ہے اور انسانیت کی حد سے باہر اور نکل گئے ہین اور ایک گروہ ہے اپنا نام شیعہ اہل بیت رکھا ہے اور باطل عقیدون مین گرفتار ہین اور کتنون نے اپنے تئین علماء کے زمرہ مین قرار دیکر ڈھکی اور مکر شروع کیا ہے اور حیلے شرعی نکالکر ایک عالم کی راہ ماری ہے اور روایتین نادر اور غریب جنکی کہین اصل نہین ہے اور بالکل مخالف اصول کے ہین دنیا کی طمع کے واسطے لوگون کو بتاتے ہین اور راہ حق سے پھیرتے ہین پھر ان سب طایفون کو اگر عقلی اور نقلی دلیلون سے سمجھایا جاوے کہ سیدھے محمدی راستہ پر قایم ہو جاؤ اور اپنی موروثی بدعتون کو چھوڑ دو تو ہرگز نہین سنتے ہین -

تحقیق حرمت ترے گانے کی بغیر باجہ کے

فتاوے حمادیہ مین یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کی ہے وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ شَيْطَانَيْنِ اَحَدُهُمَا عَلٰى هٰذَا الْمَنْكِبِ وَالْاٰخَرُ عَلٰى هٰذَا الْمَنْكِبِ فَلَا يَزَالَانِ يَضْرِبَانِهٖ بِاَرْجُلِهِمَا حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَسْكُتُ انتہی یعنی نہین ہے کوئی شخص کہ بلند کرے آواز اپنی ساتھ گانے کے مگر کہ بھیجتا ہے اور متعین کرتا ہے

اللہ تعالے اوسپر دو شیطان کہ ایک اونمین سے ایک شانے پر ہوتا ہے اور دوسرا دوسرے شانے پر پس ہمیشہ دونون مارتے ہین اوسکو ساتھ لاتون اپنی کے یہانتک کہ وہ چپ ہوتا ہے - قل ارأیتم ما تدعون من دون اللہ اروني ماذا خلقوا من الارض ام لہم شرک فی السموات ائتونی بکتاب من قبل ہذا او اثارۃ من علم ان کنتم صادقین -

یہہ قرآن مین حق تعالے نے کہا — کہدو تم یعنی محمد مصطفے
مشرکون سے یہہ کہ دیکھو تو بھلا — تم پکارو ہو جنھین حق کے سوا
سوا اونھون نے کیا دکھاؤ تو مجھے — ہے کری پیدا زمین مین کوئی شے
بس زمین مین کچھ نتھا پیدا کیا — اونکا ساجھا آسمانون مین ہے کیا
لاؤ میرے پاس تم پہلے کتاب — جو کوئی رکھتے ہو قرآن سے نشان
حکم یا کوئی چلا آیا ہے اور — ہو اگر سچی تو لاؤ کرکے غور
اب خدا سچا ہے یا سچے ہو تم — ست کے اب پکے ہو یا کچے ہو تم

خاتمہ

جو کچھی کچھ اس رسالہ مین کری — پاس خاطر ہے غلام نبی کی
ہے جو نفرت اوسکو بدعت سے بہت — اور بدل مانوس سنت سے بہت
بامسمی اسم بس گویا ہے وہ — اور ہمین در حال حق جویا ہے وہ
اوسکی فرمایش کی ہے یہہ جستجو — مجھکو اوسکو دے جزا حق اسکی تو
اسمین کوشش فی سبیل اللہ ہے — حال سے دل کے علیم اللہ ہے
ختم اگر کرتا ہے یہہ بادل حزین — ہو خدا ہر حال حافظ اور معین
ہوگیا فضل خاتمہ سے خاتمہ — از طفیل مصطفے اور فاتمہ

قطعہ

جو کرے مولود کوئی آنکر — تو ہے واجب پہلے اہل ایمان پر

پہلے کر کے پیش اُسکو یہہ کتاب — خوب سمجھے دونون جانب دھیان کی

در قز اگند مرد باید بود
بر مخنث سلاح جنگ چہ سود

چاہیے مرد و خود در بکتر — فایدہ ہیجڑے کے کیا تن پر

اشعار موزون

بشر ہے ناکس و کس ڈھنگ نظر آتا ہی — جوہری کے تئین ہر سنگ نظر آتا ہی
آدمی زاد ہین سب شیشہ دوکان عطار — جسمین جو کچھ ہے بھرا رنگ نظر آتا ہی
باہمی ہے جو تفرقہ یہہ نئی باتون سے — خیر سے کوچ کا آہنگ نظر آتا ہی
گردش دور فلک کے ہین یہہ سب بوقلمون — حق کی قدرت کا یہہ نیرنگ نظر آتا ہی
دور جاتی ہے صدا دیکھو جیسے طبل تہی — عار آتی ہے نہ کچھ ننگ نظر آتا ہی
دیکھتا کچھ ہے اثر اہل وفا اہل صفا — آئینہ دلپہ جما زنگ نظر آتا ہی
یا خدا ہوئیگی طے کیسے یہہ منزل ہمسے — دم قدم سال و فرسنگ نظر آتا ہی
سر بلندی ہے کدو کی سہی تہی مغزی ہے — ظاہر اسباب سر آہنگ نظر آتا ہی
طمع نے اہل خرد کی بھی دیا آنکھ کو سی — ذکر حق راگ و مر دنگ نظر آتا ہی
دوڑ سکتا نہین میدان خرابی ہین خیال — توسن فکر کا یا لنگ نظر آتا ہی
دین و دنیا کی جو حق بات بتاؤ جسکو — تو وہی اُلٹا سر جنگ نظر آتا ہی
کسکو سمجھاتے ہو تعلیم کسے کرتے ہو — یان تو سب معاملہ ہی بھنگ نظر آتا ہی
اہلیت تھی جنھین وہ لوگ گئے اوڑہ بادل — اب تو دیکھو جسے دلتنگ نظر آتا ہی

قطعہ تاریخ

شرک و بدعت مومنون ہین جو کہ ہو — یہہ نظر آتا نہایت ہے غضب
حرف حرف اسکا ہر اک تیغ دودم — قتل بدعت یکقلم بادل ہے سب

۲۰	ھ	۱۳

فاتمة الطبع الحمد للہ والمنة کہ [illegible] مصنفہ جناب مولوی بادل رفائی صاحب [illegible] ۱۹۰۰ء [illegible]

[م جھ رل]